ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف

فخر المشائخ نمبر

فخر المشائخ حضرت

میاں جمیل احمد شرقپوری

نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جلد دوم

مدیر اعلیٰ: صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

بیادگار

ثانی لاثانی شہباز لامکانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری سجادہ نشین اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری

ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف

جلد دوم

بانی

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

رجسٹرڈ نمبر CPL-35 جلد نمبر 61 شمارہ نمبر 12 دسمبر 2015ء، بمطابق ربیع الاول 1437ھ

بفیضانِ نظر: حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

مدیر اعلیٰ: میاں ولید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی۔ ناظم دفتر: میاں محمد صالح شرقپوری نقشبندی مجددی

مجلس ادارت و مشاورت:

حضرت مولانا محمد منشاء تابش قصوری

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری صاحب

جناب محترم قدر آفاقی صاحب

جناب قاضی ظہور احمد اختر صاحب

مولانا ماسٹر احمد علی شرقپوری

محمد شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ

محمد رفیق شرقپوری نقشبندی مجددی

فی شمارہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔25 روپے

سالانہ چندہ برائے عام ڈاک۔250 روپے

زرِ معاونت:۔۔۔۔۔500 روپے سالانہ

معاونین خصوصی:۔۔۔1000 روپے سالانہ

سالانہ چندہ برائے مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشاء یورپ افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ 35 امریکی ڈالر

برانچ کوڈ: 0103 UBL

اکاؤنٹ نمبر: 0213541505 شرقپور شریف

خط و کتابت: دفتر ماہنامہ نور اسلام کاشانہ شیر ربانی 5 اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ نزد حضرت داتا دربار لاہور

میاں ولید احمد شرقپوری پرنٹرز نے آرز پیکجز، ریاض کالونی، بند روڈ، لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف سے شائع کیا

مقام اشاعت: آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ 0300-4258012 0300-4476211

Marfat.com

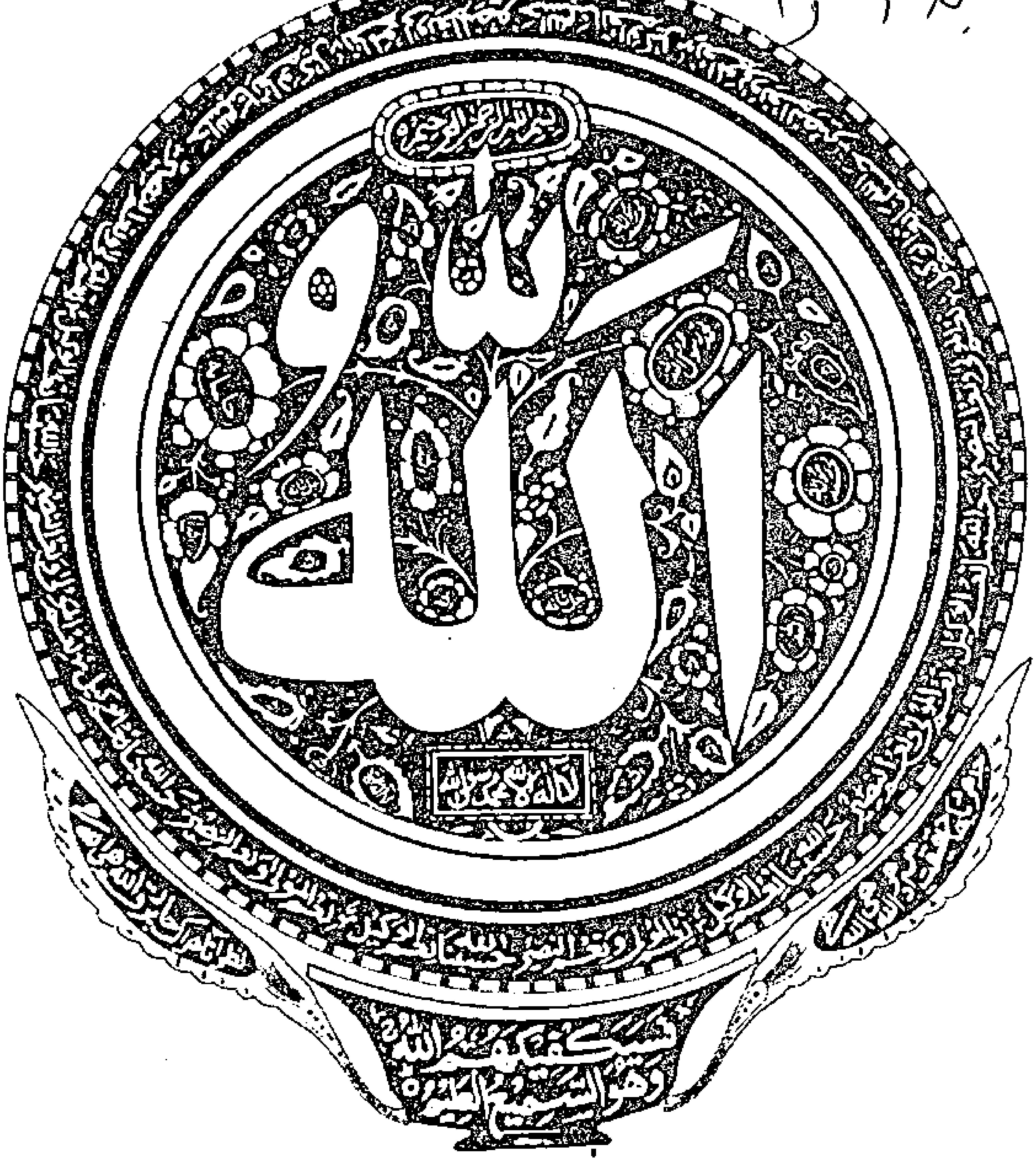

یہ قطعہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

فہرست مندرجات

تعمیر مساجد

نمبر شمار	عنوانات	مقالہ نگار	صفحہ
32	حضرت فخر المشائخؒ اور تعمیر مساجد	صاحبزادہ میاں محمد صالح شرقپوری نقشبندی مجددی	6

قیام مدارس

نمبر شمار	عنوانات	مقالہ نگار	صفحہ
33	فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا قیام مدارس اوران کی سرپرستی	صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی	16
34	تعمیر مدرسہ البنات عربیہ نقشبندیہ شیر ربانیؒ، چک نمبر 107-DB تحصیل یزمان ضلع بہاولپور	محمد عبدالحمید غالب نقشبندی مجددی	33

سیاسی کردار

نمبر شمار	عنوانات	مقالہ نگار	صفحہ
35	عقیدہ ختم نبوت وتحریک نظام مصطفیٰ ﷺ اور بزرگان شرقپور شریف کا سیاسی کردار	شیراز فیض بھٹی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)	40

کرامات

نمبر شمار	عنوانات	مقالہ نگار	صفحہ
36	نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں	محمد ارشد شیخ (پشاور)	51
37	زیارت فخر المشائخؒ اور عطائے حکمت	حافظ یاسر نقشبندی مجددی	65

زیارات مزارات

نمبر شمار	عنوانات	مقالہ نگار	صفحہ
38	فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی مزارات پر حاضری	ماسٹر احمد علی شرقپوری نقشبندی مجددی	68

Marfat.com

تاثراتی مضامین

39	فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری	75
40	فخرالمشائخ"	محمد عبدالغفور الوری	82
41	فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری" کی یاد میں	ڈاکٹر ساجدہ علوی	86
42	فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ سے ایک ملاقات (بشمول میاں صاحبؒ سے تعارف اور ابتدائی ملاقاتوں کا مختصر تذکرہ)	سید جمیل احمد رضوی	91
43	جمال وجلال شرقپور شریف	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	105
44	سچے عاشق رسول ﷺ فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ	پروفیسر خالق داد	117
45	شیخ القرآن اور شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت محب الغرباء والفضلاء منبع جودوسخا فخرالعلماء والمشائخ فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ	محمد آصف ہزاروی	120
46	حضرت فخرالمشائخؒ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی نظر میں	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری	127
47	فقیر وجمیل فطرت فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ	ڈاکٹر نور حکیم جیلانی	144
48	منعم بہ کوہ ودشت وبیاباں غریب نیست	سید محمد نعمد قادری	147
49	کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا	چوہدری محمد حنیف	152
50	حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ۔ چند یادیں	ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی	167
51	فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ	عبدالعزیز شیخ	175
52	فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا ذکر جمیل	ڈاکٹر محمد سعید نیازی	194

Marfat.com

53	فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ۔شخصیت و کارنامے	ساجد محمود خان	203
54	قیوم زماں ۔فرد دوراں ۔مخزن عرفان فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ ہمہ جہت شخصیت	میاں فضل احمد حبیبی	214
55	عقیدت کے پھول	محمد ارشد شیخ (پشاور)	219
56	علامہ محمد انور قمر شرقپوریؒ کی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے بارے میں نگارشات	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری	223
57	فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں دو ملاقاتیں	سید جمیل احمد رضوی	230
	ریفرنس		
58	تعزیتی ریفرنس	ڈاکٹر محمد ندیم شرقپوری نقشبندی مجددی	236
59	تعزیتی اجلاس بیاد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ	ثوبیہ سلطانہ	282
	مناقب		
60	مناقب فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ	ارشد محمود	287
61	فخر المشائخؒ	سید عارف محمود مہجور رضوی	302
62	منقبت	ڈاکٹر محمد نوید ازہر	304
	تعزیت نامے		
63	تعزیت نامے	فرح ارشد	305
64	قطعات تاریخ وصال	سید عارف محمود مہجور رضوی	330
65	دار المبلغین کی اعانت	میاں ولید احمد شرقپوری	332

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی اور تعمیر مساجد

صاحبزادہ میاں محمد صالح شرقپوری نقشبندی مجددی

اسلام میں جس ادارے کو سب سے اہم مقام حاصل ہے، وہ مسجد ہے۔ اس کی اہمیت محتاج بیان نہیں ہے۔ یہ وہ مقام ہے جسے معاشرے میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ نظریہ توحید کا عملی پرچار صرف اور صرف ایک عمل سے ممکن ہے اور وہ ہے نماز کی ادائیگی جو بندہ و مولا کے رشتہ کو استوار کرنے کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ کو شب معراج میں نماز کا تحفہ ربّ کریم کی طرف سے عطا ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن'' نماز دین کا ستون ہے اور اس روحانی نعمت کو اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْن فرما کر مومنین کی معراج قرار دیا۔

شریعت اسلامیہ میں عبادات کے مختلف طریقے جو نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے اپنی اُمت کو سکھائے، ان میں سب سے اہم طریقہ نماز ہے۔ نماز میں سب سے اہم رکن سجدہ ہے کیونکہ بندہ جب معبود کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے تو پہلے قیام کر کے عاجزی کا اظہار کرتا ہے، پھر اس عاجزی میں مزید اضافہ ہوا تو بندہ رکوع کرتا ہوا جھکتا ہے اور پھر عاجزی کی آخری منزل سجدہ کی طرف بڑھتا ہے اور اپنا سر ربّ کائنات کے حضور زمین پر رکھ کر عاجزی کے انتہائی مقام تک پہنچتا ہے۔ ربّ کائنات کو اپنے بندے کا یہ انداز بہت پسند آیا تو اس نے قرآن کریم میں سجدہ کی نسبت مسلمانوں کی عبادت گاہ کو ''معبد'' کی بجائے ''مسجد'' کا نام دیا۔

Marfat.com

مساجد کی تعمیر اہل ایمان کا خاصہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الاخر۔ (التوبہ-18)

''یعنی بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد صرف وہی لوگ تعمیر کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان لاچکے ہیں''۔

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد کی تعمیر کرنے والوں اور مساجد کو آباد کرنے والوں کو خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا:

من بنا مسجدا بنی اللہ له بیت فی الجنة۔ (متفق علیہ)

یعنی جس نے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

فرمایا: ''جب تم دیکھو کہ ایک شخص پابندی سے نماز پڑھنے مسجد میں آتا ہے تو تم اس کے ایمان کی گواہی دو''۔

نیز مساجد کو آباد کرنے والوں کے متعلق ہی فرمایا:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے: ''تیرا پڑوسی کون ہوسکتا ہے؟'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''مسجدوں کو آباد کرنے والے''۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقیؒ اپنی کتاب ''میرے مخدوم فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ'' کے صفحہ 164 پر ان الفاظ میں رقمطراز ہیں کہ ''حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ پر نظر ڈالی جائے تو آپ ﷺ نے مسجد کو فقط سجدہ گاہ ہی نہیں بنایا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے والوں کے دلوں میں علم کی شمعیں روشن کیں اور اسے تعلیم و تربیت کا مرکز بنایا۔ آج کس مسلمان سے یہ مخفی ہے کہ اصحاب صفہ حضور

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ کے فیضانِ تعلیم وتربیت سے مستفید ہو کر علم کا اُجالا پھیلاتے رہے۔ بعدازاں عہدِ خلافت راشدہ میں جب اسلام کی نورانی کرنیں دُور دُور تک پھیلتی چلی گئیں۔ جب کسی نئے شہر کی تعمیر کا موقع آتا تو سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کی جاتی اور اس کے اِردگرد سرکاری دفاتر قائم کیے جاتے اور یوں مسجد کو مرکزی حیثیت حاصل رہی''۔

اللہ تعالیٰ نے جب بنی نوع انسان کو پیدا کیا اور اس کے گروہ بنائے اور ہر گروہ میں انبیاء علیہم السلام کو انسانوں کی تربیت کے لیے مبعوث فرمایا۔ پہلے انبیاء علیہم السلام بھی مسجد اور اس کی اہمیت کے ساتھ مختلف قوموں کے عروج وزوال کی داستانیں لے کر قرآن پاک کی تاریخ اور تفسیر کا حصہ بنے۔ جن مشہور مساجد کا ذکر قرآن کریم میں ہے ان میں مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ سب سے اہم ہیں۔ انسانی تاریخ میں مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ قدیم ترین مساجد میں شمار ہوتی ہیں اور قرآن مجید کے مطابق انسانی تاریخ اور انسانی تہذیب ان دو مقامات کے ذکر کے بغیر اُدھوری ہے۔ واقعہ معراج کا ذکر ہو یا حضور نبی کریم ﷺ سے قبل ادوار کے انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہو، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کا ذکر کیے بغیر مسجد کی تاریخ نامکمل ہو گی وہاں نہ صرف قدیم ادوار کے پیغمبرانِ عظام کا ذکر اور اس زمانے کے معاشرتی وسیاسی حالات کے ذکر کے ساتھ ساتھ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ تبلیغ دین کی تفصیل بھی میسر آئے گی۔ چنانچہ ہجرت کے بعد جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ سے کچھ دُور سب سے پہلے آپ ﷺ نے اپنے رفقاء، صحابہ کرامؓ کی معیت میں مسجد قبا کی بنیاد رکھی اور جب آپ ﷺ باقاعدہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔

شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں، جو ہالینڈ سے مستشرقین نے شائع کیا ہے، اس میں مسجد کے متعلق ایک طویل آرٹیکل تحریر کیا گیا ہے جس میں مسجد کی مندرجہ ذیل حیثیتیں

Marfat.com

بیان کی گئی ہیں۔

1- مسجد بحیثیت عبادت گاہ۔

2- مسجد بحیثیت دانش گاہ۔

3- مسجد بحیثیت عدالت جہاں مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

4- مسجد بحیثیت مجلس شوریٰ جہاں مختلف معاملات مشورے سے طے کیے جاتے ہیں۔

5- مسجد بحیثیت سیاسی و حربی مرکز، جہاں سے مختلف اطراف میں لشکر روانہ کیے جاتے ہیں۔

6- مسجد بحیثیت بیرون جات سے آئے وفود کی آمدگاہ، جہاں انھیں شرفِ ملاقات کا حصول ممکن ہو۔

اس طرح مسجد کی دیگر حیثیتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ مسلمان مفکرین نے بھی مسجد کی مرکزی حیثیت پر کتابیں تحریر کی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ مسلمان جہاں بھی ہیں، جن علاقوں میں گئے، اُنھوں نے مساجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آج بھی ہوائی جہازوں پر سفر کرنے والے مسجد کے بلند میناروں کو دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں کہ وہ کسی مسلم علاقے سے گزر رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے احکاماتِ ربانی اور احادیثِ مبارکہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بہت سی مساجد تعمیر کروائیں جن میں سے چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے۔

☆ مسجد واقع محلہ نبی پورہ ملحقہ شاہراہِ شرقپور شریف۔ اس جگہ پرانے وقتوں میں مسجد تھی جس کا صرف نشان باقی تھا۔ آپ نے انھی نشانات پر مسجد، کنواں، غسل خانے اور ایک مکان امام مسجد کے لیے تعمیر فرمایا۔ (اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد اس مسجد کا نام مسجد شیر ربانی" رکھ دیا گیا۔)

Marfat.com

اس مسجد کی تعمیر میں خود حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہاتھوں سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مسجد کے لیے خود شہتیر اُٹھا اُٹھا کر لے جاتے۔

☆ دُوسری مسجد قبرستان ڈاہراں والہ میں بنوائی۔ یہ قبرستان شرقپور شریف میں مغرب کی طرف واقع ہے (جہاں اب حضور شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس پُر انوار مبارک ہے) یہ علاقہ بے آباد اور ویران تھا۔ اس مسجد کی تعمیر کے دوران کسی نے حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اس مسجد میں نماز پڑھنے کون آئے گا؟ آپؒ نے جواب دیا کہ کوئی فوت ہوگا تو یہ مسجد بھی آباد ہو جائے گی۔) یہاں بھی ایک کنواں، غسل خانہ، ٹوٹیاں اور حجرہ وڈیوڑھی بنائی اور اس مسجد کی آبادی کے لیے ایک درویش کی ڈیوٹی لگائی۔ یہاں پھول بوٹے بھی لگائے۔ اس مسجد کی تعمیر کے وقت صاحبانِ نظر کو معلوم ہوگیا تھا کہ یہ مسجد خود حضور شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی قبر مبارک کے نزدیک بنوا رہے ہیں۔ بعد میں ویسا ہی ثابت ہوا۔

☆ تیسری مسجد محلہ دھدل پورہ میں، جو شرقپور شریف کے دائیں طرف ہے، ایک مسجد تعمیر کروائی اور اس کے ساتھ کنواں بھی بنوایا۔

☆ چوتھی مسجد آستانہ عالیہ بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کوٹلہ شریف میں تعمیر کروائی۔ اس مسجد کے تین کمرے اور صحن بھی کھلا ہے۔

☆ پانچویں مسجد حضور شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کنوئیں/ ڈیرہ پر بنائی۔

☆ چھٹی مسجد شرقپور شریف کے وسط میں بنوائی۔ دراصل یہاں پہلے بھی مسجد تھی جہاں آپ کے جدامجد مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ امامت فرماتے تھے۔ حضور شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ازسرِ نو اور وسعت دے کر تعمیر فرمایا جس کے لیے 1340ھ میں چند

Marfat.com

ملحقہ مکانات خرید کر شامل کیے گئے جس پر اس وقت تقریباً پچیس ہزار (=/25,000) روپے کی خطیر رقم خرچ ہوئی۔

اس کے علاوہ حضور شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں دیگر بہت سی مساجد کی سرپرستی کو اپنا شعار بنایا اور آپ ؒ کی ترغیب پر آپ کے متوسلین نے بھی مساجد تعمیر کیں اور بے آباد مساجد کو آباد کیا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے وصال کے بعد ان کے برادر حقیقی حضور ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شریعت اسلامیہ کے مطابق مساجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بہت سی ایسی مساجد جو مرورِ زمانہ سے شکستگی کا شکار ہو چکی تھیں اور بے آباد ہو چکی تھیں، ان کی تعمیر نو کی اور ان کو آباد کرنے کے لیے آئمہ مساجد کا اہتمام کیا۔

ہمارے مخدوم حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم عالیہ/ بانی یوم تحریک مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف نے اپنے اسلاف اور بزرگان شرقپور شریف یعنی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اور پیر طریقت حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے نام اور فیضان کو آگے بڑھاتے ہوئے مختلف مساجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس سلسلے میں اُنھوں نے کئی اسلامی ممالک کے دورے کیے اور مختلف اِسلامی ملکوں میں مقدس مقامات کی زیارت کی اور اس سفر کے دوران اسلامی دُنیا کی بے شمار مساجد کو دیکھا اور اُن کو دیکھنے کے بعد نئی مساجد تعمیر کرنے کا عزم کیا۔ اُنھوں نے حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے نام سے اپنی زیر نگرانی تعمیر شدہ تمام مساجد کو منسوب کر رکھا

Marfat.com

ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیر کردہ مساجد جو اندرون و بیرون ملک تعمیر ہوئیں، کی تعداد 100 کے لگ بھگ ہے جن میں سے چند کے نام مندرجہ ذیل پیش خدمت ہیں:

1- جامع مسجد شیر ربانی ، محلہ شیر ربانی، شرقپور شریف۔

2- جامع مسجد شیر ربانی ، عقب سول ہسپتال، شرقپور شریف۔

3- جامع مسجد شیر ربانی ، اکبر روڈ، وسن پورہ، لاہور

4- جامع مسجد شیر ربانی ، غوث پارک، باغبانپورہ، لاہور۔

5- جامع مسجد شیر ربانی ، 21 ایکڑ سکیم، نیو مزنگ سمن آباد، لاہور۔

6- جامع مسجد شیر ربانی ، سانده کلاں، لاہور۔

7- جامع مسجد شیر ربانی ، چونگی امر سدھو، لاہور۔

8- جامع مسجد شیر ربانی ، موضع گیدڑی نزد کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد۔

9- جامع مسجد شیر ربانی ، سلطان ٹاؤن، فیصل آباد۔

10- جامع مسجد شیر ربانی ، شاہدرہ ٹاؤن، لاہور۔

11- جامع مسجد شیر ربانی ، منیر آباد، گلزار کالونی، فیصل آباد۔

12- جامع مسجد شیر ربانی ، چک نمبر 23، وہاڑی۔

13- جامع مسجد شیر ربانی ، فیصل آباد۔

14- جامع مسجد شیر ربانی ، نزد چونگی نمبر 9، خانیوال روڈ، ملتان۔

15- جامع مسجد شیر ربانی ، گرہ تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔

16- جامع مسجد شیر ربانی ، پھالیہ، ضلع گجرات۔

17- جامع مسجد شیر ربانی ، چک نمبر 8، نزد اڈہ تیرہ ہزاری۔

Marfat.com

18- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، چک نمبر 9 لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان۔

19- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، گیائیں گجراں، ضلع کوٹلی آزاد کشمیر۔

20- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، الامین پلازہ، صدر راولپنڈی۔

21- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، عقب گورا قبرستان، نزد ملٹری ہسپتال، راولپنڈی۔

22- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، قلعہ سوجان سنگھ (قلعہ میر زمان) نزد خانقاہ ڈوگراں، ضلع شیخوپورہ۔

23- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، جھبر، ضلع شیخوپورہ۔

24- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، محلہ رسول پورہ، شیخوپورہ۔

25- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، اڈہ شیر پاک، صادق آباد۔

26- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، سمندری، ضلع فیصل آباد۔

27- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، موہلنوال، لاہور۔

28- جامع مسجد ''حضرت خواجہ محمد زمان لواری شریف حیدر آباد سندھ'' جلیانہ، لاہور۔

29- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، پشاور۔

30- جامع مسجد غوثیہ شیر ربانیؒ چوک پھلرون، ضلع شیخوپورہ۔

31- جامع مسجد شیر ربانیؒ ، سیکٹر ایف 9، اسلام آباد

32- مسجد شیر ربانیؒ ، موضع مادھوداس، منڈی فیض آباد، ضلع ننکانہ صاحب

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مجددی نے یوں تو تمام مساجد جو اُن کے زیر سایہ اور زیر نگرانی تعمیر ہوئیں، پر مکمل توجہ اور مال و دولت صرف کی لیکن جامع مسجد شیر ربانی سیکٹر ایف 9، اِسلام آباد کی تعمیر و آرائش میں اُنھوں نے جس قدر دلچسپی لی، وہ اپنی مثال آپ

Marfat.com

ہے۔ شرقپور شریف سے اپنی تمام دینی اور دُنیوی مصروفیات سے وقت نکال کر کئی سال اُنھوں نے اسلام آباد میں وقت گزارا اور جامع مسجد شیر ربانیؒ کی تعمیر کو اپنا مشن بنایا۔ بعض دفعہ آپؒ کئی کئی ایام اسلام آباد میں قیام کرتے اور مسجد کی تعمیر کے مختلف مراحل کی نگرانی از خود فرماتے۔ صرف جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے شرقپور شریف تشریف لاتے اور جمعہ شریف کی نماز ادا فرمانے کے بعد اِسلام آباد پہنچ جاتے۔

اس مسجد کی تعمیر کو ممکن بنانے کے لیے پہلے کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (CDA) سے مسجد کے قیام کے لیے اراضی کا حصول درکار تھا جس کو پورا کرنے کے لیے حضرت میاں صاحبؒ نے مذکورہ دفتر اور مجاز اتھارٹی سے تمام قواعد وضوابط پورا کرنے کے بعد پلاٹ حاصل کیا۔ اس کی تقریب سنگِ بنیاد میں اُس وقت کے چیئرمین سی ڈی اے محمد شفیع سہوانی نے از خود شرکت کی اور موقع پر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی تمام تر کوششوں کو سراہا اور مزید تعاون کی یقین دہانی بھی کروائی۔

جامع مسجد شیر ربانیؒ سیکٹر ایف 9 اِسلام آباد کی تعمیر و آرائش کوئی ایک دن کی داستان نہیں ہے بلکہ کئی سالوں پر محیط ایک جامع منصوبہ تھا جس کو عملی شکل دینے کی خاطر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ دِن رات اسلام آباد میں قیام پذیر رہے۔ 1991ء میں شروع ہونے والا یہ سفر 1998ء میں مکمل ہوا اور یہ وہ مسجد ہے جس کی تعمیر کا تذکرہ حضرت میاں صاحبؒ اکثر و بیشتر اپنی محفلوں میں کرتے رہتے تھے۔

مسجد کے سنگ بنیاد سے لے کر بنیادیں کھڑی ہونے کا مرحلہ ہو یا دیواروں کی تعمیر سے لے کر چھت تیار ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی تزئین و آرائش کا مرحلہ ہو، ہر جگہ اور ہر مرحلہ پر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ذاتی طور پر اسلام آباد میں موجود

Marfat.com

رہے اوران کی اس توجہ اور لگن کی وجہ سے یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ تعمیر کے دوران میاں صاحب قبلہ تمام تعمیری کام کی ویڈیو اور تصاویر بنواتے رہے جس کا ریکارڈ آج بھی محفوظ ہے۔ جامع مسجد شیر ربانیؒ اسلام آباد صرف ایک مسجد ہی نہیں ہے بلکہ یہ بزرگانِ شرقپور شریف کا وفاقی دارالحکومت میں عظیم نشان ہے، جہاں ہر سال اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا سالانہ عرس مبارک مئی کی پہلی جمعرات اور جمعہ کو منعقد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اکابر بزرگان دین کے سالانہ ختم مبارک اور یوم مبارک یہاں منعقد کیے جاتے ہیں جن کی سرپرستی مکمل طور پر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ فرماتے ہیں۔ ان ایام میں سب سے اہم یومِ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ سرفہرست ہے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے جامع مسجد شیر ربانیؒ واکیڈمی واقع سیکٹر ایف 9، اسلام آباد پر نہ صرف مکمل توجہ فرمائی بلکہ کراچی میں قیام کے دوران جامع مسجد شیر ربانیؒ (روزی گوٹھ) کراچی کی تعمیر میں بھی اسی تگ و دو کا مظاہرہ کیا جس کی ایک جھلک ہمیں جامع مسجد شیر ربانی اسلام آباد کی تعمیر کے دوران نظر آتی ہے۔ جس طرح حضرت صاحبؒ اسلام آباد قیام پذیر رہے، وہی معمول جامع مسجد شیر ربانیؒ، کراچی میں مسجد کی تعمیر کے وقت بھی نظر آیا جس کی نگرانی کے لیے آپ کئی روز بنفس نفیس کراچی میں قیام پذیر رہتے۔ مسجد کی تعمیر کے دوران بعض اوقات جمعہ کا خطبہ بھی ارشاد فرماتے اور مریدین و متوسلین کے قلوب واذہان کو منور فرماتے۔

(بحوالہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف اور تعمیر مساجد، از میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی، صفحہ: 1 تا 12)

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا قیامِ مدارس اور ان کی سرپرستی

تحریر: صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر لازم ہے۔ نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حاصل کرنے پر ہمیشہ بے حد زور دیا۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تعلیم کو بڑی اہمیت دی گئی۔ جس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی اوّلین وحی کا اوّلین لفظ اقراء، یعنی ''پڑھ'' تھا اور اس کے ساتھ ہی قلم کی تعریف میں یہ حقیقت یاد دلائی گئی کہ سارا انسانی علم یعنی تہذیب و تمدن قلم ہی کا مرہونِ منت ہے اور اگلوں کے تجربوں سے پچھلوں کا استفادہ اس کے بغیر ممکن نہیں۔

قرآن کریم نے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوّت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ''

(۲، البقرۃ:۱۵۱) یعنی وہ تمہیں کتاب و حکمت اور اس چیز کی تعلیم دیتے ہیں، جو تمہیں معلوم نہ تھی۔ علاوہ ازیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت فرمائی: ''بعثت معلما'' [میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں] اس سے بھی بڑھ کر ارشاد ہے: ''العلماء ورثۃ الانبیاء'' (البخاری، ۱۰/۳، ۱:۲۸۰)، یعنی علماء نبیوں کے وارث ہوتے ہیں۔ (1)

ہجرت سے قبل ہی مکے میں قرآن کریم کو لکھ کر محفوظ کیا جانا شروع کر دیا گیا تھا۔ مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی اس کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس کا پڑھنا سمجھنا کسی کنبے اور کسی ایک ذات کے لوگوں سے مخصوص نہیں کیا گیا تھا۔ ہجرت سے قبل مکہ مکرمہ ہی سے ایک عالم

Marfat.com

حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمیر کو مدینہ منورہ بھیجا گیا تھا۔ ان کی کوشش سے سال ڈیڑھ سال میں کوئی سو کے قریب خاندان مسلمان ہو گئے تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مسجد نبوی بنی تو اس میں صفہ کے نام سے ایک اقامتی تعلیم گاہ بھی قائم کی گئی تھی۔ اس میں لکھنے پڑھنے جیسی سادہ تعلیم سے لے کر، دین، قانون، سلوک اور اخلاق کی اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ عہد نبوی میں مدینہ منورہ ہی میں مسجد نبوی کے علاوہ نو مسجدیں تھیں، جن میں سے ہر ایک میں مدرسہ بھی تھا اور اہل محلہ وہیں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ (2)

رسول اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اور وہاں جا کر مسجد نبوی شریف تعمیر کی۔ اس میں "صُفہ" کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اس سلسلے میں محمد حفیظ اللہ پھلواروی لکھتے ہیں:۔

رسول اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں مسجد کی بنا ڈالی اور ساتھ ہی اس کے شمالی گوشے میں ایک چبوترہ بنایا جس پر ایک سائبان تھا۔ یہی "صفہ" کہلایا۔ یہاں وہ مہاجرین قیام کرتے جو غیر متاہل اور بے مایہ تھے۔ یہ "اصحاب صُفہ" کہلاتے تھے۔ یہ لوگ لقمہ توڑنے نہیں آتے تھے بلکہ دُنیوی علائق سے بے نیاز اور بے تعلق ہو کر تعلیم دین حاصل کرنے میں مصروف رہتے۔ ان لوگوں نے اپنی زندگیاں اسلام سیکھنے کے لیے وقف کر دی تھیں۔ (3)

مولانا مناظر احسن گیلانی تحریر فرماتے ہیں کہ "صُفہ" اس لیے قائم کیا گیا تھا کہ باہر سے جو لوگ طلب علم کے لیے آئیں، انہیں اس میں ٹھہرایا جائے اور تعلیم دی جائے۔ اس "صُفہ" کے رہنے والوں کی خبر گیری مسلمانوں کے سپرد تھی۔ کم وبیش اِسلام کی اس پہلی تعلیم گاہ میں مختلف اوقات کے اندر طلبہ کی تعداد ستر یا اسی تک پہنچ جاتی تھی۔ کچھ تو لکڑی جنگل

Marfat.com

سے لا کر اور ان کو بیچ کر اپنا کام چلاتے تھے جیسا کہ بخاری میں ہے کہ دن کو ''صُفہ'' والے لکڑی چنتے تھے اور رات کو پڑھتے تھے۔ لیکن اصحاب ثروت و وسعت کی طرف سے باشارۂ نبوت ان کی امداد بھی ہوتی تھی۔ آں حضرت ﷺ براہ راست ان لوگوں کے کھانے پینے کے مسئلہ کی نگرانی فرمایا کرتے تھے۔ کوئی خراب چیز اگر ان لوگوں کے لیے بھیجتا تو حضور ﷺ اس پر ناخوشی کا اظہار فرماتے (4)

مدینہ منورہ میں تعلیم کے حوالے سے محمد حفیظ اللہ پھلواروی مزید لکھتے ہیں:۔

''مدینہ منورہ میں مسجد نبوی واحد درس گاہ نہ تھی بلکہ یہاں کم سے کم نو مسجدیں خود عہد نبویؐ میں تھیں۔ مقام ''الحسا'' میں بھی ایک مسجد بنائی گئی تھی جہاں تعلیم کا انتظام تھا''۔

مدینہ منورہ میں 2ھ میں ایک اقامتی درس گاہ ''دار القراء'' کے نام سے قائم ہوئی جس کا ذکر علامہ بلاذری نے کیا ہے 2ھ میں جنگ بدر کے موقع پر بہت سے قیدی گرفتار ہو کر آئے۔ ان کی رہائی کی ایک صورت حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ مقرر کی کہ ہر قیدی دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھائے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تعلیم سے کتنی دلچسپی تھی (5)

سید رشید احمد ارشد اپنے مقالہ ''عہد رسول ﷺ میں نظام تعلیم'' میں خواتین کی تعلیم کے متعلق لکھتے ہیں:۔

چونکہ مسجد نبوی مسلمانوں کے لیے سب سے بڑی تعلیمی درسگاہ تھی جہاں آپ صحابہ کرامؓ کو ہر وقت تعلیم دیتے تھے۔ اس لیے ابتداء میں خواتین وہاں نہیں جاتی تھیں اور ان کے مرد بھی انہیں مسجد نبوی جانے سے روکتے تھے۔ اس لیے آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا:۔

''تم اللہ کی بندیوں (عورتوں) کو اللہ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو''۔ اس حکم

Marfat.com

کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم خواتین بھی کثیر تعداد میں آپ ﷺ کی مجالسِ وعظ و تعلیم میں حاضر ہونے لگیں۔ تاہم بعض زنانہ مسائل ایسے تھے جنہیں وہ براہِ راست آپ ﷺ سے نہیں معلوم کر سکتی تھیں۔ اس لیے وہ ان معاملات میں امہات المومنین یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر ازواجِ مطہراتؓ کے ذریعے مستفید ہوتی تھیں۔ یوں ان ازواجِ مطہراتؓ کے ذریعے خواتین کے مخصوص مذہبی مسائل سے مسلم خواتین آگاہی حاصل کرتی رہیں۔ (6)

ان تمام سہولتوں کے باوجود مسلم خواتین نے یہ محسوس کیا کہ آں حضرت ﷺ سے ہفتہ میں ایک دن صرف خواتین کے لیے مخصوص کرا لینا چاہیے۔ چنانچہ ان کی درخواست پر آپ ﷺ نے ہفتہ میں ایک دن صرف خواتین کی تعلیم کے لیے مخصوص کر دیا تھا۔ اس دن آپ ﷺ ان کو سوالات کے جوابات دیتے تھے اور ملکی حالات کے مطابق انہیں وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔ ان اجتماعات سے بہت مفید نتائج برآمد ہوئے اور جنگی ضروریات کے لیے خواتین نے دل کھول کر مالی امداد کی۔ (7)

مذکورہ حوالوں سے عہد نبوی کی چند درس گاہوں کے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ نیز مردوں اور تعلیم نسواں کی اہمیت کے بارے میں مفید آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

عہد نبوی، خلافت راشدہ اور بعد میں آنے والی صدیوں میں مسلمان علماء نے علم و تعلیم کے وہ چراغ روشن کیے ہیں کہ اغیار کو بھی کھلے دل سے اس کا اعتراف کرنا پڑا۔ جب ہم تصوف کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں خانقاہی نظام میں خانقاہ کے ساتھ مکتب، مسجد اور مکتبہ (لائبریری) ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں۔ برِصغیر پاک و ہند میں خانقاہ کے نظام کو چلانے کے لیے عہدِ مغلیہ میں بڑی بڑی جاگیریں "وقف" کے طور پر دی گئی تھیں۔ ان سے جو آمدنی ہوتی تھی۔ اس سے ان اداروں کے کام بحسن و خوبی ادا کیے جاتے تھے۔ ان مدارس میں دینی

Marfat.com

علوم کی تعلیم دی جاتی تھی۔ دینی علوم کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ ان میں علوم کائنات بھی شامل تھے۔ اس طرح ان مدارس میں پڑھنے والوں کا ذہنی افق بہت وسیع ہوتا تھا اور انہوں نے علمی میدان میں نمایاں کام سرانجام دیے۔

انگریزوں نے 1849ء میں پنجاب پر قبضہ کرلیا۔ انہوں نے معاشرے میں موجود تعلیمی اداروں کا سروے کروایا اور رپورٹیں تیار کروائیں تاکہ جان سکیں کہ یہاں پر مسلمانوں کی تعلیمی حالت کیسی ہے۔ چونکہ انگریزوں نے مسلمانوں سے حکومت چھینی تھی، اس لیے وہ ان کے خلاف جذبات رکھتے تھے۔ انگریزوں سے پہلے سکھوں نے پنجاب پر حکمرانی قائم کرلی تھی۔ انہوں نے بھی مسلمانوں کے اداروں کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔ جب پنجاب انگریزوں کے زیرِ نگیں آ گیا تو انہوں نے بڑے سائنسی انداز میں نظامِ تعلیم کا جائزہ لیا۔

یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس غیر مطبوعہ تحقیقی منصوبے کا ذکر کیا جائے جو گزشتہ سالوں (2004ء......) پروفیسر ڈاکٹر ساجدہ علوی (مقیم کینیڈا) نے کیا ہے۔ اس کا عنوان ہے:۔ ''پنجاب میں سلسلۂ چشتیہ کا ارتقاء (از 1760ء تا 1850ء)''۔ اس تحقیقی منصوبے میں سید جمیل احمد رضوی صاحب (سابق چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) نے ان کے ساتھ معاون کی حیثیت سے نو سال اور چار ماہ تک کام کیا۔ اس غیر مطبوعہ تحقیق کے ایک باب کا عنوان ہے ''قیامِ مدارس، ان کا نصاب اور مالی وسائل''۔ اس سے استفادہ کرتے ہوئے ذیل میں دو حوالے لکھے جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھوں اور انگریزوں نے کس طرح اسلامی مدارس کو نقصان پہنچایا تاکہ مسلمان علمی میدان میں پیچھے رہ جائیں۔ ماضی کا یہ مطالعہ بہت ضروری ہے تاکہ آئندہ کے لیے صحیح راہِ عمل اختیار کی جائے۔

Marfat.com

مولانا محمد علم الدین سالک اپنے مقالے: ''علمائے کرام، دینی مدرسے'' مشمولہ نقوش، لاہور نمبر، جلد اول میں لکھتے ہیں:۔

''1849ء میں پنجاب پر انگریزوں کا قبضہ ہوا۔ اس سے پہلے سکھ یہاں حکمران تھے۔ ان کا دور حکومت خدا کا قہر تھا جو مسلمانوں پر نازل ہوا اور جس نے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جھنجھوڑ کر جگانے کی کوشش کی، مگر نیند کے مارے ایسے سوئے کہ انہیں خبر تک نہ ہوئی کہ ان کے مٹانے کے لیے کیا ہو رہا ہے۔ سکھوں کی چندروزہ حکومت میں اسلامی ثقافت، تمدن، معاشرت اور تہذیب کو ملیامیٹ کرنے اور ان کے غیر فانی نقوش مٹانے اور ان کے علوم وفنون کو تباہ وبرباد کرنے کی بے حد کوشش ہوئی مگر اس کے مٹانے والے خود مٹ گئے''۔ چنانچہ 1857ء میں مسٹر آرنلڈ ڈائریکٹر تعلیم، سررشتہ پنجاب نے سب سے پہلی تعلیمی رپورٹ مرتب کی۔ اس میں اس نے لکھا:۔

''معلمی کا میدان مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمان طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہندو طالب علموں کو بھی مسلم اساتذہ پر بے حد اعتماد ہے۔ وہ اسلامی مدارس میں بڑی کثیر تعداد میں فارسی پڑھتے ہیں۔ اگر اس چیز کو اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا تو حکومت کی تمام طاقت مسلمانوں کے ہاتھ آجائے گی۔ یہ ایک ایسا میلان ہے جسے بہت جلد روکنے کی ضرورت ہے''۔ (7)

برطانوی حکومت نے مسٹر آرنلڈ کی نصیحت پر عمل کیا۔ چنانچہ اس کے چار برس بعد 1861ء میں کپتان فلر، ڈائریکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب وسرحد نے اپنی رپورٹ تیار کی تو اس میں لکھا:۔

''مسلمان بکثرت ان درسگاہوں میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی

Marfat.com

اکثریت بالکل واضح ہے۔ محکمہ میں تین سو چونتیس استاد مسلمان ہیں۔ گیارہ ہندو اور چھ دوسرے فرقوں کے۔ ابھی اس نسبت کو برابر کرنے کا موقع نہیں ملا۔ حلقہ انبالہ کے سوا دیسی زبانوں کی تعلیم ہر جگہ مسلمان اساتذہ کے ہاتھ میں ہے۔ جب تک یہ استاد ہر دلعزیز ہیں۔ ہم ان کی جگہ پر دوسری قوموں کے استاد مقرر نہیں کر سکتے۔ البتہ ضلع میں رفتہ رفتہ راستہ صاف کر کے تبدیلی کے امکانات پیدا کر سکتے ہیں اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہندوؤں کو ٹریننگ سکول میں جانے کا شوق دلائیں اور جو سکول مسلمان استادوں کے تقرر پر زیادہ اصرار نہ کریں وہاں ہندو استاد تعین کیے جائیں"۔ (8)

سالک صاحب اس سلسلے میں مزید لکھتے ہیں:۔

"کپتان فلر کی تجاویز پر فوراً ہی عمل درآمد شروع ہو گیا۔ مسلمان اساتذہ کی تعداد ہر طرح سے گھٹانے کی تجویزیں ہونے لگیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑے شہروں اور صدر مقامات پر انگریزی مدارس بھی قائم کیے گئے جن کا سارا انتظام اور کام غیر مسلموں کے ہاتھ میں تھا۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ پر یہ معلوم ہوا کہ نئے جاری شدہ اسکولوں میں کل تین مسلمان ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اس پالیسی پر عمل ہوتا رہا۔ واقعات وحالات میں تغیر اور انقلاب پیدا ہوا۔ پچیس سال کے عرصے میں ہوا کا رُخ بالکل بدل گیا۔ مسلمان میدان سے زبردستی نکال دیے گئے۔ چنانچہ 1882ء کے بعد کی رپورٹوں کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت پورے طور پر سامنے آجاتی ہے کہ محکمہ تعلیم مسلمانوں سے یکسر خالی ہو گیا اور اگر کہیں خال خال مسلم اساتذہ نظر آتے تھے تو وہ صوبہ سرحد تھا جو ان ایام میں سر رشتہ تعلیم پنجاب سے وابستہ تھا اور ہندو اور غیر مسلم استاد وہاں جانے سے گھبراتے تھے"(9)

اسی تعلیمی انحطاط کے دور میں مسلمانوں نے ایسی انجمنیں بنائیں جنہوں نے تعلیمی

۱۴۲۱۱۳۲

Marfat.com

میدان میں کام کیا۔ ان میں انجمن حمایت اسلام، لاہور اور حزب الاحناف نے تعلیمی ادارے قائم کیے۔ صوفیہ نے اپنی خانقاہوں میں اسلامی مدارس کو قائم رکھا، اگرچہ انگریزوں نے وقف املاک پر کاری ضرب لگائی تھی تا کہ یہ ادارے مالی مشکلات سے تنزل کا شکار ہو جائیں، لیکن توکل علی اللہ (پر یقین رکھنے والے) مردانِ حر اپنے مقاصد میں کامیاب رہے۔

دل اپنا عشق کے دریا میں ڈالا توکلتُ علَی اللہ تعالیٰ

اگرچہ انگریز نے مسلمانوں کو حصول علم سے دور رکھا اور پھر سرکاری ملازمتوں کے لیے بھی عربی فارسی کی بجائے انگریزی تعلیم کو لازمی قرار دیا جس بناء پر مسلمان طلباء کے اندر بھی انگریزی زبان پڑھنے اور سیکھنے کا رجحان زور پکڑنے لگا۔ جس بناء پر مسلمان اپنی بنیادی تعلیم سے دور ہوتے چلے گئے۔ اگر اس دور میں صوفیہ کرام اپنی خانقاہوں کے ساتھ دینی مدارس قائم نہ کرتے تو آج برصغیر میں دین سمجھنے والا کوئی نظر نہ آتا۔ صوفیہ کرام کے اس مضبوط خانقاہی نظام اور دینی تعلیم کے مدارس کی بناء پر برصغیر پاک و ہند کے مسلمان قرآن وحدیث کی تعلیم سے آشنا رہے اور ان مدرسوں سے حصول تعلیم کے بعد علماء کرام مختلف علاقوں میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے خدمات سرانجام دیتے چلے گئے۔ صوفیہ کرام اور علمائے حق کی ان خدمات کا نتیجہ ہے کہ آج پاکستان اور ہندوستان کا ہر مسلمان نماز پڑھنی جانتا ہے اور کچھ حد تک بنیادی مسائل سے آگاہ ہے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ (وصال 1928ء) نے آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں ایک عظیم خانقاہ کی بنیاد ڈالی۔ انہوں نے معاشرے میں اتباع سنت نبوی ﷺ کی ایک ایسی زبردست تحریک چلائی جس نے مسلمانوں کو راہِ راست پر قائم رہنے کی ترغیب دلائی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے علم کی ترویج واشاعت کے لیے بہت کام

Marfat.com

کیا۔ وہ مسجد میں جمعہ کا خطبہ خود دیتے تھے جس میں اصلاح معاشرہ کی تعلیم و تربیت دی جاتی تھی۔ ان کے کچھ خطبات شائع بھی ہو چکے ہیں۔ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ کتابیں شائع کروا کر مفت تقسیم کیں۔ کچھ کتابیں بازار سے خرید کر بلا قیمت تقسیم کیں۔ اس طرح انہوں نے علم کی نشر و اشاعت کی سرپرستی فرمائی۔

ان کے وصال کے بعد ان کے جانشین حضرت میاں غلام اللہ المعروف حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ (وصال 1957ء) نے بھی اپنے بھائی اور شیخ کا اصلاحِ معاشرہ کا طریقِ کار جاری رکھا اور ان کے طریقِ تربیت پر عمل پیرا رہے۔ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علم کی نشر و اشاعت کی سرپرستی جاری رکھی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے برادر حقیقی اور مرشد کامل اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں جامعہ حضرت میاں صاحبؒ کے نام سے ایک عظیم دینی درس گاہ کی بنیاد ڈالی۔ جس میں بڑے بڑے فاضل علماء خدمات سرانجام دیتے رہے اور آج ملک کے طول و عرض اور بیرون ممالک اس عظیم درس گاہ کے فارغ التحصیل علماء خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے چند قابل ذکر اساتذہ یہ ہیں۔ مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاضی سبحان ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حافظ محمد علی صاحب سیالکوٹی، مولانا محمد یوسف محدث صاحب، مولانا اللہ بخش صاحب حویلی لکھا، پیر سید ولایت شاہ صاحب خلیفہ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری، مولانا سیف الرحمن صاحب، مولانا اکبر علی شاہ صاحب۔ اس عظیم درس گاہ کے فارغ التحصیل علماء میں سے چند ایک کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

Marfat.com

سلطان باہو ابن مولانا محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ اچھروی، حضرت مولانا حافظ احسان صاحب لائل پوری، مولانا احمد علی شاہ صاحب، مولانا حامد علی شاہ صاحب، مولانا دوست محمد صاحب، مولانا گل رحمان صاحب، حافظ محمد اکبر صاحب گھمکولیہ مسجد، مولانا محمد حنیف صاحب۔ سجادہ نشین فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (وصال 11 ستمبر 2013ء) نے بھی اپنے آباؤ اجداد کے مشن کو جاری وساری رکھا اور تبلیغی مصروفیات کے ساتھ ساتھ ایک نئی دینی درس گاہ ''دارالمبلغین'' کی بنیاد رکھی جس میں وقت کے مایہ ناز علماء کرام تعلیم وتربیت کی ذمے داری سرانجام دیتے رہے۔

''دارالمبلغین حضرت میاں صاحب'' کی بنیاد 1958ء میں رکھی گئی اور اس عظیم درس گاہ کے پہلے استاد کے طور پر ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' کے فارغ التحصیل شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور الوری صاحب مقرر ہوئے، پھر مولانا محمد شریف صاحب، سید مزمل شاہ صاحب، حافظ نور محمد صاحب، مولانا اکبر علی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور اس درس گاہ سے فارغ التحصیل علماء کرام میں سے چند ایک کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

مولانا خادم حسین صاحب، مولانا حبیب اللہ فاروقی ریڈنگ انگلینڈ، مولانا منظور احمد صاحب گوجرانوالہ، مولانا قاری شیر محمد صاحب خطیب اعظم قصور، مولانا حکیم محمد یونس صاحب (نارنگ منڈی)، حافظ عبدالرحمن لائل پوری، مولانا محمد اسحاق صاحب، مولانا نذیر احمد صاحب، سید امداد حسین شاہ صاحب، مفتی گل رحمان صاحب، حافظ محمد اکبر صاحب، حافظ سخی محمد صاحب گجراتی، حافظ محبوب الٰہی صاحب گجراتی، صوفی عبدالغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے شاہ لاہور، مولانا عبدالخالق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، قاری محمد حنیف نقشبندی ہالینڈ والے۔

Marfat.com

ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (م:2013ء) حضرت فخر المشائخ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ہمارے مخدوم حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کو ابتداء ہی سے علوم وفنون سے شغف تھا۔ فیضان شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شوق کو اور جلا بخشی۔ آپ قبلہؒ نے اپنے عالم شباب میں ہی ادارہ ''دارالمبلغین'' کی بنیاد رکھی، جہاں مختلف اسلامی علوم وفنون کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا تھا اور یہاں سے علم حاصل کرنے والے طلبہ آج پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور علم کی شمع روشن کیے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کو جب مناسب موقع میسر آیا تو آپؒ نے وہاں مدرسہ قائم کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ محدود وسائل کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو بکثرت مدارس قائم کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی، جن میں سے چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے اور ان تمام مدرسوں کو شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کی طرف منسوب کیا۔(10)

شرقپور شریف میں ''دارالمبلغین حضرت میاں صاحب (برائے طلباء)'' اور ''جامعہ شیر ربانی (برائے طالبات)'' براہ راست آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے اور اب ''دارالمبلغین حضرت میاں صاحب کی نگرانی مَیں خود (میاں جلیل احمد شرقپوری) ذاتی طور پر اور میرا بھتیجا صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری صاحب سرانجام دے رہے ہیں۔ جبکہ ''جامعہ شیر ربانی (برائے طالبات)'' کی نگرانی میری والدہ محترمہ فرما رہی ہیں۔ حضور والد گرامی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ عورتوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ فرماتے تھے اور روزانہ صبح مدرسہ

Marfat.com

میں طالبات کی پڑھائی اور لنگر کی نگرانی خود فرماتے اور پھر "دار المبلغین حضرت میاں صاحب" میں بھی روزانہ ویل چیئر پر تشریف لے جاتے اور اکثر طلباء کو لنگر خود اپنی نگرانی میں کھلاتے۔

جمیل اطہر سرہندی صاحب حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کیے گئے مدرسے "دار المبلغین" کے متعلق لکھتے ہیں:۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ "دار المبلغین" کے ناظم و مہتمم ہیں جو حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں قائم کیا گیا ہے، جس میں قرآن مجید، حدیث مبارک، فقہ اور دیگر علوم دینیہ کی تدریس کی جاتی ہے۔ جہاں نامور اساتذہ حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ، استاد العلماء مفتی مزمل حسین شاہ صاحب، حضرت مولانا محمد اکبر علی شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبد الغفور صاحب الوری، حضرت مولانا منصب علی صاحب شرقپوری اور حضرت مولانا محمد شریف صاحب ملتان شریف جیسے علماء کرام پڑھاتے رہے۔ اس ادارہ سے ہزاروں حفاظ اور علماء نے فیض حاصل کیا ہے۔ (11)

آپ رحمۃ اللہ علیہ تعلیم نسواں کے بہت حامی تھے۔ تعلیم نسواں کے حوالے سے حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ملفوظ بہت اہم ہے۔ اس کو سید جمیل احمد رضوی صاحب نے اپنی کتاب بعنوان:

"فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی (یادداشتوں کے آئینے میں)" میں لکھا ہے۔

ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ کینیڈا سے لاہور آئی ہوئی تھیں۔ ان کی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے 23 جنوری 2006ء کو شرقپور میں ملاقات ہوئی تھی۔ اس علمی اجلاس میں اور بھی اہل قلم موجود تھے۔ اس کا متعلقہ اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

Marfat.com

"۔۔۔۔۔۔اس کے بعد میاں صاحب نے مہمانوں سے کہا کہ آپ تشریف لے چلیں۔ڈاکٹر صاحبہ سے کہا کہ آپ تشریف رکھیں۔ چنانچہ ہم سب اٹھ کر میاں صاحب کے کمرے میں آ گئے۔ اس کے بعد ہم نے نماز ظہر ایک اور ملحقہ کمرے میں ادا کی۔ بعد ازاں میاں صاحب کے کمرے میں آ گئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحبہ بھی تشریف لے آئیں۔ انہوں نے بتایا کہ میاں صاحب نے ان کی ملاقات میاں صاحب کے افراد خانہ (خواتین اور بیٹیوں) سے کروائی ہے۔ ان میں ان کی بیگم صاحبہ، بہوئیں، پوتیاں اور میاں صاحب کے بیٹے بھی شامل تھے۔ میاں صاحب نے ڈاکٹر صاحبہ کا تعارف افراد خانہ سے کروایا اور کہا کہ اس طرح تعلیم حاصل کرنی چاہیے جیسی ڈاکٹر صاحبہ نے کی ہے اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ (ڈاکٹر صاحبہ) کے پاس وقت ہو تو مدرسے کی طالبات کو کسی دن لیکچر بھی دیں۔ بقول ڈاکٹر صاحبہ یہ ملاقات بہت اچھی رہی۔ (12)

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ خواتین اور طالبات کی تعلیم کو کتنی اہمیت دیتے تھے۔

اس سلسلے میں مدرسہ چک 107 ڈی۔ بی (D.B.) تحصیل یزمان ضلع بہاول پور کا ذکر کرنا ضروری ہے جو طالبات کی تعلیم کے لیے 1991ء میں قائم کیا گیا۔ اس کا سنگِ بنیاد حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنوری 1991ء میں رکھا اور اس کا افتتاح بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 27 نومبر 1991ء کو کیا۔ یہ مدرسہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر ہی قائم کیا گیا اور اس کی طالبات کی دوپٹہ پوشی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کرتے تھے۔

حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی سرپرستی کا دائرہ برطانیہ تک پھیلا ہوا ہے۔ جناب خالد اطہر صاحب اس بارے میں لکھتے ہیں:۔

Marfat.com

''......آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے برطانیہ کی ایک اہم اور خداترس شخصیت عبداللہ کمانی صاحب نے جو بہت نیک اور مذہبی انسان ہیں۔ مانچسٹر میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ''شیر ربانی'' اسلامک سینٹر'' قائم کیا ہے، جہاں تبلیغ و ترویج اسلام کا کام ہوتا ہے۔ اس سینٹر میں عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ایک عظیم الشان تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اب عبداللہ کمانی صاحب نے ''شیر ربانیؒ'' اسلامک سینٹر'' کے سلسلے کو وسعت دی ہے اور پکاڈلی میں اپنے چار منزلہ سینٹر کی دو منزلیں ''شیر ربانیؒ'' اسلامک سینٹر'' کے لیے مختص کر دی ہیں، جس کا میں نے 2000ء میں افتتاح کیا ہے۔ انہوں نے مجھے اس سینٹر کا سرپرست بنایا ہے اور وہ خود اس کے امور کو چلا رہے ہیں۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ نے فرمایا کہ یوں تو برطانیہ میں بہت سی دولتمند مسلمان شخصیات ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ کام میاں عبداللہ کمانی جیسی ایک شخصیت سے لینا تھا، اس لیے ''شیر ربانیؒ اسلامک سینٹر'' کے قیام کا اعزاز قدرت نے انہیں دیا''۔(13)

وہ اس بارے میں مزید لکھتے ہیں:۔

''شیر ربانیؒ اسلامک سینٹر'' کے مقاصد کا تذکرہ کرتے ہوئے قبلہ میاں صاحبؒ نے فرمایا کہ اس سینٹر کے قیام کا مقصد دین اسلام کی تبلیغ اور تدریس ہے۔ وہاں دینی تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے اور نوجوانوں اور چھوٹے بچوں کو وہاں انگریزی زبان میں اسلام کے بارے میں جامع تعلیم دی جا رہی ہے۔ جب کہ انہیں دین کے بنیادی ارکان اور فرائض سے آگاہ کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے''۔ (14)

نظم و نسق مدرسہ میں اساتذہ کا تقرر بھی بہت اہم ہوتا ہے۔ حضرت فخر المشائخ رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ نے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو مانچسٹر میں ''شیر ربانی'' اسلامک سینٹر'' میں تدریس کے لیے بھیجا۔ اس سلسلے میں قاضی ظہور احمد اختر نقشبندی مجددی نے میرے مخدوم کے حوالے سے لکھا ہے۔ ان کا یہ مضمون ماہنامہ ''نورِ اسلام'' شرقپور شریف کے شمارہ مارچ 2014ء میں شائع ہوا۔ اس کا ایک اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

''فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی دیرینہ خواہش تھی کہ برطانیہ میں پیدا ہونے والے مسلمان بچوں کی اسلامی دینی تعلیم و تربیت کا اہتمام ہونا چاہیے۔ چنانچہ مانچسٹر میں ایک مخیر سیٹھ جناب عبداللہ کمانی صاحب نے میاں صاحبؒ کی زیرِ سرپرستی ''شیر ربانیؒ اسلامک سینٹر'' قائم کیا اور حضرت علامہ خورشید احمد قصوری کی خدمات حاصل کیں''۔ (15)

کتاب ''میرے مخدوم'' کے حوالے سے وہ مزید لکھتے ہیں:۔

''فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ گاہے بگاہے ڈاکٹر بشیر احمد صدیقیؒ کو سنٹر میں ہمہ وقت خدمات کے لیے ذہنی طور پر تیار فرماتے۔ آخر وہ وقت آ گیا جب ڈاکٹر صاحبؒ مانچسٹر روانہ ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ''راقم الحروف سویڈن، ناروے، ڈنمارک سے ہوتا ہوا پاکستان پہنچا ہی تھا کہ حضرت میاں جلیل احمد صاحب مانچسٹر کے تیار شدہ ٹکٹ لے کر میرے پاس آئے۔ چنانچہ بغیر کسی تاخیر کے مانچسٹر روانہ ہو گیا'' (16)

مانچسٹر پہنچ کر ڈاکٹر صدیقی صاحبؒ نے ''شیر ربانیؒ اسلامک سینٹر'' میں تدریسی خدمات کا آغاز کر دیا۔

Marfat.com

حوالے

1۔ سیرت خیر الانام ﷺ :شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص۔178

2۔ ایضاً ص۔179

3۔ محمد حفیظ اللہ پھلواروی "عہد نبوی میں علمی ترقیاں"، مشمولہ نقوش، لاہور، رسول ﷺ نمبر، جلد چہارم (جنوری 1983ء)، ص۔142

4۔ ایضاً ص۔142

5۔ ایضاً ص۔143

6۔ سید رشید احمد ارشد "عہد رسول ﷺ میں نظام تعلیم"، مشمولہ نقوش، لاہور، رسول ﷺ نمبر، جلد چہارم (جنوری 1983ء)، ص۔135

7۔ ایضاً ص۔135

8۔ محمد علم الدین سالک "علمائے کرام، دینی مدرسے"، مشمولہ نقوش، لاہور نمبر، حصہ اول، شمارہ 92 (فروری 1962ء)، ص۔536-537

9۔ ایضاً ص۔537

10۔ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، میرے مخدوم، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی...... (لاہور: صدیقی پبلی کیشنز، 2006ء) ص۔168

11۔ خالد اطہر، برطانیہ میں علماء اہلسنت اور مشائخ اور دیگر دینی شخصیات (اسلام آباد: پی پی اے پبلی کیشنز، 2001ء) جلد سوم، ص۔151

Marfat.com

12۔ سید جمیل احمد رضوی، فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں)، (لاہور: چوہدری محمد حنیف، 2014ء)، ص۔ 136۔ 137

13۔ خالد اطہر، برطانیہ میں علماء اہلسنت اور مشائخ اور دیگر دینی شخصیات جلد سوم، ص۔ 154

14۔ ایضاً، ص۔ 154

15۔ قاضی ظہور احمد اختر نقشبندی مجددی، ''آفتاب علم و روحانیت پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ''، مشمولہ ماہنامہ ''نور اسلام''، شرقپور شریف، جلد 60، شمارہ 3 (مارچ 2014ء)، ص۔ 52

16۔ ایضاً، ص۔ 52

Marfat.com

تعمیر مدرسۃ البنات عربیہ نقشبندیہ شیر ربانیؒ

چک نمبر DB_107، تحصیل یزمان، ضلع بہاولپور

تحریر: محمد عبدالحمید غالب نقشبندی مجددی

راقم السطور محمد عبدالحمید غالب نقشبندی مجددی بن محمد علی ساکن چک نمبر DB_99 جناح کالونی، تحصیل یزمان، ضلع بہاولپور (0302_7705609) 19 ستمبر 1979ء کو بیعت ہوا۔ مَیں اُس وقت جڑانوالہ سے گھر آیا تھا تو بندہ کو پتہ چلا کہ فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ چک نمبر DB_107 میں الحاج نواب الدین کے گھر تشریف لائے ہیں۔ حاجی صاحب قبلہ حضرت میاں شیر محمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ آپؒ ستمبر کے مہینہ میں یہاں عرس پاک کی محفل کی ہمیشہ صدارت فرماتے تھے۔ کیونکہ میرے ماموں صاحبان حضرت میاں صاحبؒ کے مرید تھے۔ مَیں بھی ان کے چک نمبر DB_107 میں آیا اور پروگرام سنا تو میرے دل نے تسلیم کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کر لینی چاہیے۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ مجھے کو بھی بیعت فرمالیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرمایا: "بیلیا دوزانو ہو کر بیٹھ جاؤ اور اپنا دائیاں ہاتھ مبارک آگے بڑھا کر فرمایا: اپنے دونوں ہاتھوں سے میرا ہاتھ پکڑ لو"۔ اس طرح مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو گیا۔ مرید ہونے کے بعد مَیں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے گزارش کی کہ حضور ہمارے غریب خانے پر تشریف لے چلیں۔ اس وقت نہ یہ سڑکیں تھیں اور نہ ہی سواری کی سہولتیں تھیں۔ قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے ٹریکٹر پر

Marfat.com

ہی لے کر جایا کرتے تھے۔ حضور قبلہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ٹریکٹر پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ کر غریب خانے پر تشریف لائے۔ پھر جب تک آپ رحمۃ اللہ علیہ بہاولپور تشریف لاتے رہے۔ ہمیں ضرور شرف بخشتے رہے۔ اب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علم دوستی سے متعلق بتانا چاہتا ہوں کہ ایک مدرسہ جو مدرسۃ البنات عربیہ نقشبندی شیر ربانیؒ 107_DB یزمان بہاولپور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی کوشش سے قائم فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی نے ارشاد فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جو بھی کوئی معلومات ہوں لکھ کر بھیجیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل میں چند سطریں لکھنے کی جسارت کررہا ہوں۔ لکھنے کا طریقہ تو نہیں آتا۔ بس اس لیے لکھ رہا ہوں کہ چلو واقعہ کا تو پتہ چل جائے گا۔ اگر اشاعت کے قابل ہو تو اس کو درست کر کے شائع کردیں۔ رسالہ ”نورِ اسلام“ نے پہلے بھی بہت سارے نمبر شائع کیے ہیں۔ یہ میرے شیخ پر نمبر ہے۔ ماہ نامہ نورِ اسلام آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی جانفشانی سے جاری کیا اور 1955ء سے آج تک جاری وساری ہے۔ بڑے کٹھن مراحل بھی آئے۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی اشاعت جاری رکھی۔ یہ پودا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے دست مبارک سے لگایا ہوا ہے۔ چونکہ ”فخر المشائخ نورِ اسلام نمبر“ شائع ہو رہا ہے۔ اس لیے تبرکاً چند سطریں لکھ رہا ہوں کہ شائد قبول ہو جائیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کو ابھی ایک سال ہی پورا ہو رہا ہے۔ فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر پہلو ہر ایک کے سامنے روشن ہے۔ سب نے اپنی آنکھوں سے ہزاروں کرامتیں دیکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جس جانفشانی سے دین اسلام کی خدمت

Marfat.com

کی۔اس کی مثال پیش کرنا ناممکن نہ سہی لیکن مشکل ضرور ہے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ اس دور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پائے کا اور کوئی نہیں ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ دین اسلام کی خدمت اور سنّتِ نبوی ﷺ کے عین مطابق گزارا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیارے محبوب ﷺ کی پیاری سنتوں پر خود ہی عمل نہیں کیا بلکہ اپنے مریدین اور دوسرے احباب کو بھی اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ داڑھی مبارک چہرے پر سجانے اور نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے کی ہمیشہ تاکید فرماتے تھے۔

نشر واشاعت کے شعبہ میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی کوشش کی۔ بہت ساری کتابیں خود لکھیں اور لوگوں میں چھاپ کر مفت تقسیم کیں۔ ہزاروں کتابیں بازار سے خرید کر بھی مفت تقسیم کیں۔آخری دم تک کتب بینی جاری رہی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت بڑی لائبریری تھی۔جس میں ہزاروں کتابیں تھیں۔جن میں نایاب کتب بھی تھیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ جہاں کہیں بھی گئے جو کتاب ملی خرید لی۔ بیرونِ ملک خاص کر اسلامی ممالک سے ہزاروں کتابیں خرید کر لائے اور پھر یہ سارا ذخیرہ پنجاب یونیورسٹی کو عطا فرمادیا۔تاکہ اور لوگ بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔میری تو کم علمی آڑے آرہی ہے۔ میں تو بیان ہی نہیں کرسکتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح اپنی زندگی میں کیا کیا کارنامے سرانجام دیے اور ہزاروں زندگیاں سنوار دیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اب میں آپ کے سامنے مدرسۃ البنات عربیہ نقشبندی شیر ربانیؒ چک نمبر DB-107 یزمان بہاولپور کی تعمیر کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔قارئین کرام کو معلوم ہے کہ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ بیرونِ ملک بھی بہت ساری مساجد اور ادارے تعمیر کرائے اور آخری دم تک ان کی سرپرستی بھی فرماتے رہے۔ اگر اس کی تفصیل بیان کریں تو ایک بڑی کتاب بن جائے گی۔ اس لیے مختصراً اپنے اس ادارہ کے متعلق لکھوں گا۔

مدرسۃ البنات عربیہ نقشبندیہ شیرِ ربانیؒ 107-DB یزمان بہاولپور یہ وہ عظیم ادارہ ہے جس کا سنگِ بنیاد آپ رحمۃ اللہ علیہ جنوری 1991ء کو اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ اس کی تعمیر کی ذمہ داری قبلہ صوفی جمیل احمد نقشبندی مجددی جو کہ یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مرید تھے ان کے سپرد کی اور جب تک تعمیر ہوتی رہی آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کی خودنگرانی فرماتے رہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو ہفتہ میں تین تین دفعہ تشریف لے آتے۔ جب مدرسہ کی بلڈنگ تیار ہوگئی تو پھر وہ ساعت بھی آ گئی جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا افتتاح فرمانا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ افتتاح سے ایک دن پہلے ہی تشریف لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے ہی اس کی تاریخ عنایت فرمادی تھی کہ مدرسہ کا افتتاح 27 نومبر 1991ء کو ہوگا۔ افتتاحی جلسہ میں خطاب کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اوچ شریف سے حضرت مولانا سراج احمد صاحب کو بطور خاص بلوایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صدارتی خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ ادارہ بچیوں کی تعلیم کے لیے بنایا گیا ہے تا کہ اس علاقہ کی بچیاں بھی دین اسلام سے روشناس ہوسکیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اس کی سرپرستی فرماتے رہے اور اس کی کارکردگی کا باقاعدہ جائزہ لیتے رہے۔ کامیاب ہونے والی بچیوں کی دوپٹہ پوشی فرماتے رہے۔ پھر عمر شریف کے آخری حصے میں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر نہیں فرماسکتے تھے تو فخر شیر ربانی، درویش کامل حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ اس ادارہ کی نگرانی فرماتے رہے اور دوپٹہ پوشی کرتے رہے۔ اب حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی یہ کام سرانجام دے رہے ہیں۔

اس حقیقت کا بیان ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فخر المشائخ بانی تحریک یوم مجدد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو اس ادارہ سے کتنی محبت تھی۔ اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ جب کوئی خاص شخصیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تشریف لاتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کو ساتھ لے کر یہ ادارہ ضرور دکھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جنگل میں منگل والی بات ہے۔ کیونکہ اس وقت اس علاقہ میں بچیوں کا کوئی بھی ادارہ نہیں تھا۔ بیرونِ ملک سے بھی بہت ساری شخصیات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ ادارہ دیکھ کر گئی ہیں۔ جو بھی خاص مہمان آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آتے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کو ساتھ لے کر ضرور ادارہ میں تشریف لاتے اور ان کو ادارہ دکھا کر بہت خوش ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں ادارہ نے اس علاقہ میں علم کی روشنی پھیلا کر اس علاقہ کو نور و نور کر دیا اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ جاری و ساری رہے گا۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت بڑی کرامت ہے۔ اور علم دوستی کا ثبوت ہے

ادارہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آخری آمد کا ذکر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ یہ 2009ء کی بات ہے۔ محرم الحرام کی 9 تاریخ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رحیم یار خاں تشریف لے جا رہے تھے۔ جاتے جاتے رات ساڑھے نو بجے چک نمبر DB-107 یزمان بہاولپور میں حاجی اصغر علی نقشبندی مجددی مہتمم مدرسہ ہذا جو کہ حاجی نواب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں کے پاس تشریف لائے۔ اصغر صاحب نے بندہ ناچیز کو اس وقت اطلاع دی کہ

Marfat.com

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں۔ مَیں اس وقت اپنے گھر میں تھا۔ مَیں فوراً اٹھا اور جلدی جلدی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پہنچ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھ کر فرمایا عبدالحمید آ گیا ایں (عبدالحمید آ گئے ہو)۔ مَیں نے سلام عرض کیا اور یوں رات ساڑھے بارہ بجے تک آپؒ کی خدمت میں رہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''اب سب آرام کرو۔ مَیں نے بھی آرام کرنا ہے اور صبح پھر سفر کرنا ہے''۔ جب اٹھنے لگے تو مَیں نے عرض کی حضور ادارہ میں صبح تشریف لانا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''انشاء اللہ مَیں سات بجے ادارے میں ہوں گا''۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وقت کی تو بہت پابندی فرماتے تھے۔ دس محرم الحرام کو صبح سات بجے آپ رحمۃ اللہ علیہ ادارہ میں تشریف لے آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کار سیدھی درگاہ کے پاس کھڑی کی۔ اس وقت بچیاں پڑھ رہی تھیں۔ کار ہی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما رہے بچیوں نے سلام عرض کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بچیوں کو ارشاد فرمایا: ''بیٹا جہاں بھی آپ جائیں۔ اس شمع کو روشن رکھنا''۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی اور جانے سے قبل بندہ ناچیز نے عرض کی کہ حضور آج کل داخلہ رُکا ہوا ہے۔ نئی بچیاں داخل ہی نہیں ہو رہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''عبدالحمید فکر نہ کر۔ بہت بچیاں داخل ہوں گی''۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان پورا ہوا۔ داخلہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی رحمت ہو گئی۔ الحمد للہ اس وقت ادارہ میں 125 مسافر طالبات رہائش پذیر ہیں۔ یہ ادارہ چوبیس سال سے دین متین کی خدمت کر رہا ہے۔ بہت ساری بچیاں پڑھ کر جا چکی ہیں اور انہوں نے وہاں اس شمع کو روشن کیا ہوا ہے۔ راقم الحروف مارچ 1988ء سے اس ادارہ میں خدمت سرانجام دے رہا ہے اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کی زیرِ سرپرستی مجھے کام کرنے کا موقعہ ملا اور حاجی اصغر علی نقشبندی مجددی اس وقت مہتمم ہیں۔ ادارہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں سے اپنی منازل طے کر رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں سے علم کی روشنی پھیل رہی ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ادارے کا اشاعتی پروگرام بھی ہے۔ اس کے تحت مسلک شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ، نماز حنفی نقشبندی، ربانی قاعدہ اور عشر کے احکامات نامی کتابیں شائع کی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری اس کاوش کو بہت پسند فرمایا اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔ اور فیض فخر المشائخ سے اللہ رب العزت نوازتا رہے۔ (آمین)

Marfat.com

عقیدہ ختم نبوت وتحریک نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اور بزرگان شرقپور شریف رحمتہ اللہ علیہم کا سیاسی کردار

شیراز فیض بھٹی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

اسلام جامع، کامل اور محفوظ ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق فرمائی اور انبیائے کرام علیہم السلام کا مقدس گروہ نوع انسانی کو ہدایت ربانی پہنچانے کے لیے مختلف زمانوں میں، مختلف علاقوں میں، مختلف وقتوں میں مبعوث فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تاجدار انبیاء ہیں، سراجِ منیر ہیں، نذیر و بشیر ہیں اور پوری نوع انسانی کے لئے قیامت تک دائمی، آفاقی اور آخری نبی ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَا کَانَ محمداً اَبَا اَحدٍ مِن رِجَالِکُم وَلٰکِنّ رَسُولَ اللہ وَ خَاتَمَ النبیین وَ کَانَ اللہُ بِکُلِ شَیءٍ عَلِیمًا ۔ (سورۃ الاحزاب:۴۰)۔

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (فداہ رُوحی) کسی کے باپ تمہارے مردوں میں بلکہ وہ اللہ کے رسُول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے:

اَلْیَومَ اَکْمَلتُ لَکمُ دِینَکُم وَ اَتمَمتُ عَلیکمُ نِعمَتِي وَرَضِیتُ لکمُ الاسلامَ دِیناً۔ (سورۃ المائدہ:۳)

ترجمہ: آج میں نے مکمل کر دیا تمھارے لیے تمھارا دین اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت اور میں نے پسند کرلیا ہے تمھارے لیے اسلام کو بطور دین۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی" جن کا آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے ایک مثالی رشتہ

Marfat.com

رہا ہے اپنی کتاب میرے مخدوم فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے صفحہ 206 پر مندرجہ ذیل الفاظ میں رقم طراز ہیں۔ اسلام دین کامل ہے اس میں نبی اکرمؐ کا عہد حکمرانی اور اُن کے بعد آنے والے خلفائے راشدینؓ کا عہد حکمرانی اس امر کی عکاسی کر رہا ہے کہ معاشرتی زندگی جو بہت سے اداروں پر پھیلی ہوئی ہے اُس میں اصلاح وخیر پیدا کرنے کے لیے اچھے لوگوں کو انعام دینے کے لئے، بُرے لوگوں کو سزا دینے کے لیے، نادار اور محتاجوں کی مدد کرنے کے لیے، اپنے ملکوں اور علاقوں کی حفاظت کرنے کے لیے سیاسی امداد از بس ضروری ہے۔ اس کے ساتھ عقیدے کی حفاظت بھی بہت ضروری ہے۔

بقول اقبالؒ:

جلال بادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

عقیدہ ختم نبوت دین متین کی بنیادی اساس ہے۔ پوری امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ از روئے قرآن وحدیث سرکار دو عالم ﷺ آخری نبی ہیں اور جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر اور مرتد ہے۔ جب بھی جھوٹے مدعیانِ نبوت اُٹھے تو اُن کے خلاف جہاد کیا گیا سب سے پہلے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اوّل نے اس فتنے کا مقابلہ کر کے (دافع ارتداد و فاتح مسیلمہ کذاب) ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ ہر مسلمان کے لیے یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ختمی مرتبت رحمت للعالمین کی تشریف آوری سے نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ قرآن پاک کی تقریباً 98 آیات مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کی واضح تائید اور تصدیق کرتی ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ بھی انہی صلحائے امت اور اکابرین ملت میں ہیں جنہوں

Marfat.com

نے اپنے مکتوبات اور دیگر تحاریر میں اس عقیدہ حق کو وضاحت اور صداقت سے بیان فرمایا ہے کیونکہ آنحضرت محمد ﷺ کا خاتم النبین ہونا ضروریات دین میں سے بھی ہے اور ضروریات مذہب میں بھی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات شریف میں بیان فرماتے ہیں:

(۱) جاننا چاہیے رسول اکرم ﷺ کی پیدائش دیگر افراد کی طرح نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ باوجود عنصری پیدائش کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خَلَقْتُ مِن نُور الله (میری تخلیق اللہ کے نور سے ہوئی) کسی دوسرے نبی رسول کو یہ سعادت میسر نہیں ہوئی۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام طلبِ دیدار کے بعد (لَن تَرَانِي) کا جواب پا کر بے ہوش ہو گئے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جو ربّ العالمین کے محبوب اور تمام موجودات اولین و آخرین میں بہترین ہیں باوجود اس کے جسمانی معراج کی نعمت سے مشرف ہوئے بلکہ عرش و کرسی سے گزر کر حدود زمان و مکان سے بھی آگے تشریف لے گئے۔

وسیلہ دو جہاں کی آبرو کا ہیں نبی سرور ﷺ
پڑے خاک اس سر پر جو نہیں خاک اس در پر

تحقیق محمد ﷺ اللہ کے رسول اور آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار ہیں اور قیامت کے دن لوگوں کی نسبت زیادہ پیروکاروں والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اولین و آخرین سے بزرگ ہیں اور پہلے ہیں جو قبر مبارک سے نکلیں گے اور اول ہیں جن کی شفاعت قبول ہو گی اور اوّل ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے دروازہ کھول دے گا اور قیامت کے دن لوائے حمد اُٹھانے والے ہیں جس کے نیچے آدمؑ اور دیگر انبیاءؑ ہوں گے۔

Marfat.com

حضور نبی اکرم ﷺ کی شان کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں کیونکہ اس کائنات کی تمام مخلوق آپ ﷺ کی بدولت دنیا میں آئی ہے۔ اگر آپ ﷺ نے اس دنیا میں تشریف نہ لانا ہوتا تو ربّ تعالیٰ اس کائنات کو تخلیق ہی نہ فرماتا۔ اس دنیا میں جتنی خوب صورتیاں ہیں اور رنگینیاں ہیں وہ حضور ﷺ کی میلاد کی نسبت سے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

''قیامت کے دن ہم ہی آخرین ہیں اور ہم ہی آگے بڑھنے والے ہیں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا کہ میں اللہ کا دوست ہوں اور پیغمبروں کا پیشرو ہوں اور فخر نہیں اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں اور فخر نہیں میں محمد بن عبدالمطلب ہوں جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا اور پھر ان کے دو گروہ بنائے اور مجھے ان میں اچھے گروہ میں کیا۔ پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں بنایا۔ پھر ان لوگوں کو گھروں میں تقسیم کیا اور مجھے ان میں سے بہتر گھر والوں میں پیدا کیا۔ پس میں از روئے نفس اور گھر ان سب سے بہتر ہوں اور میں سب لوگوں سے اوّل نکلوں گا جب وہ قبروں سے نکالے جائیں گے اور میں ان کا امام ہوں جبکہ وہ گروہ بنائے جائیں گے اور میں ان کا شفیع ہوں جب وہ روکے جائیں گے اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ نا اُمید ہو جائیں گے۔'' (مکتوبات امام ربانی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر عزت والا اور شان والا نہ ان سے پہلے کوئی انسان اس دنیا میں آیا ہے اور نہ ان کے بعد کوئی آئے گا۔ آپ ﷺ کی آمد کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے قبل اس دنیا میں مبعوث ہونیوالے کئی انبیاء کو دی اور حضور علیہ السلام سے پہلے جن پیغمبروں کو یہ خوشخبری دی گئی انہوں نے اس بات کی خواہش کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا مانگی کہ'' اے مالکِ ارض وسما قیامت کے دن ہمیں اپنے پیارے

Marfat.com

محبوب ﷺ کی امت میں شامل کر کے اس کے امتیوں میں رکھنا۔'' قارئین کرام اندازہ لگائیے جس نبی آخر الزماں ﷺ کے امتی بننے کی خواہش پہلے ادوار کے نبیوں نے کی ہو نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اس نبی ؑ کی شان سے آج کا انسان کیوں بے خبر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناموس کو بھولنے والے اور احترام کو ملحوظِ خاطر نہ رکھنے والے یہ بات بھول جاتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مشرکین مکہ کے بڑے بڑے سردار اور یہودیوں اور عیسائیوں کے بڑے بڑے سردار نبی اکرم ﷺ کی مخالفت میں نشانِ عبرت بن گئے ہیں۔ آج کے گستاخِ رسُول کا انجام بھی انشاء اللہ ویسا ہی ہوگا جیسا کہ چودہ سو سال قبل مشرکین کا ہوا تھا۔

بقول شاعر مولانا ظفر علی خانؒ:

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر باوجود اس کے میں مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مقام عطا ہو چکا ہے وہ کائنات میں کسی اور کا نہیں ہے لیکن بیسویں اور اکیسویں صدی میں افسوس کے ساتھ یہ بات تحریر کرنی پڑ رہی ہے کہ چند شرپسند عناصر نے اس سلسلہ میں جو مکروہ کردار ادا کیا ہے اگر چہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کا تدارک بھی کیا گیا لیکن کچھ غیر مسلم طاقتیں امتِ مسلمہ کے ایمان کا امتحان لیتی رہتی ہیں اور ہماری غیرت کو جگاتی رہتی ہیں۔ الحمد للہ امت مسلمہ کفار کی ہر سازش کا مقابلہ کرنا بھی جانتی ہے اور حضور ﷺ کی ناموس پر جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتی ہے۔

Marfat.com

نوائے وقت سنڈے میگزین (۲۷ ستمبر ۲۰۰۹ء) میں محمد نواز میرانی لکھتے ہیں؛

''قادیانیوں کی طرف سے مناظرے کا ڈھول بجا کر منادی کی صورت میں دعوت مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن کو بے ترتیب کر رہی تھی۔ ان دنوں حضرت شیر محمدؒ شرقپور سے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے اور اندرون لاہور رہائش پذیر تھے۔ انہوں نے بھی قادیانیوں کا یہ اعلان سنا، چونکہ ہمیشہ سے باطل کے پیچھے ایک نادیدہ دیوتاؤں ابلیسی قوت کا علم اور جادوٹونے اور نجس دیوی دیوتا اور پنڈتوں اور بے عمل عالموں کی منفی قوت ساتھ ہوتی ہے لہٰذا یہ سفلی علم کے زور پر مناظرے پہ کسی کو سامنے آنے کی بجائے ان کے دلوں میں ہیبت وڈر بٹھا دیتی ہے لہٰذا ان سب مسلمان عالموں کے ساتھ بھی یہی ہوتا رہا کہ وہ سمجھتے تھے ان کی مناظرے کی مطلوبہ تیاری مکمل نہیں لہٰذا وہ مقابلے سے پہلو تہی کرتے رہے۔ اسی سوچ بچار غور وفکر میں حضرت شیر محمد شرقپوریؒ اسی ادھیڑپن میں اونگھنے لگے ان پہ طاری اس کیفیت میں خاتم النبیین آقائے نامدار رحمۃ للعالمین فخر موجودات مالک کون ومکاں اپنی جلالی کیفیت میں تشریف لائے اور حکم دیا کہ'' کاذب دعویداروں کے سامنے خاموش کیوں ہو! جاؤ ان جھوٹوں کے ساتھ مناظرہ کرو۔'' مناظرے کا وہ آخری دن تھا مسرت وخوشی کے شادیانے قادیانیوں کے دلوں میں بج رہے تھے۔ ان کی حالت دیدنی تھی وہ پھولے نہیں سما رہے تھے کہ اچانک ان کا چیلنج قبول کرنے والا ولی اللہ اور آخری نبی ﷺ کے غلاموں کا غلام حضرت شیر محمدؒ سامنے آئے اور سٹیج پر چڑھ کر اس کاذب وجاہل سے مناظرے کرنے سے پہلے اس کو چیلنج کرنے لگے کہ اگر تم سچے ہو اور ربّ کی رضا تمھارے ساتھ ہے تو میں تین باتیں اور تین شرائط رکھتا ہوں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ راوی دریا جو شاہدرے کے ساتھ بہہ رہا ہے وہ منٹو پارک کے ساتھ بہنا شروع ہو جائے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ایک کنواری باکرہ لڑکی لائی

Marfat.com

جائے جو یہاں قریب خیمہ لگائے اور وہ لڑکی بچہ جنے۔ تیسری شرط یہ کہ جو سچا ہو ہم دونوں میں سے وہ اچانک شیر بن جائے اور جھوٹے کو کھا جائے۔

(پہلی شرط میں یہ اشارہ تھا کہ ہر نبی معجزہ دکھاتا ہے۔ تم اگر نبی ہو تو یہ معجزہ دکھاؤ، دوسری شرط میں یہ اشارہ تھا کہ اس کاذب نے جو دعویٰ کر رکھا ہے وہ مسیح موعود ہے اس کا ثبوت پیش کرے لیکن تیسری شرط فوری تھی۔ اس کاذب کو اپنی موت سامنے نظر آنے لگی اس نے پہلی دو شرائط چھوڑ کر فوری اپنی جان کی فکر کی قادیانی بولا پہلے آپ شروع کریں اس کا اتنا ہی کہنے کی دیر تھی کہ حضرت شیر محمدؒ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک ﷺ کے واقعی شیر بننا شروع ہو گئے۔ ان کی گردن پر شیروں والے بال جونہی آنا شروع ہوئے ان کے خلیفہ نے حضرت شیر محمدؒ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور درخواست گزار ہوا حضرت شریعت، شریعت، یعنی شریعت کا خیال رکھیے یہ منظر دیکھتے ہی جھوٹے چیلنج کرنے والوں نے سٹیج سے چھلانگ لگائی اور اس قدر تیز دوڑے کہ لوگ دیکھتے ہی رہ گئے اور اس کے بعد وہ سامنے نہیں آیا۔ ایسے بے شمار چشم کشا واقعات ہیں مگر جن کی آنکھوں پر پردے پڑ گئے ہوں اور جو سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے عاری کر دیے گئے ہوں انہیں حق دکھائی نہیں دیتا۔"

تاریخ اسلام اس بات پر شاہد عادل ہے کہ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنے مختصر دورِ خلافت میں جہاں اور عظیم کارنامے سرانجام دیئے وہاں جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کر کے سکھ کا سانس لیا اور ۱۴۰۰ھ کے اندر اس مسئلے پر کوئی اختلاف نہیں ہوا، پاکستان بننے کے بعد بھٹو دور میں قانونی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا (یعنی 7 ستمبر 1974ء کو)۔ یہ واقعہ بیان کرنے سے آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے ولی کامل عارفِ حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی جرأت،

Marfat.com

ہمت اسلامی عقیدے کا دفاع اور حبیب کبریا حضرت محمد ﷺ سے والہانہ عشق اور مستحکم وابستگی کا اظہار بھی ہوتا ہے۔

اعلیٰحضرت شیر ربانیؒ کی جرأت اور بے باکی کی مثال تو پوری دنیا کے سامنے تھی جس کو اُن کے بھائی حضرت ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے ان کے وصال کے بعد بھی اُسی انداز میں ادا کیا جس کو اُن کے برادر بزرگ نے شروع کیا تھا۔ حضرت ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددیؒ پہلے تحریک پاکستان کے نامور سپوت ثابت ہوئے جنہوں نے شرقپور شریف میں آل انڈیا مسلم لیگ کا پہلا جلسہ منعقد کروایا اور اُس کا سارا خرچ برداشت کیا۔ تحریک پاکستان کے اہم کردار کے حوالے سے اُنہوں نے لاہور میں ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے کئی اجلاس میں بھی شرکت کی۔

وہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے ساتھی اور پاکستان بنانے والے ہراول دستے کے رکن تھے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے 1953ء میں ہونے والی تحریک ختم نبوت میں بھی حصہ لیا اور جماعت اہل سنت پاکستان کا بھرپور ساتھ دیا۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ نے اپنے والد گرامیؒ کے زیر سرپرستی تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا اور اُن کے وصال کے بعد آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی تمام ذمہ داریاں سنبھالیں اور عملی طور پر آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی نمائندگی کو ہر سطح پر ممکن بنایا وہ نہ صرف باعمل صوفی ثابت ہوئے بلکہ عالم اسلام میں ایک کامیاب مبلغ ہونے کے ساتھ ساتھ صفِ اول کے مشائخ میں شمار ہوئے۔ قادیانیوں کے خلاف تحریک میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ نے ایک مجاہد سپاہی اور رسول اکرم ﷺ کے سچے عاشق ہونے کا ثبوت دیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے میں بھی دریغ نہ کیا۔

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ نے جماعت اہل سنت کی تنظیم سازی میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں وہ جمعیت علمائے پاکستان کے نائب امیر مقرر ہوئے۔ انہوں نے قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانیؒ اور مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازیؒ کے ساتھ مل کر جمعیت علمائے پاکستان کا علم بلند کیا اور تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کی قیادت کی اس سلسلہ میں حضرت صاحبؒ نے دوبار قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں اور حضرت یوسف علیہ السلام اور مجددِ دین حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کی سنت کو ادا کیا۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی جمعیت علمائے پاکستان کی خدمات کا ذکر کریں تو اُن کے ایک ساتھی مولانا علامہ احمد علی قصوری صاحب فرماتے ہیں کہ جمعیت علمائے پاکستان کے نائب صدر کی حیثیت سے حضرت صاحبؒ نے ایسی سرپرستی فرمائی کیونکہ اس وقت ذوالفقار علی بھٹو کا دور تھا اور اُس دور میں اپوزیشن کا کام کرنا انتہائی مشکل تھا لیکن اُس مشکل کے باوجود اُنہوں نے وہ کام کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔

آپؒ نے جمعیت علمائے پاکستان کے ٹکٹ پر ضلع قصور سے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا لیکن الیکشن میں کامیابی نہ ہونے کے باوجود آپؒ نے جمعیت علمائے پاکستان کے لیے اپنی خدمات کو جاری رکھا۔

فخر المشائخؒ کی زندگی میں اور اُن کے وصال کے بعد آپؒ کے بزرگانِ شرقپور شریف کا تذکرہ ہوا اور وہاں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے فرزند اکبر زینت المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کا تذکرہ نہ کیا جائے تو تحریر کو ادھورا سمجھا جائے گا۔ یہاں یہ بات باعث صد افتخار ہے کہا آپ نے

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا وہ ہر سطح پر دینی، علمی، سیاسی اور صحافتی نقطہ نظر سے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی نمائندگی کرتے رہے۔

وہ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی ایگزیکٹو کونسل کے مستقل رکن تھے۔ وہ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے زیر اہتمام تمام تقاریب میں موجود ہوتے اور اس بات کے دعویدار رہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا فیضان ہے۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ اور ان کے فرزند ارجمند زینت المشائخ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کے انتقال پر نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے اہم رکن جناب نعیم احمد صاحب نے حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے وصال پر روزنامہ نوائے وقت اشاعت 8 جنوری 2012 میں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے بزرگوں کو مندرجہ ذیل الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

"صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا تعلق ایک ایسے دینی و علمی گھرانے سے تھا جس نے کفر و شرک کے گڑھ ہندوستان میں نورِ اسلام کی کرنیں بکھیرنے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا آپؒ کے دادا حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ نے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے نہ صرف خود بابائے قوم حضرت قائداعظم کا ساتھ دیا بلکہ اپنے مریدین اور درگاہ عالیہ شرقپور شریف کے وابستگان کو بھی مسلمانان ہند کی نمائندہ جماعت آل انڈیا مسلم لیگ کی حمایت کا حکم دیا ان کے اس تعاون کے طفیل پنجاب میں برطانیہ نواز یونینسٹ پارٹی کے اثر و رسوخ کو بے اثر کرنے میں خاطر خواہ مدد ملی۔"

نظریہ پاکستان ٹرسٹ نے ان کی خدمات کے سلسلہ میں علیحدہ علیحدہ تعزیتی ریفرنس کا اہتمام بھی کیا جو آبروئے صحافت جناب مجید نظامی صاحب کی صدارت میں انعقاد

Marfat.com

پذیر ہوئے۔ان پروگراموں میں بزرگانِ شرقپور شریف کے تحریک پاکستان میں کردار اور ان کی دینی اور ملی خدمات کو اجاگر کیا گیا۔

حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری ،حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری اور نبیرہ فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری آستانہ عالیہ شیر ربانی" وثانی لاثانی" اور فخر المشائخ" کے مشن کو جاری وساری رکھے ہوئے ہیں۔اور صاحبزادہ میاں محمد صالح سے ایسی ہی امیدیں وابستہ ہیں۔

صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری دو بار صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی نائب امیر منتخب ہوئے اور ضلع شیخوپورہ کے چیئر مین زکوٰۃ کمیٹی بھی رہے صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری رکن قومی اسمبلی اور ضلع ناظم شیخوپورہ کے طور پر خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

فخر المشائخ" کے وصال کے بعد آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی دینی ،ملی خدمات کو سراہتے ہوئے ایوانِ تحریک کارکنان پاکستان میں ایک بے مثال تقریب منعقد ہوئی جس میں تحریک پاکستان میں بزرگان شرقپور شریف کی خدمات کو سراہتے ہوئے ایک گولڈ میڈل آستانہ عالیہ کے نام دیا گیا جس کو فخر المشائخ" کے پوتے حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی نے وصول کیا جو بزرگانِ شرقپور شریف کا تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کرنے کے عوض یادگار کے طور پر دیا گیا۔عقیدہ ختم نبوت کی بات ہو،نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کرنے کی بات ہو،یا تحریک پاکستان کا تذکرہ ہو آستانہ عالیہ شیر ربانی وثانی لاثانی" کے اَن مٹ نقوش ہمیں ہر جگہ ہر مقام پر دِکھائی دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عزوجل اس آستانہ عالیہ کو مزید عروج عطا فرمائے۔آمین

Marfat.com

نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

محمد ارشد شیخ

1970ء کا زمانہ تھا میرے والد محترم حاجی غلام حیدر صاحب (مرحوم) مجھے حضرت صاحبزادہ پیرومرشد فخر المشائخ قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے پاس لے گئے اور عرض کیا حضرت برخوردار کاروباری سلسلہ میں پریشان ہے دعا فرمایئے رب کریم کوئی راستہ وسیلہ بنائے۔ (آمین)

میرے مرشد پاک نے ارشاد فرمایا کہ آپ ڈاکٹر پروفیسر بشیر احمد صدیقی صاحب کے پاس چلے جائیں ان سے مشورہ کریں اور فائنل کر کے آئیں پھر دعا ہم کریں گے۔ انشاء اللہ رب مہربانی فرمائے گا۔ حضرت صاحبؒ کی ہدایت کے مطابق ماموں جان کے گھر صبح چلے گئے اور حضرت صاحبؒ سے ملاقات تفصیلاً بتائی کافی (Discussion) کے بعد آپ نے مشورہ دیا کہ ارشد تم ادویات (انگریزی) کا کام کرلو۔

تینوں حضرت صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؒ نے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا ارشد بیٹے تم پشاور چلے جاؤ اور وہاں ڈیرے لگالو۔ پھر مرشد پاک کے حکم کے مطابق ماموں جان کی زیرِ نگرانی لاہور کی ایک کمپنی میں کام سیکھا اور اپنا کام شروع کیا اور پشاور میں 1970 میں ایک دکان لی۔ پھر دوسری لی شروع میں بہت مخالفت ہوئی۔ پھر مرشد پاک کی نظر کرم تھی کہ سارے راستے رب کریم نے آسان فرمائے۔ مرشد پاک کے نظر کرم اور دعاؤں سے رب نے وہ کچھ عطا فرمایا جو میری سوچ سے بھی بڑھ کر ہے۔

والدہ محترمہ کے ساتھ ایک دفعہ براستہ جڑانوالہ شرقپور شریف آرہے تھے۔ راستے میں کسی جگہ بس خراب ہوگئی اور کافی اندھیرا چھا گیا۔ والدہ نے کہا (میں بہت چھوٹا تھا) بیٹے

Marfat.com

ڈرائیور سے کہو کہ ہمیں شرقپور شریف بڑے اڈے پٹرول پمپ پر اُتارے لیکن بس والے نے گھاٹ والے سٹاپ پر ہی اُتار دیا سخت اندھیرا تھا۔ بس ہمیں چھوڑ کر جا چکی تھی سڑک پر ہُو کا عالم تھا۔ سڑک کی دوسری جانب گنّے کے بڑے بڑے لہلہاتے کھیت تھے۔ اندر سے کسی کے چلنے کی آواز آئی۔ والدہ صاحبہ نے کہا ارشد بیٹے ہوشیار کوئی آ رہا ہے ذرا سنبھل کر بات کرنی ہے۔ میں نے عرض کیا جی بہتر۔ اتنی دیر میں دو گھوڑ سوار سفید براق سفید لباس پُر نور چہرے اور سفید عمامے نمودار ہوئے۔ آتے ہی ارشاد فرمایا بیٹے کہاں جانا ہے میں نے فوراً ہی عرض کیا میاں صاحب کے گھر جانا ہے۔ فیصل آباد سے آئے ہیں۔ ارشاد ہوا ہمارے پیچھے پیچھے چلے آؤ شہر کے نزدیک ریوڑی والا دروازہ کے قریب پہنچ کر فرمایا: یہاں ایک پانی کا جوہڑ ہے جہاں کافی عرصہ سے پانی کھڑا ہوا ہے۔ لہذا آپ خیال سے آنا دروازے کے قریب جیسے ہی ہم ماں بیٹا پہنچے میری والدہ صاحبہ نے فرمایا: ان کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے جیسے ہی پلٹ کر شکریہ ادا کرنا چاہا وہ دونوں نورانی ہستیاں غائب ہو چکی تھیں۔ جب ہم میاں صاحبؒ کے گھر اُن کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق پہنچے تو سب نے یہی فرمایا۔ یہ دو نوں بزرگ دونوں بھائی آپ کو چھوڑنے آئے تھے۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو ان کی زیارت نصیب ہوئی۔

حضرت صاحبؒ اکثر محفل میں مجھے فرمایا کرتے تھے مندرجہ بالا واقعہ بیان کرو حضرت قبلہ پیرو مرشد اکثر لوگوں سے انجانے میں ایسے کام لے لیا کرتے تھے کہ انھیں خبر ہی نہ ہوتی جیسے آپؒ نے مجھ ناچیز کو حکم فرمایا کہ تم پشاور جا کر ڈیرے لگا لو۔ مجھے کچھ خاص سمجھ نہ پڑی۔ اس کو کاروباری حکمت عملی سمجھا لیکن بعد میں معلوم ہوا جب حضرت صاحبؒ نے ارشاد فرمایا فلاں پیر صاحب کے پاس جا کر میرا پیغام دو کبھی فلاں پیر صاحب کے پاس جا کر میرا

Marfat.com

رابطہ کرواؤ۔ مختلف اوقات میں مختلف بزرگوں اور علماء کرام سے رابطے کا حکم دیتے اور حال احوال لیتے رہتے۔

جب کبھی پشاور تشریف لاتے میرے غریب خانے پر قیام فرما کر مجھے عزت بخشتے پھر مختلف بزرگوں اور علماء سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے۔ مجھے ہمراہی کا شرف حاصل ہوتا۔ مختلف اوقات میں میرے ذریعے کتب بھجواتے۔ یوں ایک طرح سے میں آپؒ کا سفیر تھا اور خدمت کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ ایک دفعہ عید پر عید ہوگئی۔ وہ اس طرح کہ عید الاضحیٰ سے دو روز قبل پیرومرشد حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کا فون آیا۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا ارشد میں عید پر تمھارے پاس آرہا ہوں۔ عید کی نماز تمھارے پاس ہی پڑھوں گا۔

ماشاءاللہ میری تو خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا بے حد خوش ہوا اور اپنی قسمت پر ناز کرنے لگا رب کا شکر کرنے لگا۔ حضرت صاحبؒ کے مریدین جوق در جوق دُور دُور سے پیر صاحب کو ملنے کے لئے آتے رہے۔

سبحان اللہ رب کریم میرے مرشد پاک خود بروز عید میرے پاس تشریف لا رہے تھے۔ اے رب کریم تیرا جس قدر شکر ادا کروں کم ہے۔ حضرت صاحبؒ نے ارشاد فرمایا۔ ایک بیل لے لینا: عرض کیا حکم کی تعمیل ہوگی۔ کچھ دیر بعد فون آیا ایک بیل اور لے لینا۔ میں نے عرض کیا: انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا۔ دوسرے دن عید سے ایک روز قبل فون آیا ایک اونٹ بھی لے لینا۔ دو بیل خوبصورت موٹے تازے لے کر باہر باندھ دیئے۔ اب اونٹ کی تلاش میں نکلا بہت کوشش اور جدوجہد کے باوجود نہ مل سکا۔ صبح عید تھی پھر حضرت صاحب سے عرض کی حضور اونٹ نہیں مل سکا۔ اگر اجازت ہو تو ایک بیل اور لے لوں۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے۔

Marfat.com

یہاں ایک بات قابل ذکر ہے حضرت صاحب میرے ساتھ حساب کرلیا کرتے تھے اور اگر میں کہوں کہ میری طرف سے ہے تو آپؒ فرماتے بیٹے اپنی طرف سے تھوڑا سا حصہ ڈال دو۔ عید الاضحیٰ صبح کی فلائیٹ سے آپؒ پشاور تشریف لائے۔ میں ائرپورٹ پر تھا اور گھر آ کر وضو کر کے مولوی گل فقیر مسجد نماز عید ادا کی۔

پھر آپؒ نے قربانی کے لئے پوچھا کیا پروگرام ہے۔ آپؒ نے خود ہی جواباً ارشاد فرمایا کہ حاجی آباد شاہ عالم چارسدہ روڈ جامعہ مسجد شیر ربانی ؒ و دارالعلوم چلتے ہیں۔ وہیں قربانی کریں گے۔ آپؒ نے پوچھا تین بیل ہیں اس کا کیا مشورہ ہے۔ میں نے گل محمد مرحوم سے مشورہ کر کے آپؒ کی خدمت میں عرض کیا حضرت صاحب اگر آپ اجازت دیں تو ایک بیل پیر شیخ گل صاحب کو اور ایک بیل پیر رحمت ڈاک اسما پر خیل کو بطور عید الاضحیٰ قربانی بطور تحفہ آپ کی طرف سے بھجوا دیتے ہیں اور ایک قربانی حاجی آباد میں کر لیتے ہیں۔

آپؒ نے اس تجویز کو بہت پسند فرمایا۔ فوری طور پر انتظام کر کے دو الگ الگ گاڑیوں میں دو بندوں کے ہمراہ بمع حضرت کے پرچہ کے روانہ کر دیئے گئے جو صاحبان مبارک نے بخوشی قبول فرمائے۔ تیسرا بیل حضرت صاحب نے مجھے حکم فرمایا تم چھری چلاؤ اور گوشت تقسیم کرو۔ گوشت کو ڈھانپ کر رکھنا بمطابق ارشاد حضرت میاں صاحبؒ کے قربانی کے گوشت کو ڈھانپ کر رکھا اور ختم شریف پڑھ کر خوب فراخدلی سے سب گاؤں کو تقسیم کیا گیا۔ گوشت تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ اس قدر برکت (سبحان اللہ)۔

پھر سب کو بار بار تقسیم کیا جو بچ گیا وہ آخر میں نزدیک ایک افغان کیمپ میں تقسیم کروایا۔ جب کسی چیز کو اللہ والوں سے نسبت ہو جاتی ہے تو اس میں فیوض و برکات بہت بڑھ جاتے ہیں۔

Marfat.com

ایک بار آپؒ پشاور تشریف لائے کچھ ضروری امور کی انجام دہی کے بعد دوسرے دِن اسلام آباد تشریف لے گئے ان دنوں F-9 پارک کی جامع مسجد شیر ربانیؒ زیر تعمیر تھی اور اپنی نگرانی میں تمام کام کروا رہے تھے۔ جاتے وقت آپؒ نے ارشاد فرمایا ارشد پرسوں جمعہ ہے۔ تم نے اسلام آباد آنا ہے۔ میں نے عرض کی بہتر حضور۔ عین جمعہ کے دن 1:00 بجے مجھے میرے بیٹے کا فون آیا کہ فلاں ایمرجنسی ہوگئی ہے۔ آپ کو تین بجے کی فلائیٹ سے ابھی کراچی جانا ہے۔ میں نے بہت منع کیا لیکن اس نے اپنی مجبوری بیان کی اور کہا کہ آپ ہفتہ کو سیدھا اسلام آباد چلے جایئے گا نہایت مجبوراً مجھے ماننا پڑا۔ جب کراچی پہنچا تو میرا کوئی کام نہ ہوا۔ ہفتہ کو تقریباً عصر کے وقت حضرت صاحب کی خدمت میں نہایت شرمندہ حاضر ہوا۔ دیکھتے ہی آپؒ نے فرمایا تمھیں تو اسلام آباد آنے کو کہا تھا تم کراچی چلے گئے، کام تمھارا کوئی بھی نہیں ہوا اللہ خیر کرے۔ اگلی دفعہ جاؤ گے انشاء اللہ ہو جائے گا۔

اس طرح کے بیسیوں واقعات ہیں کہ جب اللہ والوں کی بات نہ مانی جائے تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اسلام آباد F-9 پارک جامع مسجد شیر ربانیؒ کی تعمیر میں حضرت صاحبؒ کے بہت مریدوں نے حصہ لیا۔ مجھ عاجز سے بھی حضرت صاحبؒ نے کچھ کام لیا جس پر جس قدر فخر کیا جائے کم ہے۔ چھاٹ سے سیمنٹ بھجوانا بہترین اینٹ کے ٹرک بھجوانا چپس اعلیٰ کوالٹی، ماربل وغیرہ جو کچھ آپؒ نے حکم فرمایا تعمیل کر کے فخر محسوس کیا۔ اکثر میاں صاحبؒ قبلہ محفل میں ارشاد فرماتے کہ ارشد صاحب ادویات کا کام کرتے ہیں لیکن حسب ضرورت اینٹیں چپس، ماربل اور سیمنٹ وغیرہ بھی لے کر بھجوا دیتے ہیں۔ بندہ تو عاجز کسی قابل نہیں لیکن یہ پیرو مرشدؒ کا کمال تھا جس سے چاہتے جس طرح کا چاہتے کام لیتے تھے۔

ایک مرتبہ پیر شیخ گل صاحب آف لنڈی کوتل کی دعوت پر آپؒ تشریف لائے اور

Marfat.com

میرے غریب خانے پر قیام فرما کر مجھے عزت بخشی۔ علی الصبح جب میں نے حسب توفیقِ پُر تکلف ناشتہ لگایا تو آپؒ نے فرمایا! بیٹے میرے لئے قہوہ بنواؤ۔ آپؒ کی محبت اور شفقت کا ایک ایک لمحہ نا قابل فراموش ہے۔ میں نے پشاوری رواج کے مطابق روغنی نان آپؒ کے سامنے رکھا اور پلیٹ میں ڈونگے سے بالائی ڈال کر رکھی لیکن آپؒ نے فرمائش قہوہ کی فرمائی۔ قہوہ آ گیا آپؒ نے فرمایا قہوہ کپ میں ڈالو چینی کم اور نیچے سے سادہ نان نکالا اور اس میں ڈبو کر تناول فرمایا۔ میں نے عرض کیا کچھ تو اور لیجیے ارشاد فرمایا پریشان نہ ہو یہ سب ادھر دیوار کے ساتھ رکھ کر اوپر سے ڈھانپ دو ابھی کچھ دیر میں کچھ مہمان آ رہے ہیں۔ ان کی مہمان نوازی کرنا انشاء اللہ تمھاری سب چیزیں تمھاری خواہش کے مطابق استعمال ہو جائیں گی۔ ایسا ہی ہوا تھوڑی دیر میں چند دوست حضرت پیر و مرشد قبلہ میاں صاحبؒ کو ملنے آئے اور آپؒ نے مجھے اشارہ کیا اور حکم کی تعمیل ہوئی ان کے کھانے کے بعد دعا ہوئی۔

حضرت میاں صاحبؒ کے صاحبزادگان بھی ہمراہ تھے حضرت قبلہ میاں صاحب نے ارشاد فرمایا آپ کو سیر کرواتے ہیں آیئے تشریف لائیں انہوں نے اپنی گاڑی پر ہمیں بٹھا لیا پہاڑ کی اُس چوٹی پر لے گئے جہاں سے افغانستان نظر آ رہا تھا کچھ اور بھی سیر کروائی اور وہاں سے واپس آ کر عصر کی نماز ادا کی۔

اب حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے صاحب خانہ جناب محترم پیر شیخ گل محمد صاحب سے واپسی کی اجازت چاہی، لیکن صاحب خانہ نے اپنے پیارے مہمان کو جانے کی اجازت نہ دی اور بار بار رکنے کے لیے اصرار کیا۔ محبت کی یہ باتیں بہت دیر تک ہوتی رہیں۔

بزرگوں کے حوالہ جات کے ساتھ اور ہم رفقاء سنتے رہے اور آخر صاحب خانہ نے

Marfat.com

اپنے مہمان حضرت میاں صاحبؒ کو ایک رات کے قیام کے لئے منا لیا۔ کمروں میں بستر تیار تھے مغرب کی نماز کے بعد رات کا کھانا کھایا۔ عشاء کے بعد فوراً سونے کا حکم ہوا اور رات دو بجے آپؒ حسب معمول اُٹھے۔ ناشتے کے بغیر کیسے جانے دے سکتے تھے صبح پُر تکلف دستر خوان لگا لیکن آپؒ نے حسب عادت قہوہ اور نان ہی پسند فرمایا دیگر افراد نے حسب ضرورت لیا۔

صبح آٹھ بجے صاحب خانہ کی محبتوں اور دعاؤں سے پشاور سے روانہ ہوئے۔ مجھے حضرت صاحبؒ کے ساتھ کئی دفعہ لنڈی کوتل کے سفر کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ میں گاڑی چلا رہا تھا اور آپؒ اگلی سیٹ پر تشریف فرما تھے گفتگو کا سلسلہ جاری تھا۔ بچپن سے آپؒ کے سامنے بڑا ہوا ہوں۔ میرے والد محترم حاجی غلام حیدر مرحوم نے 1984ء میں وفات پائی۔ حضرت ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید خاص تھے اور اسی طرح میرے دادا جان مرحوم محترم فضل الٰہی شیخ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید خاص تھے۔ میرے مرشد پاک نے ارشاد فرمایا: ارشد! میں نے دیکھا کہ تم نے پوری زندگی محنت کی ہے۔ میں نے فوراً عرض کی حضور محنت تو گدھا بھی بہت کرتا ہے مجھے تو آپ کی دعاؤں کا وسیلہ ملا ہے۔ دین اور دنیا دونوں سے رب نے سرفراز فرمایا ہے۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا ہاں بھئی عاجزی اللہ کو بہت پسند ہے۔

پھر میں نے لنڈی کوتل جاتے ہوئے راستے میں آپؒ سے عرض کیا حضرت صاحبؒ مجھ عاجز کو کچھ سبق ارشاد فرمایئے آپؒ نے فرمایا جو پہلے سبق بتایا ہوا ہے اس کی پابندی کرتے رہو۔ عرض کیا جی انشاء اللہ آپؒ نے فرمایا تو پھر سنو آج کا سبق ذرا مشکل ہے کر لو گے؟ میں نے عرض کیا حضور انشاء اللہ کوشش کروں گا۔ ارشاد فرمایا شکر کیا کرو اور صبر کیا کرو۔

Marfat.com

قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کے مطالعہ کے دوران رب کریم کا حکم بھی یہی ہے۔ پڑھنے اور دیکھنے میں یہ تو بہت آسان لگتا ہے لیکن عملی زندگی میں جب اس کو اپنے اوپر لاگو کرو تو احساس ہوتا ہے اصل صورت حال کس قدر کٹھن ہے۔ اللہ پاک توفیق دے کوشش جاری ہے۔

ایک مرتبہ قبلہ محترم پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی جو کہ اس وقت ممبر صوبائی اسمبلی بھی تھے پشاور میرے غریب خانے پر تشریف لائے اور صبح لنڈی کوتل جانے کے لیے فرمایا۔ رمضان المبارک تھا۔ جناب پیر طریقت رہبر شریعت حضرت نور الحق قادری صاحب نے اپنے مہمان کا استقبال کیا۔ وہ بھی ان دنوں ممبر اسمبلی تھے مہمان نے صرف ملاقات کے بعد اجازت چاہی۔ میزبان نے ہرگز جانے نہ دیا بلکہ ایک دعوت پر ماربل فیکٹری میں جا رہے تھے جو کہ ان کے قریبی رشتے دار کی تھی۔ ہمیں بزور ساتھ لے گئے وہاں ماشاء اللہ 400 سے 500 افراد کی افطاری تھی۔

افطاری کے فوراً بعد نماز مغرب کا اہتمام تھا۔ نماز مغرب کی فراغت کے بعد حضرت صاحبزادہ قبلہ محترم میاں سعید احمد شرقپوری سے کہا گیا آپ یہاں تشریف رکھیں لیکن آپ نے توقف فرمایا اور ہاتھ کے اشارے سے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ جب تک وہ نماز پڑھتا رہا آپ کھڑے رہے کیونکہ جائے نماز پر خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ شریف کے مینار کی تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ آپ کا فرمان تھا یہ جائے نماز زمین پر بچھی ہوئی ہے اور میں اوپر بیٹھ جاؤں یہ قطعاً ممکن نہیں ہے۔ جب وہ صاحب نماز سے فارغ ہوئے جائے نماز اُٹھائی گئی تو آپ تشریف فرما ہوئے۔ جب حضرت پیر نور الحق صاحب تک یہ بات پہنچی تو آپ نے نہ صرف اس آدمی کو تلقین فرمائی کہ ایسی جائے نمازوں جن پر کعبہ شریف یا مدینہ شریف کے میناروں کی تصاویر ہوں ان پر نمازیں نہ پڑھیں۔ کبھی

Marfat.com

غفلت میں بھی ان پر پاؤں آجاتا ہے اور بے ادبی ہوتی ہے۔ سادہ جائے نمازوں کا استعمال کیا کریں۔

کھانے کا بہت پُر تکلف انتظام تھا۔ صاحب خانہ نے بہت عزت افزائی کی مہمانوں کا تو ویسے ہی یہاں بہت عزت واحترام کیا جاتا ہے۔ پھر ہم تو پیر صاحب کے مہمان خاص تھے۔ حضرت پیر نور الحق قادری صاحب نے رات قیام کرنے کو بہت اصرار کیا لیکن حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے بہت ضروری مجبوری بیان کر کے اجازت چاہی۔ پھر جناب پیر نور الحق قادری صاحب ہمیں اپنی گاڑی میں پشاور تک چھوڑنے آئے۔ اسی رات حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد صاحب لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

کرامات حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ

2005ء کی سخت سردیاں تھیں۔ مجھے پہلا اٹیک لقوہ کا ہوا۔ CMH پشاور میں ICU میں 12 روز گزارے۔ انہوں نے کہا مریض کو بڑے ہسپتال میں لے جائیں اور مجھے RMI (رحمان میڈیکل انسٹی ٹیوٹ) لے جایا گیا اور پندرہ روز ICU وارڈ میں رکھا گیا اور میرا کیس قومے میں چلا گیا۔ پشاور کے مشہور ڈاکٹر ممتاز خان اور ڈاکٹر طارق ہاشم سب نے دماغی اپریشن کا کہا اور پہلا کام چھوٹا اپریشن کر کے کچھ مواد نکال کر ٹیسٹ کروانا تھا۔

اس کے لئے بھی کان کے اوپر دماغی کھوپڑی کا کھولنا ضروری تھا۔ اب یہ تو ڈاکٹر حضرات ہی جانتے ہیں لیکن (Biopsi Test) لازم تھا۔ دو مرتبہ سی ٹی سکین کروایا اور دو مرتبہ MRI کروایا Clot موجود تھا۔ اسلام آباد میں ڈاکٹر خلیق الزمان صاحب سے رابطہ کیا انہوں نے بھی سرجری کا فوری مشورہ دیا۔ سب ہسپتالوں سے ایک ہی مشورہ سرجری

Marfat.com

کا ملا۔ لاہور جنرل ہسپتال کے ڈاکٹر بشیر سے بھی چیک اپ کروایا۔ مختصر یہ ہے کہ سرجری کے بغیر چارہ نہ تھا۔ اور میں کسی حالت میں بھی سرجری نہیں کروانا چاہتا تھا۔ ایک تو اس شعبے سے تعلق رکھنے والے سبھی یہ جانتے ہیں کہ ہیڈ سرجری میں بہت کم اپریشن کامیاب ہوتے ہیں۔ Expiry کے Chances زیادہ اور Damage ہونے کے مواقع بھی کافی زیادہ ہوتے ہیں۔ میں اللہ توکل بندہ ہوں فزیشن ڈاکٹر کا علاج اور سب سے بڑھ کر روحانی علاج پر یقین رکھتا ہوں۔ میرے لئے میرے پیرو مرشد کی دعائیں بہت عظیم سرمایہ ہیں۔

میرے بیٹوں نے چپ چاپ خاموشی سے ڈاکٹر خلیق الزمان سرجن سے عید الاضحٰی سے 3 روز بعد کا ٹائم لے لیا۔ سرجری کے لیے انہوں نے اپنی محبت میں یہ کام کیا کہ اپنے والد محترم کا علاج کروایا جائے کسی طرح وہ ٹھیک ہو جائیں کیونکہ نہ تو ہاتھ پاؤں کام کرتے تھے بلکہ دو آدمی پکڑ کر باتھ روم لیجاتے تھے۔ ہاتھ اس قابل نہ تھے کہ طہارت کر سکوں کیا حالت ہوگی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اشاروں سے نماز کی ادائیگی کی جاتی تھی۔ کھانا بھی کوئی کھلاتا تھا۔ اس حالت کو دیکھ کر بچے روتے تھے۔ ان کی والدہ پہلے ہی 2002ء میں وفات پا چکی تھی۔ اپنے والد کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے۔

ایک دن اچانک جب سرجری کا ٹائم آیا تو کہنے لگے آئیے آپ کو راولپنڈی عزیز و اقارب سے ملوا لاتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر جب مجھے صورت حال کا معلوم ہوا تو میں نے فوراً اپنے بڑوں کی ایک میٹنگ ماموں جان نذیر احمد صدیقی صاحب کے گھر بلائی جن میں محترم رنگ الٰہی صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ میرا موقف واحد تھا (مجھے میرے مرشد پاک کے پاس شرقپور شریف لے جاؤ) پھر چاہے اپریشن کرو جو چاہے کرو۔ لیکن میری زندگی کی آخری

Marfat.com

خواہش فوری پوری کی جائے۔ میرے بڑوں نے میرے بیٹوں کو بڑے پیار سے راضی کیا اور فوراً ایک گاڑی منگوا کر چاروں اطراف سے باندھ کر پچھلی سیٹ پر ڈال کر میرے پیرو مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے پاس لے گئے۔ سب سے پہلے حضرت صاحب زادہ پیر طریقت رہبر شریعت میاں خلیل احمد صاحبؒ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ بے اختیار رویا کہ ''حضرت 4 نسلوں سے اس آستانہ عالیہ سے تعلق ہے کہاں جاؤں ہمیشہ فیض پایا ہے آج بھی امید لے کر آیا ہوں دعا فرمایئے۔'' آپؒ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کندھے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا خیر ہو جائے گی یہ سبق پڑھا کرو۔

اندر سے ایک شخص دوڑا آیا کہنے لگا آپ کا نام ارشد ہے۔ آپ پشاور سے آئے ہیں؟۔ آپ کو اندر حضرت صاحبؒ بلوا رہے ہیں۔ دو آدمیوں کے سہارے سے آپؒ کی خدمت میں آپؒ کے قدموں پر جا گرا۔ آنسو تھے کہ تھمتے ہی نہ تھے۔ مرشد نے اُٹھایا اور گلے سے لگا لیا۔ لفظ اُس کیفیت کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ میرے ساتھ میرا بیٹا اقبال بھی تھا۔ فرمایا فکر نہ کرو ٹھیک ہو جاؤ گے۔ اقبال سے مخاطب ہو کر کہا ''ایک ماہ تک اس کا اپریشن نہیں کروانا ادویات جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ بعد یہ خود گاڑی چلا کر آئے گا۔''

بابا حیات مرحوم بھی موجود تھے۔ آپ نے دربار والی کھوئی سے پانی منگوا کر دم کر کے دیا اور فرمایا جاؤ انشاء اللہ خیر کرے گا۔ ہم آپ سے اجازت لے کر اسلام آباد سے پشاور آئے۔ بخدا صرف چند ہی دنوں میں میری انگلیاں، پھر ہاتھ، پھر کہنیاں پھر یکے بعد دیگرے جسم کے دوسرے اعضاء نے کام کرنا شروع کر دیا۔ پھر میں اللہ کے فضل و کرم سے اور مرشد پاک کی دعاؤں سے ٹھیک ہو کر ایک ماہ بعد خود گاڑی چلا کر شرقپور شریف میں حاضر خدمت ہوا تو وہاں لوگوں نے کہا دیکھو فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب کی زندہ

Marfat.com

کرامت چلی آ رہی ہے۔ آپؒ نے فرمایا تھا ایک ماہ بعد خود گاڑی چلا کر آئے گا فالج کا مریض جو کل تک معذور تھا۔ آج بزرگوں کی کرامت کی وجہ سے گاڑی چلا کر آ رہا ہے۔

کچھ عرصہ بعد میں ڈسپنسری شرقپور شریف میں ڈاکٹر فقیر حسین صاحب کو ساتھ لے کر جو جنرل ہسپتال لاہور میں بھی کام کرتے ہیں جنرل ہسپتال ڈاکٹر کیپٹن بشیر احمد صاحب کے معائنے کے لئے گیا۔ ان کے کہنے پر دوبارہ MRI کروائی تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آپ کے دماغ میں Clot نہیں ہے جو پہلے تھی۔ یہ میرے مرشد پاکؒ کی دعا کا نتیجہ ہے۔ یہ بزرگوں کی کرامت ہے۔ میرے دوست فقیر حسین صاحب اس بات کے گواہ ہیں آج ربّ کریم کا شکر عظیم ہے میں مرشد پاکؒ کی دعاؤں سے بالکل ٹھیک ہوں چلتا پھرتا ہوں ہاتھ پاؤں ٹھیک حرکت کرتے ہیں۔ رب کریم تیرا جس قدر شکر ادا کروں کم ہے۔

ایک دفعہ صبح تقریباً 9:30 بجے پشاور اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک مرشد پاکؒ دُکان پر تشریف لائے۔ میری خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ میں نے کرسی پیش کی میری دکان کے دو در ہیں آپؒ نے ارشاد فرمایا اندر چٹائی بچھا دو۔ فوراً حکم کی تعمیل کی۔ میں نے ناشتے کے لئے لڑکے کو کہا روایتی ناشتہ منگوانے کی پوری کوشش کی۔ بالائی، روغنی نان، قہوہ اور چائے کی الگ الگ چینک منگوائی۔ جب حضرت صاحبؒ کے ساتھ بیٹھے تو آپ نے فرمایا ارشد تم بھی لو تو بخدا مجھے اسی وقت فجر کے وقت کی خواب یاد آ گئی کہ مرشد پاک کے ساتھ دکان میں چٹائی پر بالائی کے ساتھ ناشتہ کر رہا ہوں۔ یہ آپ کی توجہ نظر کرم ہی کہوں گا کہ آپؒ نے آنے سے قبل ہی مطلع کر دیا۔

ایک دفعہ اسلام آباد F-9 شیر ربانی مسجد میں حضرت شیر ربانیؒ کا عرس مبارک تھا۔ میرے ساتھ پشاور سے بارہ افراد تھے جن میں مولانا خلیل الرحمان گل وزئی، جناب گل محمد

Marfat.com

صاحب بھی تھے۔ اختتام لنگر شریف کے بعد چائے کا موڈ بنا اور ہم پشاوریوں کو تو ویسے ہی چائے کا زیادہ شوق ہوتا ہے۔ ہم سب مسجد کے باہر کھڑے تھے۔ گل محمد صاحب نے کہا چائے کا اب کس طرح انتظام کیا جائے ممکن نہیں ہے۔ اتنی دیر میں ایک شخص اندر سے دوڑا ہوا آیا اور آکر بولا پشاور والوں کو حضرت صاحب بلا رہے ہیں۔ ہم سب اندر آپ کی طرف دوڑے پہنچے تو آپؒ نے قریب بٹھا کر فرمایا گل محمد آپ سب پیر بھائیوں کے لئے چائے کا انتظام کرو! جاؤ جلدی کرو۔ ہم باہر آئے اور مولا خلیل الرحمان نے فرمایا تم نے ہی کہا تھا۔ اب تم کو ہی آپ نے فرمایا ہے لہذا بندوبست کرو۔ وہ ٹیکسی پر گیا اور چائے کا انتظام کر کے لایا اور چائے بنائی اور سب کو پلائی۔ یہ ہے کرامت، اندر حضرت صاحب کو کس نے اطلاع دی تھی! یہ کشف تھا۔

2002ء کی بات ہے پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہوا عصر کا ٹائم تھا۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا ارشد آج رات تم میرے پاس یہاں پر قیام کرنا۔ میں خاموش رہا۔ ایک گھنٹے بعد عرض کی حضور میری بیوی کے انتقال کے بعد مکان کے کاغذات کے لئے بریگیڈیئر صاحب سے ٹائم لیا ہوا ہے صبح کورٹ جانا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کورٹ صبح جانا ہے آپ کو صبح صبح روانہ کر دیں گے۔ رات کو ایک کارخانہ دار سے بھی میٹنگ تھی۔ کچھ دیر بعد میری عقل نے کام نہ کیا۔ میں نے پھر دوبارہ عرض کیا حضرت صاحب اجازت فرمائیں آپؒ نے غصے سے فرمایا اچھا خیر جا کے دیکھ لو۔ میں پھر بھی نہ سمجھا اور جب لاہور پہنچا تو کارخانہ دار نے ملنے سے معذرت کر لی جو کہ بہت فرماں بردار تھا یہ پہلی چوٹ تھی۔ صبح بریگیڈیئر صاحب نے بھی کام سے انکار کر دیا یہ دوسری چوٹ تھی۔ 12 بجے ایک تیسرے صاحب سے میٹنگ تھی انہوں نے کہا میں ایمرجنسی اسلام آباد جا رہا ہوں تین روز تک ملاقات ممکن نہیں۔ یہ تیسری چوٹ تھی بلڈ پریشر

Marfat.com

LOW ہو گیا ساکت ہو کر گر گیا۔ جب سمجھ آئی مرشد پاک کے قدموں میں حاضر ہو کر معافی مانگی۔ آپ نے فرمایا آج رات تم نے یہاں قیام کرنا ہے۔

میں نے عرض کی حضور غلام ہوں جیسے آپ کا حکم ہے۔ غلطی کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ آپؒ نے شفقت فرمائی اپنا کمرہ عنایت فرمایا۔ صبح فجر کے بعد ناشتہ کیا۔ چند ضروری امور کی انجام دہی کے لیے ارشاد فرمایا۔ رخصتی کے وقت فرمایا جلد ہی تیرے سارے کام رب کریم آستانے کے صدقے کر دے گا۔

میرے لیے آپؒ کی دعائیں سرمایہ حیات ہیں اور رب نے سارے کام مرشد پاکؒ کی دعاؤں کے طفیل کر دیئے۔ اس کا جس قدر شکر کروں کم ہے۔

Marfat.com

زیارتِ فخر المشائخؒ اور عطائے حکمت

حافظ یاسر نقشبندی مجددی

راقم الحروف شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ حضرت ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددیؒ، فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی کا اور سرزمین شرقپور شریف کا تذکرہ اکثر اوقات روحانی محافل میں علماء و مشائخ کی زبان سے سنا کرتا تھا اور کبھی کبھار ڈاکٹر محمد ندیم رانا مجھے ان بزرگوں پر تحریر کردہ کتابوں کا تحفہ بھی عنایت کرتے رہتے۔ اُن کتابوں میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کی کرامات پڑھ کر دل میں ایک کسک سی پیدا ہوتی کہ کبھی موقع ملا تو روحانیت سے بھرپور بزرگانِ دین کی خدمت میں ضرور حاضری کی سعادت حاصل کروں گا۔ جنوری 2013ء کو ایک روز ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی زیارت کے لئے جا رہا ہوں۔ تمھارا کیا پروگرام ہے۔ میں فوراً تیار ہو گیا کیونکہ میں نے علماء کرام سے سنا ہوا تھا کہ کسی اللہ کے ولی کی زیارت کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔

ہم دونوں شرقپور کی طرف روانہ ہو گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ہم آستانہ عالیہ شرقپور شریف پر پہنچے۔ میں بہت خوشی محسوس کر رہا تھا کہ میں ایک باعمل صوفی کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ ایسے کامل صوفی زمانے میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتے۔

حضرت میاں صاحبؒ کی رہائش گاہ پر حاضر ہوئے تو باہر بابا غفور نے ڈاکٹر صاحب سے کہا جلدی آئیں میاں صاحب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مجھے مہمان خانے میں بٹھا کر خود میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب کچھ دیر بعد باہر آئے اور مجھ سے کہا تم بھی زیارت کے لئے اندر آجاؤ۔ میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب پہلی نظر آپؒ کے چہرے مبارک پر پڑی تو مجھے خدا یاد آ گیا۔ علالت کے باوجود آپؒ بڑی شفقت سے ملے۔ علیل ہونے کے سبب آپؒ نے زیادہ گفتگو نہ فرمائی بس ہمارے حق میں دُعا فرمائی اور اجازت مل گئی۔

کچھ دنوں کے بعد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا تو آپؒ کی خدمت میں شیراز فیض بھٹی (ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ) اور ڈاکٹر محمد ندیم رانا بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں ادب کے ساتھ دوزانو ہو کر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ میاں صاحبؒ نے فرمایا ان سے پوچھو یہ کہاں سے آئے ہیں تو شیراز فیض بھٹی صاحب نے میاں صاحب کو بتایا یہ ڈاکٹر صاحب کے خالہ زاد بھائی ہیں اور باغبانپورہ میں رہتے ہیں۔ آپؒ نے پوچھا یہ کیا کام کرتے ہیں؟ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ شادی اور مہندی کی رسم ادا کرنے کے لئے سجاوٹ کا کام کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں حضرت میاں صاحبؒ فرمانے لگے یہ تو حکیم صاحب ہیں، یہ تو حکمت جانتے ہیں یہ تو حکیم صاحب ہیں، ان الفاظ کو حضرت میاں صاحبؒ نے تین دفعہ دہرایا اور مجھے حکمت عطا ہو گئی۔ جب کہ مجھے حکمت کا ایک لفظ بھی پتہ نہیں تھا۔ اُس دن کے بعد میں نے جس مریض کو بھی دوا دی اللہ تعالیٰ نے اُس کو شفاء دی۔

مجھے تو اس بات کا احساس تک نہ تھا کہ میاں صاحبؒ نے مجھے حکیم بنا دیا ہے۔ میں تو آپؒ کی زیارت کے لئے بڑی محبت وعقیدت سے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ دعا کے بعد ہم سب کو اجازت مل گئی لیکن میرے دل ناداں میں یہ خیال بار بار آرہا تھا کہ میاں

Marfat.com

صاحب مجھے اس محبت سے نہیں ملے جس عقیدت و محبت سے میں آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ شاید مجھ میں ہی کوئی کمی تھی یہ خیال مجھے گھر پہنچنے تک ستاتا رہا۔ اسی خیال کو میں نے درخواست بنا کر اپنے پیرومرشد حضرت بابا جی قاسم موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ دلوں پر تصرف رکھنے والے کامل صوفی تھے۔ شرقپور شریف سے واپس لاہور آ کر باقی دن کام کاج کی مصروفیت کے بعد گھر آ کر کھانا کھانے کے بعد سو گیا۔ تقریباً آدھی رات کے بعد حضور میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ میرے خواب میں تشریف لائے اور بڑی محبت اور شفقت سے فرمانے لگے: بیٹا بڑوں کی شکایت بڑوں کے آگے نہیں لگاتے۔ میں ظاہری طور پر علیل تھا، اس وجہ سے تمھاری چاہت کے مطابق تمھیں مل نہیں سکا۔ پھر فرمانے لگے آؤ میرے بیٹے سینے سے لگ جاؤ جتنا ملنا ہے مل لو۔ اس کے بعد حضرت میاں صاحبؒ نے بچوں کی طرح اپنے سینے مبارک سے لگایا اور میرے ماتھے سے بوسے لیے اور پھر فرمانے لگے: بیٹا اب تو کوئی شکوہ نہیں ہے۔ صبح جب نماز کے لئے اُٹھا تو میرے کپڑوں سے خوشبو آ رہی تھی۔

آج بھی جب میں شرقپور شریف میاں صاحبؒ کی حاضری کے لیے حاضر ہوتا ہوں تو مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ میاں صاحبؒ مجھ پر ویسے ہی شفقت و محبت فرما رہے ہیں۔ (سبحان اللہ)

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی مزارات پر حاضری

ماسٹر احمد علی شرقپوری نقشبندی مجددی

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت تھی اور آپ عشقِ نبی ﷺ سے سرشار و مخمور رہتے۔ اس لیے آپ نے روضہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ میں اپنی قیام گاہ ''رباط شیر ربانی'' کے نام سے قائم کی۔ آپؒ سال کا زیادہ تر وقت مدینہ منورہ، مسجد نبوی شریف میں گنبد خضری کے سائے تلے گزارتے۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''میرے مخدوم'' کے صفحہ نمبر 159 پر نبی کریم ﷺ کی مزارات پر حاضری کے بارے میں رقمطراز ہیں: رسولِ کریم ﷺ نے، جو انسانیت کے سب سے بڑے محسن اور معلم ہیں، ابوین کریمین کی قبور کی زیارت فرمائی۔ جب آپ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر اقدس پر تشریف لے جاتے تو جذبات سعادت سے آنسوؤں کی برسات امڈ آتی۔ حضور ﷺ شہدائے اُحد کی قبروں کی زیارت کے لیے بھی جایا کرتے۔ جہاں آپ ﷺ کے شفیق چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ کی قبر بھی موجود ہے اور آپ کی سنت کی پیروی کے حوالے سے جتنے بھی حجاج کرام حج اور عمرے کے لیے جاتے ہیں وہ بھی بڑے اہتمام سے شہدائے اُحد اور دوسرے شہدا کی قبروں پر جا کر اپنی دینی، دنیوی اور اخروی سعادتوں کے حصول کیلئے حاضری دیتے ہیں اور اپنے لیے روحانی سکون کی دعائیں کرتے ہیں۔ دینی علوم سے شغف رکھنے والے اہل علم و فضل میں شاید ہی کوئی ہوگا جسے اس بات کا علم نہ ہو کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کے مرقد مبارک کی زیارت کی۔ حضور ﷺ نے امت مسلمہ کو یہ تاکید فرمائی تھی کہ قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس سے تمہیں عبرت اور نصیحت حاصل ہوگی۔ مزارات کی زیارت میں فیض و برکت کے بے شمار پہلو ہیں۔ جسمانی، روحانی، ذہنی، قلبی۔ بہر حال یہ ایک طویل بحث ہے۔ کہنا صرف یہ ہے کہ امتِ مسلمہ میں صالحین کا معمول یہ رہا ہے کہ وہ بزرگوں کی زیارت کرنے کے لیے اکثر سفر کرتے رہے ہیں۔ اس کی ایک روشن مثال صاحبِ ''کشف المحجوب'' حضرت سیّد مخدوم علی ہجویری، حضرت گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی شاہکار تصنیف سے واضح ہے کہ انہوں نے بہت سے بزرگوں کے مزارات کے فیوض و برکات سے مستفید ہونے کی سعادت حاصل فرمائی۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا حجرہ اعتکاف آج بھی اس امر پر شاہد عادل ہے کہ انہوں نے حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے مستفید ہونے کا شرف حاصل کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''میرے مخدوم'' کے صفحہ نمبر 159۔163 پر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی مزارت کی زیارت کے بارے میں تحریر کرتے ہیں: ''میرے مخدوم و ممدوح حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ میں بزرگوں کی زیارت کا ذوق وشوق شروع ہی سے کارفرما تھا۔ آپ جب زیارت کے لیے عزم سفر کرتے تو بہت اصحاب بھی اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لیے ساتھ جانے کی درخواست کرتے۔ صورت ایک قافلے کی بن جاتی۔ بسوں کا انتظام ہوتا، باورچی کا اہتمام ہوتا، ضروری سامان خورد و نوش بسوں پر رکھ دیا جاتا اور پھر یہ قافلہ اپنی منزل پر پہنچ کر کچھ دنوں کے بعد واپس آ جاتا۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی '' کو بھی آپ کے ان مبارک سفروں میں سے بعض

Marfat.com

میں شمولیت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ لہٰذا ان مزارات میں سے فقط دو کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔ آپؒ نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جانے کا پروگرام بنایا۔ بسوں کا انتظام ہوا۔ احباب نے بھی شرکت کو غنیمت جانا۔ قافلہ جب اپنی منزل کو رواں دواں ہوا تو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذوق کی داد دیجیے کہ راستے میں آنے والے بزرگوں کے مزارات سے بھی روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے مختلف جگہوں پر قیام کیا۔ علاوہ ازیں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے شرف رفاقت میں متعدد جگہ مزارات کی زیارت کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ جن میں سے راقم الحروف کو چند ایک یاد ہیں:

1۔ حضرت شاہ مقیم رحمۃ اللہ علیہ، حجرہ شاہ مقیم
2۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، لاہور
3۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
4۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
5۔ حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ، کھڑی شریف
6۔ حضرت دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ، کھڑی شریف
7۔ حافظ ناصر رحمۃ اللہ علیہ، سموال شریف
8۔ حضرت بابا بلھے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، قصور
9۔ حضرت سلطان سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ، ڈیرہ غازی خان
10۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ، کوٹ مٹھن
11۔ حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ، کوٹلہ شریف

Marfat.com

12۔ حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ، باغبانپورہ، لاہور

13۔ حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ، باغبانپورہ، لاہور

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کی قبروں کی زیارت کرتے ہوئے یہ قافلہ اپنی منزل پر پہنچا۔ ضروری انتظامات کے بعد سارے احباب آپ کی زیرِ قیادت باوضو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دینے کے لیے پہنچ گئے۔ راقم الحروف کو وہاں ایک انتہائی پُر جلال منظر نظر آیا۔ ایک ہیبت کی کیفیت تھی۔ جاہ وجلال تھا۔ جسم سے پسینہ اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ جذب وشوق کی یہ کیفیت کچھ دیر طاری رہی۔ اس کے بعد اپنے خیمے میں واپس آ گئے۔ اس حوالے سے نمازوں کو بڑے اہتمام سے ادا کیا جاتا رہا۔ آپؒ نے چند دوستوں کو ساتھ لیا اور بستی سے باہر ایک ڈیرے پر تشریف لے گئے۔ مجھے بھی شرفِ رفاقت حاصل رہا۔ وہاں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت رکھنے والے ایک بزرگ کی زیارت ہوئی جو صاحب علم وفضل تھے۔ ان کا نام نامی حضرت غلام دستگیر ہے۔ انہوں نے آپؒ کا بے حد پُر تپاک خیر مقدم کیا اور کافی دیر حضرت میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تصوّف، روحانیت اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر گفتگو کرتے رہے۔ مجلس دعا پر ختم ہوئی اور ہم اپنے خیمے میں واپس آ گئے۔

ایک دفعہ آپؒ نے احباب کو ساتھ لے کر (جن میں راقم الحروف کو بھی شمولیت کی سعادت حاصل تھی) آزاد کشمیر کا عزم فرمایا۔ سب سے پہلے کھڑی شریف حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ سیف الملوک، رومیٔ کشمیر کے مزار پر حاضری دی۔ بڑا ہی روحانی سکون میسر آیا۔ بعد ازاں قافلہ وہاں سے روانہ ہو کر سموال شریف پہنچا۔ وہاں کسی عظیم ہستی کے مزار کے قریب ہی ایک مسجد تھی۔ احباب نے مسجد میں ہی ڈیرا لگا دیا اور حاضری دی۔ بے حد محظوظ ہوئے۔

Marfat.com

جہاں تک حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کا تعلق ہے۔آپؒ نے پشاور سے لے کر کراچی و کوئٹہ تک بہت سے مزارات کی زیارت فرمائی۔ بالخصوص سندھ میں واقع مزارات کی تفصیل فرمائی اور دِل میں یہ آرزو چٹکیاں لینے لگی کہ کبھی آپ کے ساتھ یہ مزارات دیکھنے کی سعادت ہو جائے۔راقم الحروف کو پھر کبھی یہ موقعہ میسر نہ آیا۔ہمارے مخدوم (حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) نے اندروں پاکستان بلکہ بیرون پاکستان عظیم بزرگوں کے مزارات کی حاضری کا شرف حاصل کیا۔

جوانی کا دور ایک عجیب دور ہوتا ہے جس میں دور دور تک پھیلی ہوئی کائنات، سبزہ لہلہاتے ہوئے درخت، ٹھنڈی ہوائیں، نئے نئے لوگوں سے ملاقاتیں اور میزبانوں کی ضیافت سے لطف اندوزی کا شوق ہوتا ہے۔بس جوانی کے اس دور میں راقم الحروف کی توجہ اس کے ظاہری پہلو پر مرکوز رہی اور اس کے باطنی اور روحانی پہلوؤں پر جو توجہ ہونی چاہیے تھی وہ حاصل نہ ہو سکی۔اصل میں اس کائنات ارضی میں دو نظام بیک وقت کارفرما ہیں۔ایک مادی اور دوسرا روحانی۔اگر تاریخ عالم کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں دنیا میں تین طبقے نظر آئیں گے۔ایک طبقہ وہ ہے جو مادی لذتوں اور آسائشوں میں کھو کر غرق دنیا ہو گیا دوسرا طبقہ وہ ہے جنھوں نے لذتوں اور آسائشوں کے حاصل کرنے والوں اور روحانی نظام سے آنکھیں بند کرنے والوں کے عبرتناک انجام کو دیکھ کر دنیا کی لذتوں سے بیزار ہو کر ترک دنیا کا راستہ اختیار کیا۔تیسرا طبقہ وہ ہے جنھوں نے انسان کو سیدھا راستہ دکھایا کہ یہ دُنیا عالم اسباب ہے۔لٰہذا مادی ترقی کے لیے ہمیں وسائل اختیار کرنے چاہیے۔لیکن ان مادی آسائشوں اور لذت کے حصول میں زندگی کے اصل مقصد یعنی روحانی سکون یا دوسرے لفظوں میں اپنے خالق و مالک کی رضا جوئی کو اور قرب کے حصول کو بھی نہیں بھولنا چاہیے۔یہ

Marfat.com

بحث بھی طویل ہے۔ بہرکیف عرض یہ کرنا ہے کہ جوانی کے اس دور میں زیادہ توجہ پہلی بات پر رہی۔ تاہم جیسے بچے کو گیند پھینک کر پکڑ کر واپس لانے کی تلقین کی جاتی ہے۔ بچہ گیند پکڑ کر واپس لاتا ہے۔ پھر از خود پھینکتا ہے اور پھر اس کو پکڑنے کے لیے دوڑتا ہے۔ بچے کو اس کھیل کی حکمت کا علم نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود چلنے پھرنے، دوڑنے سے اُسے نشوو ارتقاء کا حصول ہوتا ہے۔ اگرچہ بچہ اس کی حکمت سے بے بہرہ ہوتا ہے لیکن لاشعوری طور پر یہ عمل اس کی تربیت میں شامل ہو جاتا ہے۔ یونہی راقم الحروف کو بھی ان مختلف ثمرات سے بھی بہرہ ور ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ بیرونِ ملک اولیاء کرام اور مشائخ عظام کی مزارات کی زیارت کی سعادت حاصل فرمائی۔ راقم الحروف چند میں شمولیت کر سکا۔ لہٰذا مزارات کی زیارت سے بے حد محظوظ اور لطف اندوز ہوا۔ ان مزارات کے لیے عزم سفر رہے۔ فرحت وانبساط کی کیفیت مزارات پر حاضری کا روحانی فیض، احباب سے دلچسپ گفتگو کے مشاغل، مزارات پر بعض بزرگوں سے ملاقاتیں، دوران سفر مختلف ضیافتیں، یہ ایک طویل گفتگو ہے جس کا ذکر کرنے کا راقم الحروف متحمل نہیں ہو سکتا۔ اہل ذوق کے لیے فقط اشارہ ہی کافی ہے۔

جسٹس (ر) نذیر احمد غازی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بزرگان امت کی ارواح طیبات کے فیضان سے اپنی روحانی دنیا کو آباد رکھتے تھے۔ سید ہجویر مخدوم امم داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار گوہر بار پر نہایت ادب واحترام سے حاضری دیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر سال محرم میں مختلف اکابر اولیاء کے مزارات پر سالکین کی جماعت کے ساتھ حاضری دیا کرتے تھے۔ روحانی نسبتوں کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

ڈھونڈ ڈھونڈ کر قدیم بزرگوں کے مزارات پر ایسے حاضری دیا کرتے تھے گویا ان کی مجلس حضوری میں بالمشافہ حصول فیض کر رہے ہیں۔ مجھے ایک دن صاحبزادہ سید احسان گیلانی نے بتایا کہ کلر کہار میں حضور سیدی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے مزار پر ایک شخص کو مراقبہ کے عالم میں اس ادب سے روزانہ بیٹھا ہوا پایا گویا نقش بر دیوار یا کوئی وجود محبوبوں کی تجلّیات میں ساکت ہو گیا ہو۔ جب مَیں نے غور کیا تو وہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کتنی ہی روحانی داستانوں، قومی تاریخ کی حکایتوں اور جہدِ انسانی کے واقعات کا عنوان روشن ہیں۔ (ماہنامہ نوائے شرقپور شریف: اکتوبر 2013: ص 8)

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے 1998ء میں تاشقند کا سفر کیا۔ 9۔ اگست 1998ء کو حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ 10۔ اگست 1998ء کو حضرت عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دی۔ حضرت شاہ شمس الدین میر کلال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ آپ 12۔ اگست 1998ء کو طلحہ شیخ جامع مسجد گئے جہاں آپؒ نے اُس قرآن مجید کی زیارت کی جو سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی شہادت کے وقت تلاوت فرما رہے تھے (یہ قرآن مجید ہرن کی کھال پر لکھا ہوا ہے) اس قرآن مجید پر خون کے نشان موجود ہیں۔

آپؒ نے قرآن مجید کی زیارت کی اور ظہر کی نماز ادا کی۔ (روحانیت کی جستجو: از حاجی ملک محمد حیات: ص 18۔30)

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

تحریر: صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

میرے پیرومرشد اور والد گرامی بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی مظہر فیض شیر ربانیؒ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ 11 ستمبر 2013ء بمطابق ۴ ذیقعد ۱۴۳۴ھ بوقت نماز عصر اس جہان فانی سے مالک حقیقی کی طرف دائمی حیات کی وادی میں اُتر گئے۔ یہ زندگی تو ایک عارضی افسانہ ہے اصل زندگی اور حقیقی تو وہی ہے جو اس امتحان گاہ کے بعد شروع ہوتی ہے اور اس زندگی کی تو پھر کوئی انتہا ہی نہیں اس موت کے بعد پھر کوئی موت نہیں آج آپؒ کو ہم سے رخصت ہوئے ایک سال مکمل ہو چکا ہے مگر ان کی یادیں، ہدایات اور تبلیغی مصروفیات ایسے نظروں میں گھومتی ہیں جیسے آپ ابھی یہ بات کہہ رہے ہوں یا ابھی بلا لیں گے اور کوئی ہدایت ارشاد فرمائیں گے۔

میں نے اپنی اس تحریر کے آغاز میں سب سے پہلے میرے والد گرامی کا لفظ استعمال کرنے کی بجائے پیرومرشد کا لفظ استعمال کیا ہے جو میری اپنے پیرومرشد کے ساتھ عقیدت و محبت کا اظہار کر رہا ہے۔ یقیناً ایسے عظیم باپ کا بیٹا ہونا بہت بڑے فخر کی بات ہے لیکن میں زیادہ فخر اس بات پر کرتا ہوں کہ وہ میرے پیرومرشد بھی ہیں اور یہ کیفیت ہمیشہ میرے اُوپر طاری رہتی ہے اور آپؒ کی تمام حیات ظاہری میں ہمیشہ انہیں اپنے پیرومرشد کے طور پر دیکھا ہے اور اسی رشتے کو ہی مقدم جانا۔ گھر کے عام معاملات میں کوئی خدمت کرتے ہوئے اُسے اپنے پیر خانے کی خدمت ہی جانتا اور اپنے بھائیوں کی اولاد سے پیار محبت کرتے ہوئے اپنا بھتیجا سمجھنے سے زیادہ اپنے پیرومرشدؒ کے پوتے تصور کر کے محبت کی لہذا اس تحریر کا آغاز بھی اپنے پیرومرشدؒ کے لفظ سے کرنے کی عظمت جانی۔ آپؒ کی پوری زندگی آستانہ عالیہ شرقپور

Marfat.com

شریف کی خدمت اور تبلیغ اسلام میں صرف ہوئی۔ میں نے ہوش سنبھالتے ہی آپؒ کو دن رات تبلیغی معاملات میں مصروف عمل پایا۔ آپؒ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے اور تعلیمات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کو عام کرنے میں پورے ملک کے اندر قریہ قریہ، گاؤں گاؤں یوم مجدد الف ثانیؒ منانے کی تحریک شروع کی اور بیرون ممالک بھی آپؒ نے اس تحریک کو عام کیا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کو عام کرنے کے مشن کے ساتھ کہیں بھی کوئی آپؒ کو مدعو کرتا تو آپ بغیر کسی تکلف کے دعوت قبول فرماتے اور اپنی زرہ سے خرچ کر کے بھی وہاں پہنچ جاتے۔ اس تحریک کو عام کرنے کے لیے جہاں آپؒ نے ہوائی جہاز، ریل گاڑی، اور بسوں پر سفر کیا وہاں ایسے علاقوں میں بھی آپؒ تشریف لے گئے جہاں کوئی گاڑی جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ایسی جگہوں پر اگر آپؒ کو پیدل جانا پڑا تو وہ بھی آپؒ نے سفر کیے اور کہیں بیل گاڑیوں پر کئی کئی گھنٹوں اونٹوں پر ریگستانی علاقوں میں بھی اس تحریک کو پہنچا دیا اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کے اوپر ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں کتابیں مفت تقسیم فرماتے۔ آپؒ کی اس لگن کی بنیاد پر آپ کو تمام علماء و مشائخ بانی تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ قرار دیتے۔

شہنشاہ ولایت حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی پوری زندگی ترویج سنت، تبلیغ اسلام اور تحفظ سنت رسول ﷺ پر صرف ہوئی۔ آپؒ ساری زندگی میں آقائے دو جہاں ﷺ کی ہر سنت مبارکہ پر عمل پیرا ہوئے اور ہر کام کرنے میں اتباع سنت کو ملحوظ خاطر رکھتے اور اکثر مسلمانوں کو اس بات پر تنبیہ بھی فرماتے کہ آپ اپنے سچے نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے جھجک محسوس کرتے ہو مگر سکھوں کو دیکھو وہ تو اپنے گرو کی

Marfat.com

پیروی کرتے ہوئے کسی قسم کی جھجک اور شرم کو خاطر میں نہیں لاتے۔ آپؒ اپنے ہر ملنے والے کو سنت کے مطابق ڈاڑھی مبارک رکھنے اور سنت کے مطابق سادہ لباس پہننے کی تلقین فرماتے۔ اعلیٰ حضرت شرقپوریؒ کی انقلابی اور مجددانہ کاوشوں کو زندہ وتابندہ رکھنے کے لیے اور دُنیا جہان میں تعلیمات شیر ربانیؒ کو عام کرنے کے لئے آپؒ نے اپنے دن رات وقف کر رکھے تھے اور آپؒ کی تعلیمات کو عام کرنے کے ساتھ ساتھ آپؒ کے دست مبارک سے لکھے ہوئے نہایت خوب صورت اور دلکش انداز میں لفظ ''اللہ ھو'' کے قطعہ کو آپؒ نے عام کیا اسے لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم فرماتے رہے۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ کی تعلیمات کو جس انداز میں آپ نے عام کیا، اسی لئے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے نام سے پہلے مظہر فیضان شیر ربانیؒ کا لفظ لکھا جاتا رہا ہے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ اپنے والد گرامی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی عملی تصویر ہونے کے ساتھ ساتھ شکل وشباہت میں بھی ان کی پوری تصویر تھے۔ اس لئے آپؒ کے نام کے ساتھ شبیہ ثانی لاثانی لکھا جاتا ہے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے تبلیغ اسلام کے لیے جوانتھک کوشش اور محنت فرمائی اور اپنی بیماری کے ایام میں بھی کسی جسمانی کمزوری کو اپنے مشن کے آگے رکاوٹ نہ بننے دیا جس کی بے شمار مثالیں سید جمیل احمد رضوی صاحب نے اپنی یادداشتوں میں نقل کی ہیں۔ آپؒ اپنی ذاتی زندگی نہایت سادہ اور بے تکلفانہ انداز میں رکھتے اور ہر چیز سے زیادہ مقدم اپنے مشن کو سمجھتے۔ جس انداز میں آپؒ نے تعلیماتِ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو عام کیا اور اتباع سنت کی ترویج کے لیے جس طرح انتھک محنت اور کوشش فرمائی اس پر اکثر علماء مشائخ اس بات کے معترف رہے کہ آپؒ کی اس دوڑ کو ہم نہیں پہنچ

Marfat.com

سکتے۔ اس لیے آپؒ کو ہمیشہ فخر المشائخ کے لقب سے یاد کیا گیا۔

میں ذاتی طور پر میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد جب اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور میں داخل ہوا تو اسی روز سے آپؒ کے ساتھ اکثر علمی مجالس میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوتا رہا اور حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ کے مطب پر یہ مجالس ہوتیں کیونکہ حکیم صاحبؒ کا مطب میرے کالج کے قریب تھا لہذا آپؒ جب بھی وہاں تشریف لاتے تو مجھے کالج کے ہوسٹل سے بلوا لیتے اور اس طرح ایک تبلیغی اور نشر و اشاعت میں کچھ حصہ لینے کا موقع ملتا رہا۔

ایک دفعہ میں نے ایک تحریر لکھ کر آپؒ کو اصلاح کے لیے پیش کی جس میں آپؒ کے نام نامی کے ساتھ نقشبندی مجددی کا لفظ نہ لکھا تو یہ دیکھتے ہی آپؒ سخت خفاء ہوئے اور میں نے فوراً ہی یہ الفاظ لکھ دیئے۔ اس دن سے لے کر آج تک میں نے آپؒ کے نام کے ساتھ شرقپوری کے ساتھ نقشبندی مجددی کے الفاظ ضرور لکھے کیونکہ آپؒ کو اپنے تمام نقشبندی بزرگوں کے ساتھ جو عشق و محبت تھی وہ آپؒ کی تصانیف و تقاریر اور آپؒ کی روزمرہ کی گفتگو میں واضح نظر آتی تھی اور آپ نے ہمیشہ اپنے آپ کو نقشبندی مجددی لکھنے کو اعزاز جانا۔

آپؒ کی وفات کی اچانک خبر ملک بھر میں عقیدت مندوں اور مریدوں کے لیے دردناک تھی اور ہر مکتبہ فکر کے لوگ پریشان نظر آئے۔ آپؒ کی روح اس جہان فانی سے اس باوقار انداز سے پرواز کر گئی کہ ہر دیکھنے والے کے لیے ایسی موت حسرت بن گئی۔ آپؒ کے چہرہ مبارک پر ایک پُرسکون مسکراہٹ تھی جو آپؒ کی زندگی میں بھی نظر نہ آئی۔ آپؒ کے اس تبسم کی طرف میرے کزن حضرت میاں محمد ابوبکر صاحب نے بھی میری توجہ کروائی اور پھر ہر زیارت کرنے والے نے یہ حسین تبسم اپنی یادوں میں محفوظ کر لیا۔ میں اس بات پر حیران تھا کہ آپؒ اس قدر مطمئن ہیں کہ آرام سے سو رہے ہیں۔ آپؒ کی وفات سے چند روز بعد میں نے آپؒ

Marfat.com

کے علمی رفقاء کے ساتھ ایک نشست رکھی تا کہ معلوم کیا جا سکے کہ آپ تحریر و تصنیف میں آخری ایام میں کیا کچھ کر رہے تھے تا کہ ادھورے کاموں کو مکمل کیا جا سکے۔ اس اجلاس میں معلوم ہوا کہ آپؒ آخری دنوں میں مختلف احباب سے بارہ عدد مختلف کتب تحریر کروا رہے تھے۔

ان بارہ کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ (ایک تحقیقی مقالہ)
از سیدّ جمیل احمد رضوی۔

2۔ ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری جلد 5
از چوہدری محمد حنیف، حامد علی انصاری۔

3۔ ترجمہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی
از جسٹس (ر) منیر احمد مغل صاحب۔

4۔ خطوط فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی ترتیب
از محمد معروف احمد شرقپوری۔

5۔ یادداشتیں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری
از محمد معروف احمد شرقپوری۔

6۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری از قاضی نور اللہ۔

7۔ فیضان شیر ربانیؒ اطراف و اکناف عالم میں ترتیب و پیشکش صدیقی پبلیکیشنز۔

8۔ حضرت خواجہ محمد زمان رحمتہ اللہ علیہ (لواری شریف سندھ)
از ڈاکٹر محمد ندیم رانا نقشبندی مجددی۔

9۔ مقامات مقدسہ کی تصویری جھلکیاں از خالد کاشمیری۔

Marfat.com

10۔ خانوادہ شرقپور شریف فخر المشائخ کی اجازت سے اور پروفیسر بشیر احمد صدیقیؒ کی راہنمائی میں۔

شیخ رنگ الٰہی صاحب اور غلام محی الدین صاحب نے تحریر کیا۔

11۔ انگریزی گرائمر از خالد بشیر صاحب فخر المشائخ کی اجازت سے مرتب کی۔

12۔ نقشبندی مشائخ پر تحریری مقالات (The Naqshbandis)

از پروفیسر خالد بشیر نقشبندی مجددی۔

ان بارہ کتب کا جب لکھنے والوں سے سٹیٹس معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ سب کی سب مکمل ہیں۔ کسی نے بتایا کہ کتاب مکمل ہے اب صرف کمپوزنگ ہونا باقی ہے۔ کسی نے بتایا کہ کمپوزنگ بھی مکمل ہو چکی ہے صرف پروف ریڈنگ باقی ہے۔ تو یہ سب معلومات اکٹھی کر کے مجھے محسوس ہوا کہ آپؒ کے چہرہ اقدس پر مسکراہٹ اسی بات کی تھی کہ آخری ایام میں جو کچھ کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں سب کچھ مکمل کرنے کا موقع فراہم کیا اور وہ نہایت سکون اور اطمینان کے ساتھ بروز بدھ رخصت ہو گئے۔

اپنی وفات سے چند ہفتے قبل اپنے ایک خادم محمد ایوب سے مختلف ایام بدھ کی تاریخیں پوچھتے اور نوٹ کرواتے گئے جیسے کہ انہیں بہت پہلے ہی اس بدھ کا انتظار تھا۔ آپؒ عقائد کے معاملے میں نہایت سخت اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے عقیدہ کے عین مطابق تمام عقائد رکھتے تھے مگر آپؒ کے پیار اور محبت کی بنا پر ہر مکتبہ فکر کے لوگ آپؒ کا احترام کرتے۔ آج بھی شرقپور شریف کے پورے علاقے سے ایک بھی فرد ایسا نہیں مل سکتا جو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کا نام احترام سے نہ لیتا ہو یا آپؒ کا کوئی گلہ کرتا ہو۔

آپؒ کی نماز جنازہ میں حد نگاہ تک لوگوں کے سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ گاڑیوں کی

Marfat.com

قطاریں تین چار میل تک لگ گئیں اور لوگ پیدل چل کر جنازہ میں شریک ہوئے، مختلف جرائد کے اندازے کے مطابق تین لاکھ سے زیادہ افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

آپؒ راہ حق کے وہ مسافر تھے جو اپنے چراغ راہ کو ہر وقت منور رکھتے تھے۔ آپؒ کی بے شمار کرامات جو آپؒ کی زندگی میں ہی مختلف احباب ہمیں سناتے رہتے، لیکن آپ کبھی بھی اپنی تعریف میں یہ باتیں پسند نہ فرماتے تھے اب آپؒ کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد آپؒ کا ہر مرید ایک پوری کتاب ہے جن میں سے آٹھ دس احباب نے اپنی یادیں لکھ کر ان کو ایک پوری کتاب کی شکل دے دی ہے۔

Marfat.com

"فخر المشائخ"

تحریر: محمد عبد الغفور الوری
مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم، غلہ منڈی رائے ونڈ، لاہور

رہبر شریعت پیر طریقت صاجزادہ میاں جمیل احمد صاحب قدس سرہ العزیز کے فخر المشائخ ہونے کے لیے یہ بات ہی کافی ہے کہ آپ شیر یزدانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیش گوئی کا نتیجہ ہیں جس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ اس ادنیٰ خادمِ از خُدّام آستانہ عالیہ شرقپور شریف محمد عبد الغفور الوری نے اعلیٰ حضرت شرقپوری سرکارؒ کے تین خاص مقرب مریدوں سے سنا ہے کہ اعلیٰ حضرت شرقپوری سرکارؒ کے گھر سے جب مائی صاحبہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آپؒ کے خاص مریدوں نے عرض کیا کہ حضور آپ کوئی عقد فرمالیں تو اللہ تعالیٰ کوئی نرینہ اولاد عطا فرمادے تو یہ روشنی جاری رہے۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بھائی (میاں غلام اللہ) کے گھر ایک بیٹا ہو گا جس کا نام جمیل احمد ہو گا وہ ہمارے نام کو روشن کرے گا۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کی جتنی بھی خوبیاں بیان کی جائیں ان تمام خوبیوں سے یہ خوبی سب سے بڑھ کر ہے جو بات اپنے وقت کے غوث زمان قطب دوراں کے منہ سے نکلی وہ بات روز روشن کی طرح اللہ تعالیٰ نے مجسم طور پر قبلہ میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں ظاہر فرمادی جو دنیا کے سامنے موجود فیض رساں رہی۔

وہ تین خاص مقرب مرید جنہوں نے یہ واقعہ سنایا:۔

(1) جناب شیخ حاجی فضل الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مونگہ شرقپوری والد ماجد حاجی

Marfat.com

فضل احمد مونگہ مرحوم مؤلف حدیث دلبراں سوانح حیات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری سرکار۔

(2) جناب شیخ حاجی کرم الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اوکاڑہ والد ماجد خطیب پاکستان علامہ حافظ محمد شفیع اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(3) استاذ الحفاظ قبلہ حافظ شیخ کرم الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ حافظ صاحب (کوکا نوالی) مسجد کے امام تھے۔ جسے اب نور مسجد کہتے ہیں۔ اس ناچیز (الوری) نے دس سال وہاں جمعہ پڑھایا ہے اور حافظ صاحب کو دیکھا کہ اکثر اپنے شیخ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری سرکار کا تذکرہ کرتے اور درمیان میں اگر میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آتا تو حافظ صاحب یہ مذکورہ واقعہ بھی سناتے۔

اس کے علاوہ جو آپؒ کے اندر اللہ تعالیٰ نے خوبیاں پیدا فرمائیں ان میں عاجزی، فروتنی، انکساری اور ملک وملت کی ترقی وسلامتی کا درد اور اشاعت سنت مصطفیٰ ﷺ کا جذبہ اعلیٰ درجے کا پیدا فرمایا۔ یہ اوصاف آپؒ کے اندر ایک فطری چیز تھی کیوں کہ جو اچھا ہے وہ ماں کے پیٹ میں ہی اچھا ہے اور جو برا ہے وہ ماں کے پیٹ میں ہی برا ہے اور یہی وہ فطرتی چیز ہے جس کے متعلق قرآن پاک میں آتا ہے۔

قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ۔۔۔۔[پ 15، بنی اسرائیل 84] فرما دیجیے ہر شخص اپنی طبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ یعنی جن لوگوں کی روحیں نیک اور پاک ہیں۔ ان کے سامنے جب احکام قرآن بیان کیے جاتے ہیں تو ان سے قرآن مجید کے تقاضوں کے مطابق عمل کا اظہار ہوتا ہے کیوں کہ ان کی سرشت اور فطرت تقویٰ وطہارت پر ہوتی ہے اور جن کی روحیں ناپاک اور مکدّر ہوتی ہیں ان کے سامنے جب قرآن کے احکام پیش کیے جاتے ہیں تو

Marfat.com

ان سے گمراہی اور سرکشی کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے بارش اگر زرخیز زمین پر ہو تو اس میں سبزہ اور ہریالی اور زیادہ ہوتی ہے اور بنجر اور شور والی زمین پر ہو تو اس سے یہ نتائج ظہور پذیر نہیں ہوتے۔ اسی قانون فطرت کے مطابق جب ہم حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کی پوری زندگی کا ہر گوشہ دین اسلام کے احکام کے مطابق بسر ہوتا نظر آتا ہے اور یہ سب کچھ بزرگان دین اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور قطب صمدانی شیر یزدانی اور حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہم کے فیضان کے شامل حال ہونے کا نتیجہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ انکساری کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے اپنے کمالات کو اپنے بزگوں کا فیض سمجھا۔ ہر تحریر کے آخر میں یہی لکھتے چلے آئے۔ خاک پائے شیرِ ربانیؒ وگدائے آستانہ لاثانیؒ میاں جمیل احمد شرقپوری۔ یہی آپؒ کے اندر فطرتی کمال تھا۔ جس نے آپؒ کو بام عروج کی بلند منزلوں تک پہنچایا۔ جس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ حکیم محمد موسیٰ مرحوم نے آپؒ سے پوچھا کہ آپ نے حساب رکھا ہے کہ کتنی مالیت کی کتابیں آپ چھپوا کر تقسیم کر چکے ہیں؟

آپؒ نے فرمایا میں نے تو کبھی ایسا حساب نہیں رکھا۔ حکیم صاحبؒ نے فرمایا میرے اندازے کے مطابق آپ قریباً دو کروڑ روپے کی کتابیں بلا قیمت تقسیم کر چکے ہیں۔ یہ ہے فطری سعادت جو ماں کے پیٹ میں ہی انسان کے اندر اللہ تعالیٰ پیدا فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عمل سے آپ کو ظاہر ہوا۔ بقول

تو نیکی کن بآب انداز اے شاہ — اگر ماہی نداند' داند' الہ

یعنی تو نیکی کر اور دریا میں ڈال دے۔ اگر مچھلی کو پتہ نہ چلے گا تو خدا کو تو پتہ ہے۔ یعنی نیکی کو خاموشی سے کرنا چاہیے۔ جیسے حضرت صاحبزادہ صاحبؒ نے فرمایا میں نے تو کبھی حساب

Marfat.com

نہیں رکھا۔ یہی فطرتی چیز ہے۔ جس کا احادیث میں مفصل ذکر ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر آدمی کا مقام وٹھکانہ جنت اور جہنم میں رکھ دیا گیا ہے (یعنی یہ مقرر کر دیا گیا ہے کہ کون لوگ جنتی اور کون لوگ جہنمی ہیں) یہ سن کر صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم لکھی ہوئی تقدیر پر توکل اور اعتماد کر کے بیٹھ جائیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اِعْمَلُوْ افکُلٌ مُّیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہ یعنی تم لوگ عمل کیے جاؤ اس لیے کہ جو آدمی جس چیز کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اس پر اس کو آسانی اور توفیق دی جاتی ہے۔ لہٰذا جو آدمی نیک بختی کا اہل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک بختی کے اعمال کی توفیق دے دیتا ہے اور جو آدمی بدبختی کا اہل ہوتا ہے۔ اس کو بدبختی کے اعمال کو موقعہ دیا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ ہے۔ جس نے راہ حق میں دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھی بات کو سچ مانا تو عنقریب ہم اس کے لیے آسانی کا راستہ آسان کردیں گے۔۔۔۔[سورت 92، آیت 5 تا 7]

بارگاہ فخر المشائخ میں نام لکھوانے والوں کی فہرست میں مَیں نے بھی حسب الحکم صاحبزادہ قبلہ ولید احمد جواد صاحب زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف اپنا نام لکھوانے کے لیے یہ مختصر تحفہ (تحریر) پیش خدمت ہے کہ

سوئے دریا تحفہ آوردم صدف گر قبول افتدز ہے عز و شرف

Marfat.com

فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رح کی یاد میں

از ڈاکٹر ساجدہ علوی (ریٹائرڈ پروفیسر، میکگل یونیورسٹی، مانٹریال، کینیڈا)

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یادوں کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرنے بیٹھی تو ذہن میں سوال اُٹھا کہ ان کے ساتھ میری ملاقات کب اور کیسے ہوئی؟ دیارِ غیر (امریکہ اور کینیڈا) میں رہتے ہوئے پاکستان میں ایسی نادر ہستیوں سے ملنا! اس سوال کو اُٹھاتے ہی گزشتہ تیس سالوں کی یادوں کے مدھم قمقمے ٹمٹما اُٹھے۔

1985ء کا سال آخری دموں پر تھا اور میں دھلی، لکھنؤ، علیگڑھ، پٹنہ اور حیدر آباد دکن کے کتب خانوں میں کشکول گدائی لئے ہوئے بنیادی مآخذ ڈھونڈ رہی تھی۔ میرے نئے تحقیقی منصوبے کا موضوع تھا: ''شمالی ہندوستان میں علماء اور صوفیہ کرام اٹھارھویں صدی میں''۔ یہ میری تحقیق کا سنہرا تجربہ تھا۔ دھلی میں قیام کے دوران جامعہ ہمدرد (واقع تغلق آباد، دہلی) گئی اور وہاں کے بنیادی مآخذ کے کثیر مجموعے نے مجھے بہت متاثر کیا۔ جامعہ کے نگران جناب سید اوصاف علی نے کئی مخطوطات کی مائیکروفلم تیار کروائیں اور ساتھ ہی ابوالحسن زید فاروقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کا مشورہ دیا۔ میں درگاہ ابوالخیر کے متولی عالم فاضل ومحقق جناب فاروقی کو بن بتائے چتلی قبر، پرانی دہلی، میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے بہت شفقت ومحبت سے میری پذیرائی کی اور میری تحقیق کا رُخ موڑ دیا۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا تعارف کرایا اور کچھ اپنی تصنیفات بھی دیں۔ یہ مشورہ بھی دیا کہ جب کبھی لاہور جاؤ تو حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب سے ملیں۔ 1986ء میں دہلی میں فاروقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی پہلی ملاقات کے بعد چند سال تک ان سے بذریعہ خط وکتابت رابطہ میں رہی۔

جنوری 1986ء کے پہلے ہفتے میں ہندوستان کے دورے سے منیا پولیس مینیسوٹا

Marfat.com

(Minnesota, Minneapolis) واپس لوٹی جہاں میں نے نو سال تک درس و تدریس کے فریضے انجام دیئے تھے۔ آتے ہی اپریل میں (میکگل یونیورسٹی، کینیڈا) میں پڑھانے کی پیشکش ہوئی جہاں میں نے یونیورسٹی آف مینیسوٹا جانے سے پہلے پڑھایا تھا۔ میری علمی، ادبی اور تحقیقی سرگرمیوں میں یہ بہت مثبت تبدیلی تھی۔ بارہا ذہن میں سوال اُٹھتا تھا کہ کیا اللہ کی رحمت کے ساتھ ابوالحسن فاروقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں کا فیض تھا کہ میرے لئے ترقی کے خوشگوار اور مبارک دروازے کھلے۔

مرحوم حکیم محمد موسیٰ امرتسری ؒ (۲۷ اگست ۱۹۲۷ء۔ ۷ انومبر ۱۹۹۹ء)

مانٹریال، کینیڈا سے لاہور غالباً ۱۹۸۷ء یا ۱۹۸۸ء میں آئی تھی۔ حکیم صاحبؒ کے مطب میں حاضر ہوئی۔ یہ مطب شفا خانہ ہی نہ تھا جہاں نہ صرف مریض آتے تھے بلکہ یہ دانشوروں کا گھرانا بھی تھا۔ حکیم صاحبؒ نے بہت شفقت سے میری آؤ بھگت کی۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب سے تعارف بھی حکیم صاحبؒ کے مطب ہی میں ہوا۔ کڑیوں سے کڑیاں ملتی رہی ہیں۔ میری دلچسپی بڑھتی رہی۔

مطب سے حوزہ نقشبندیہ تک

حکیم صاحب مرحوم کے دروازے ان کی رحلت سے میرے لئے بند ہو گئے، لیکن پروفیسر اقبال مجددی کے توسط سے میرا تعارف میاں جمیل احمد شرقپوریؒ سے غالباً ۲۰۰۴ء میں ہوا۔ حوزہ نقشبندیہ کے زیر اہتمام مجالس علمیہ باقاعدگی سے ہونے لگیں۔ اس ادارے کے بانی مبانی میاں صاحبؒ تھے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میری پہلی ملاقات میاں صاحبؒ سے شرقپور شریف میں ۲۰۰۳ء کو ہوئی تھی جب میں نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ (۱۸۶۵ء۔ ۲۰ اگست ۱۹۲۸ء) کے مزار پر حاضری دی۔ میری ارادت اور میاں جمیل احمد

Marfat.com

صاحبؒ کی دعائیں اور شفقتیں دس سال تک میری ہمدم رہیں۔ جب کبھی کینیڈا سے لاہور آتی تو حوزہ نقشبندیہ کی مجالس میں شرکت کرنا لازم وملزوم تھا۔ ان مجالس میں ادبی وروحانی موضوعات پر تبادلہ خیالات میرے لئے روح افزا ہوتے تھے۔ مرحوم محمد عالم مختار حقؒ (م ۶ مارچ ۲۰۱۴ء) نے ۲۰۰۴ء۔ ۲۰۰۵ء اور ۲۰۰۶ء۔ ۲۰۰۹ء) کی رودادوں میں میری شرکت کو بھی قلم بند کیا ہے (۱)

میاں صاحبؒ کے ساتھ میری آخری ملاقات

۲۹ دسمبر بروز ہفتہ ۲۰۱۲ء سہ پہر کے وقت لاہور سے واپسی کی تیاری کر رہی تھی۔ ۳۱ دسمبر کی شب مجھے ٹورانٹو روانہ ہونا تھا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، معلوم ہوا شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔ میاں صاحبؒ کا بلاوا تھا کہ میں وقت نکال کر ان سے شرقپور میں ملوں۔ شاہ جمال کالونی میں مَیں اپنے گھر سے نکلی، مطلع ابر آلود تھا، ڈھلتے ہوئے سورج کی سنہری کرنیں بھٹی صاحب کی تیز رفتار کار میں بہت بھلی لگ رہی تھیں۔ اس سفر میں میری قلبی کیفیت میں عجیب سا ہیجان تھا۔ میرے لاہور پہنچنے کے چند روز بعد میاں ولید احمد جواد صاحب صبح سویرے خود ناشتہ لے کر آئے تھے اور میں نے انھیں اپنی نئی کتاب (Peropectives on Mughal India) میاں صاحبؒ کے لئے بھجوائی تھی۔ البتہ میاں صاحبؒ کی خدمت میں بذاتِ خود حاضر ہونے کا وقت نہیں تھا۔

شرقپور شریف پہنچے تک دل پرسکون تھا کہ اب میاں صاحبؒ سے دعائیں لے کر ٹورانٹو جاؤں گی۔ جب میاں صاحبؒ کے کمرے میں داخل ہوئی تو انھیں بہت کمزور پایا۔ دھیمی آواز میں وقفوں کے ساتھ انھوں نے میری تحقیق کے بارے میں پوچھا۔ مختصر گفتگو کے بعد میاں صاحبؒ نے اپنی بیگم صاحبہ اور میاں ولید صاحب کی زوجہ صاحبہ کو اپنے کمرے میں

Marfat.com

بلایا تا کہ میں ان سے مل سکوں۔ چند باتیں ہوئیں۔ میاں صاحب نے شکوے کے انداز میں کہا کہ یہ خواتین وقت کو بجا طور پر صرف نہیں کرتیں۔ یہ بچوں کو پڑھا سکتی ہیں اور فلاحی کام کر سکتی ہیں۔ انھوں نے جواباً اپنی صفائی پیش کی۔ (۲)

سورج غروب ہونے کو تھا۔ میاں صاحبؒ نے مجھے دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اور ساتھ ہی پُر تکلف کھانے گاڑی میں رکھوا دیئے۔ شاہ جمال گھر پہنچی۔ شیراز صاحب کو خدا حافظ کہا اور شکریہ ادا کیا۔ تھوڑی دیر بعد شیراز فیض بھٹی صاحب ایک اور تحفہ میاں صاحب کے اہل خانہ کی طرف سے لے آئے اور وہ ایک خوب صورت اونی سویٹر میرے لئے تھا۔

یہ تھی میری آخری ملاقات کی روداد۔ اس ملاقات کے تقریباً نو مہینے اور تیرہ دن بعد گیارہ ستمبر ۲۰۱۳ء میں میرے مشفق، وسیع النظر عالم صوفی راہنما اس دنیا سے سدھار گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میاں صاحبؒ کی میراث:

آخر میں یہ عرض کروں گی کتنے دُور اندیش تھے میاں صاحب مرحوم! انھوں نے ۲۰۰۸ء میں ہی اپنے پوتے جناب ولید احمد جواد صاحب کو خرقۂ خلافت سے نوازا۔ ۲۰۰۸ء سے ۲۰۱۳ء تک ان کی دینی، دنیوی اور روحانی تعلیمات میں تربیت کی۔ میں نے اپنی چند ملاقاتوں میں اُنھیں شرافت، نجابت، اور متانت جیسی صفات سے آراستہ پایا۔ اتنی کم عمری میں خانقاہ کی اتنی ذمہ داریاں! مجھے چشتیہ سلسلے کے نامور صوفی مرشد محمد سلیمان تونسوی (۱۷۷۰ء تا ۱۸۵۰ء) کی مثال یاد آ رہی ہے کہ وہ بیس برس کے تھے جب ان کے مرشد حضرت نور محمد مہارویؒ (۱۷۳۰ء۔۱۷۹۱ء) نے انھیں اپنا سجادہ نشین بنایا۔ حضرت تونسویؒ کی صوفیانہ، علمی، معاشرتی، اور سیاسی خدمات بے مثال ہیں۔ ضخیم کتب خانہ قائم کرنا، مدارس کی

Marfat.com

تعمیر، تعلیم کی نشر و نما بالخصوص تعلیم نسواں۔ لڑکیوں اور خواتین کو بذات خود پڑھانا وغیرہ۔ سننے میں آیا ہے کہ تونسہ شریف میں آج بھی پاکستان کے دوسرے صوبوں کے شہروں سے اعلیٰ شرح خواندگی ہے (اس پہلو پر مزید تحقیق ہونی چاہیے)

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد بار تعلیم نسواں اور غریب بچوں کی تعلیم کا ذکر کیا تھا۔

اُمید کرتی ہوں کہ میاں ولید احمد جواد صاحب اپنے جدِّ امجد رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پوری کریں گے۔ شرقپور کو عوام کی فلاح و بہبود، خوش حالی اور تعلیمِ عامہ میں بالخصوص پاکستان بھر میں نمونہ بنائیں گے۔ غریب بچوں کی تعلیم کے لیے پاکستان میں 'شہری سکول' T C F(Citizen Foundation) کا بہت کامیاب تجربہ ہے۔ شرقپور کے لیے بھی مفید ثابت ہونا چاہیے۔

حواشی

(۱) دیکھیے روداد حوزہ نقشبندیہ (۲۰۰۴ـ۲۰۰۵ء) صفحہ نمبر ۳۴؛ ہفت مجالس علمیہ صفحہ ۴ـ۵

(۲) شرقپور شریف میں ہونے والی مجلس اول بتاریخ ۲۳ جنوری ۲۰۰۶ء میں بھی میاں صاحب نے اہل خانہ (گھر کی خواتین) سے میرا تعارف کرواتے ہوئے کہا: ''اس طرح تعلیم حاصل کرنی چاہیے جیسی ڈاکٹر صاحبہ نے کی ہے'' دیکھیں: روداد مجلس اول مشمولہ ہفتہ مجالس علمیہ، ص۔۱۰۔

دعاؤں کے ساتھ:

ساجدہ علوی

ٹورانٹو، کینیڈا

25 جولائی 2014ء

Marfat.com

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے ایک ملاقات

(بشمول میاں صاحبؒ سے تعارف اور ابتدائی ملاقاتوں کا مختصر تذکرہ)

از سید جمیل احمد رضوی

نوشتہ بماند سیاہ بر سفید   نویسندہ را نیست فردا امید

لکھی ہوئی چیز محفوظ رہتی ہے، لکھنے والے کو کل کی امید نہیں ہوتی۔ اس شعر میں تحریر کی اہمیت اور لکھنے والے کی ناپائیداری کا ذکر کیا گیا ہے۔

اسی مضمون کو اس عربی شعر میں بیان کیا گیا ہے:۔

یلوح الخط فی القرطاس دھراً   و کاتبہ رمیم فی التراب

گذشتہ واقعات کا نام تاریخ ہے۔ اس کو محفوظ کرنے سے آئندہ کے لیے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:۔

ضبط کن تاریخ را پایندہ شو   از نفسہائے رمیدہ زندہ شو

اگر تصوف و عرفان کے حوالے سے بات کی جائے تو صوفیہ کے ملفوظات کو محفوظ کرنے کی قدیم روایت موجود ہے۔ ان کو پڑھ کر زندگی گزارنے کی راہیں روشن ہوتی ہیں، فضائل اخلاق کا علم ہوتا ہے، رذائل اخلاق سے دامن بچایا جا سکتا ہے۔ صوفیہ کے ملفوظات پڑھنے سے ان کے حالات اور تعلیمات معلوم ہوتی ہیں۔ اگر ان کو لکھا نہ جاتا اور شائع کر کے افادۂ عام کے لیے فراہم نہ کیا جاتا، تو یہ گراں قدر سرمایہ ضائع ہو جاتا یا زبانی باتیں ہوا میں اڑ جاتیں۔ صوفیہ کرام اور اولیائے عظام کی مجالس درسگاہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کی صحبت سے انوار کی بارش ہوتی ہے جو دلوں کی کدورت کو دھو دیتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے: " الصحبة مؤثرة " صحبت اثر انداز ہوتی ہے۔

Marfat.com

صحبتِ صالح ترا صالح کند صحبتِ طالح ترا طالح کند

اس ابتدائیہ کے بعد میں اپنے اصل موضوع کی طرف لوٹتا ہوں۔

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ (وصال ۱۱۔ ستمبر ۲۰۱۳ء) سے میرا تیرہ سال (از ۲۰۰۱ء تا ۲۰۱۳ء) تک علمی رابطہ رہا جس سے ان سے نیازمندی کا رشتہ استوار ہوتا گیا۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میری ان سے پہلی ملاقات ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ (م ۱۷۔ نومبر ۱۹۹۹ء) کے مطب میں ہوئی۔ میں نے اس کا ذکر اپنی کتاب ''مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری (یادداشتوں کے آئینے میں)'' میں کیا ہے۔ اس سے متعلقہ اقتباس ذیل میں جاتا ہے:۔

آج حکیم صاحب کے مطب کی بجلی بند تھی۔ حکیم صاحب تفسیر اور حدیث کی کتابیں الگ الگ کر رہے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ اس کام میں شریک ہو گیا۔ اسی دوران پروفیسر محمد اقبال مجددی آ گئے۔ ان کے بعد ایک دراز قد چغہ پہنے ہوئے، سفید اور سیاہ ریش والے بزرگ بھی مطب میں آ گئے۔ ان سے بھی مصافحہ ہوا۔ انھوں نے آتے ہی حکیم صاحب کے بارے میں پوچھا۔ ان کو بتایا کہ وہ اوپر والے حصے (فسٹ فلور) میں گئے ہیں، آ جاتے ہیں۔ اتنے میں حکیم صاحب آ گئے۔ وہ صاحب واش روم میں جانے کے لیے آفتابہ میں مطب میں لگے نلکے سے پانی بھرنے لگے۔ حکیم صاحبؒ نے اپنے ملازم سے کہا کہ تم پانی بھرو۔ انھوں (بزرگ صاحب) نے کہا کوئی بات نہیں۔ پھر وہ واش روم سے فارغ ہو کر واپس آ گئے اور پروفیسر محمد اقبال مجددی سے مصروف گفتگو ہو گئے۔

حکیم صاحبؒ نے مجھے بتایا کہ یہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری ہیں۔ ان سے کتاب ''ذکر مبارک'' (تذکرہ مشائخ السادات مکان شریف) کے بارے میں کہیں گے کہ

Marfat.com

اس کا ایک نسخہ آپ کے لیے بھجوا دیں۔ تھوڑی دیر بعد جب اقبال مجددی صاحب جانے لگے تو حکیم صاحبؒ نے ان سے کہا کہ شاہ صاحب (راقم السطور) کا تعارف میاں صاحبؒ سے کروا دیں۔ اس دوران میاں صاحب بھی ہمارے پاس آ گئے۔ اقبال مجددی صاحب نے میرا تعارف میاں صاحب سے کرایا۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سے مکان شریف کے حوالے سے بات شروع ہوئی۔ میں نے ان کو بتایا کہ ہماری اس خاندان سے عزیز داری/ رشتہ داری ہے۔ وہ کہنے لگے: کس قسم کی؟ میں نے کہا کہ میرے چچا کی شادی اس خاندان میں ہوئی ہے۔ ان کی رہائش گاہ گوجرہ میں ہے۔ دوسرے عزیزوں کے بارے میں بھی میاں صاحبؒ کو بتایا۔ میں نے میاں صاحبؒ سے کہا کہ مجھے حضرت حاجی حسین مرحوم المتوفی ۱۶۶۳ء (مدفون میاں کوٹ نزد کلانور اکبری، ضلع گورداسپور) کے بارے میں مواد کی تلاش ہے۔ اسی طرح مکان شریف کے بارے میں مواد چاہیے۔ یہ تحقیق کے لیے مطلوب ہے۔ میاں صاحبؒ نے کہا کہ آئیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

میاں صاحبؒ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ سب کتب خانوں کی فہرستیں بنا رہے ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ صرف حکیم صاحب کے کتب خانے کی فہرست سازی کر رہا ہوں۔ انھوں نے پوچھا کہ کیا آپ ان کے نام کا ایک سیکشن لائبریری میں کھولیں گے اور ان کی لائبریری پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں شفٹ ہو جائے گی؟ میں نے جواب دیا: ”جی ہاں“۔ اس پر انھوں نے مسکرا کر کہا کہ اس طرح کہیں کہ ان کے نام کا ایک سیکشن پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں کھولا جا رہا ہے۔۔۔(۱)

حضرت میاں صاحب سے میری دوسری ملاقات ۲۴۔ نومبر ۱۹۸۹ء کو ہوئی۔ اس کا

Marfat.com

حال بھی اس کتاب سے نقل کیا جاتا ہے:۔

آج جمعہ ہے۔ رخصت کی وجہ سے فہرست سازی کا کام بند رہا۔ آج مؤرخ لاہور میاں محمد دین کلیم مرحوم (م ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء) کا چہلم ہے۔ اس میں شرکت کے لیے میں تقریباً اڑھائی بجے بعد دوپہر ان کی رہائش گاہ ۱۶۔ برنی سٹریٹ، گڑھی شاہو، لاہور پہنچا۔ ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی میں شرکت کی۔ بعد میں ختم پڑھا گیا۔ ختم کے بعد وہاں پر حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب سے ملاقات ہوئی۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری بھی وہاں آگئے۔ انھوں نے بھی فاتحہ خوانی کی۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ بعد میں ان دونوں نے کلیم صاحب کے بڑے بیٹے میاں محمد اقبال صاحب سے جانے کے لیے اجازت لے لی۔ میں نے بھی ان سے اجازت لے لی۔ حکیم صاحب اور صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے ساتھ ہی مرحوم کی رہائش گاہ سے روانہ ہوا۔ حکیم صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو سواری کہاں سے ملے گی؟ میں نے پوچھا آپ کہاں جائیں گے؟ انھوں نے بتایا کہ میں میاں صاحب کے ساتھ وسن پورہ جاؤں گا۔ میں نے کہا مجھے آپ اسٹیشن پر اتار دیں۔ وہاں سے مجھے ویگن مل جائے گی۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ میاں صاحب کی کار میں سوار ہو گیا۔ انھوں نے مجھے اسٹیشن کے قریب بوہڑ والے چوک پر اتار دیا۔ وہاں سے میں باآسانی ویگن کے ذریعے گھر پہنچ گیا۔ اس سفر کے دوران میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے کہا کہ وہ حضرت حاجی حسین صاحبؒ (وفات ۱۶۶۳ء) کے بارے میں اس حوالے کی فوٹو کاپی چاہتے ہیں جو میں نے ان کو مطب میں پہلی ملاقات میں بتایا تھا اور اس سلسلے میں ''فرحت الناظرین'' کتاب دکھائی تھی۔ وہ اس کتاب کے متعلقہ حصے کی فوٹو کاپی چاہتے ہیں۔ (۲)

Marfat.com

میاں صاحبؒ سے تیسری ملاقات لائبریری میں غالباً ۱۹۹۰ء کے عشرے میں ہوئی تھی۔ اس کا اقتباس آپؒ کے ذخیرے کی ''فہرست'' (جلد اوّل) کے تعارف سے دیا جاتا ہے:۔

(میاں صاحبؒ سے) تیسری ملاقات اس وقت لائبریری میں ہوئی جب آپ محمد اقبال مجددی صاحب کے ساتھ امریکی سکالر آرتھر بوہلر کی کتاب:

Sufi Heirs of the Prophet, the Indian Naqshbandiyya and the Rise of Medidating Sufi Shaykh(3)

دیکھنے کے لیے لائبریری میں تشریف لائے۔ (۴)

میاں صاحبؒ سے چوتھی ملاقات بھی لائبریری میں غالباً ۲۰۰۰ء میں ہوئی تھی۔ اس کا اقتباس بھی ''فہرست'' (جلد اوّل) کے تعارف سے لکھا جاتا ہے:۔

۔۔۔اس کے بعد آپ پھر لائبریری میں تشریف لائے اور میڈم خالدہ اختر (ڈپٹی چیف لائبریرین) کے کمرے میں ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد تو ملاقاتوں کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔۔۔(۵)

میں کوشش کرتا رہا کہ جب میاں صاحبؒ سے ملاقات ہوتی تھی اور اس میں علمی باتیں ہوتی تھیں تو ان کو اپنی ڈائری میں تاریخ وار لکھ لیتا تھا۔ یوں میاں صاحبؒ کے ساتھ تیرہ سالہ نیازمندی کا ریکارڈ محفوظ ہوگیا۔ میں نے آپؒ کے وصال (۱۱۔ستمبر ۲۰۱۳ء) کے بعد ارادہ کرلیا کہ اپنی ڈائریوں میں محفوظ ریکارڈ کو مرتب اور منظم انداز میں تاریخ وار لکھ لوں۔ الحمدلِلّٰہ اس کے متن کا کام مکمل ہوگیا ہے۔ اب اس متن پر حواشی لکھنے کا ارادہ ہے اور آخر میں اشاریہ اشخاص بھی لگانے کا سوچ رہا ہوں۔ انشاء اللہ یہ روزنامچہ کتابی شکل میں اکتوبر ۲۰۱۴ء تک شائع ہوگا۔

Marfat.com

میاں صاحبؒ سے ۳۔مارچ ۲۰۰۲ء کو شرقپور شریف میں ہونے والی ملاقات کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

۳۔ مارچ ۲۰۰۲ء

میاں صاحبؒ سے شرقپور شریف میں ملاقات

آج مؤرخہ ۳۔مارچ ۲۰۰۲ء کو ہم شرقپور شریف میاں صاحبؒ کی دعوت پر گئے۔شرکاء یہ تھے:۔

۱۔ راقم السطور (سید جمیل احمد رضوی)

۲۔ ملک محمد صدیق (قائمقام چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور)

۳۔ چوہدری محمد حنیف صاحب (ڈپٹی چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور)

پروگرام پہلے سے طے تھا۔چوہدری محمد حنیف صاحب اپنی گاڑی لے کر میری رہائش گاہ کے قریب واقع مسجد حمزہ کے نزدیک آ گئے۔وقت ۹ بجکر ۱۲ منٹ کا تھا۔میں ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا۔پی ایم اے آفس (لوئر مال) کے قریب ملک صاحب بھی ہمارے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئے۔ہم قریباً دس بجے شرقپور شریف پہنچ گئے۔گاڑی باہر درخت کے نیچے پارک کی۔

ایک کم عمر خادم (غالباً عطاء اللہ) ہمارے انتظار میں تھا (یہ نوعمر لڑکا ایک بار لائبریری میں بھی آیا تھا)۔اس نے کہا کہ آیئے، ہم میاں صاحبؒ کی رہائش گاہ کی طرف چلیں۔سامنے سے معروف صاحب بھی آ گئے۔ان سے ملاقات ہوئی۔انھوں نے ہمیں میاں صاحبؒ کے ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور پانچ دس منٹ تک باتیں کرتے رہے۔پھر ہمیں میاں صاحبؒ کے کمرے میں چلنے کے لیے کہا۔میاں صاحبؒ اپنے بیڈ (Bed) پر

Marfat.com

بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ آیئے! میں آگے تھا اور باقی دونوں حضرات ذرا پیچھے پیچھے آرہے تھے۔ جب میں میاں صاحبؒ کے قریب گیا تو فرمانے لگے: کرسی پر بیٹھیں، پیر صاحب! میں نے جلدی سے ان سے مصافحہ کیا اور بیٹھ گیا۔ پھر دونوں حضرات بھی آگئے اور کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ معروف صاحب نیچے قالین پر بیٹھ گئے۔ میاں صاحبؒ نے معروف صاحب سے مخاطب ہو کر سوال کیا کہ ان کے پاس کتنا وقت ہے۔ اس کے بعد معروف صاحب کو قریب بلا کر سرگوشی کے انداز میں کہا کہ تین گلاب جامن کے ''کجے'' (پیکٹ) منگوا لیں۔

ملک محمد صدیق صاحب نے پوچھا کہ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ اس حوالے سے میاں صاحب نے اپنی بیماری کے بارے میں بتایا۔

۱۔ بلڈ پریشر تو ۲۰ سال سے ہے۔

۲۔ اگست میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور میں دو ہفتے تک داخل رہا۔

۳۔ پھر گردوں کی تکلیف ظاہر ہوئی۔ اس کا علاج ہوتا رہا۔

۴۔ اس کے بعد جلد کی تکلیف ہوگئی۔ اس کا علاج کرواتا رہا۔

۵۔ اس کے بعد بھگندر کی تکلیف ہوگئی۔ ایک ڈاکٹر نے کہا کہ اس عمر میں اپریشن نہ کروائیں۔ آخر ۵۔ فروری ۲۰۰۲ء کو اس کا اپریشن ہوا۔ اب علاج ہو رہا ہے۔ زخم ابھی تک پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔ علاج جاری ہے۔ اس کے بعد آپ نے حافظ شیرازی کا ایک شعر پڑھا (یہ شعر میں اپنے روزنامچہ میں لکھ نہ سکا)

پھر میاں صاحبؒ نے لغات القرآن کے حوالے سے سوال کیا۔ ایک کتاب بھی

Marfat.com

مجھے دکھائی۔ آپ نے فہرست سازی کے کام کے بارے میں بھی پوچھا۔ میں نے کہا کہ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ یہ کام جلد ختم ہو جائے۔ میں نے ان کو یہ بھی بتایا کہ فہرست کی اشاریہ سازی کا کام بھی شروع کر دیا ہے اور یہ گھر میں کیا جا رہا ہے۔ فرمانے لگے کہ ٹھیک ہے۔ پھر فرمایا کہ میں نے تو لائبریری میں جانے کے حوالے سے پوچھا تھا، کیوں کہ معروف کو اس سلسلے میں لائبریری میں جانا پڑتا ہے۔ پھر آپؒ وہاں سے تشریف لے گئے اور معروف صاحب کو بتا گئے کہ وہ ہمیں لے کر کتنی دیر کے بعد دستر خوان والے کمرے (ڈائننگ روم) میں لے کر جائیں۔ تھوڑی دیر بعد معروف صاحب ہمیں اندر مذکورہ کمرے میں لے گئے۔ ہم نے ناشتہ کیا اور چائے پی۔ میاں صاحبؒ نے بھی تھوڑے سے چاول کھائے۔

ناشتے کے وقت میاں صاحبؒ نے ہمارے ساتھ یہ باتیں کیں۔ چونکہ یہ بہت دلچسپ اور معلومات افزا ہیں، اس لیے ان کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

(۱) ہمارے ایک عزیز (غالباً اسحاق نامی) حکیم اجمل خاں کے طبیہ کالج میں داخل ہوئے۔ وہ وہاں ایک ٹیوشن پڑھانے لگے۔ اہلِ خانہ نے کہا: مولوی صاحب! آپ انگریزی بھی پڑھے ہوئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ کل سے شروع کروادیں گے۔ واپس آکر انھوں نے پہلے اے بی سی سے انگریزی پڑھنا شروع کی اور اگلے روز جا کر بچے/بچوں کو پڑھایا اور ان کو کہتے رہے کہ سبق کی طرف دھیان دو اور اس کو اچھی طرح یاد کرو تاکہ بچے کوئی اور سوال نہ پوچھیں۔ میں نے کہا کہ وہ استادی کا رعب دکھاتے رہے۔

(۲) پھر میاں صاحب نے اے۔ کے۔ بروہی کی بات بتائی کہ وہ لندن پڑھنے کے لیے گئے۔ وہاں لوگ جاب (ملازمت) کرتے ہیں اور پڑھائی بھی جاری رکھتے ہیں، کیوں کہ پیسے کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اخبار میں فرانسیسی پڑھانے کے لیے ٹیوشن کا اشتہار آیا۔ انھوں

Marfat.com

(بروہی صاحب) نے کہا کہ میں پڑھاؤں گا۔ ان کے دوستوں نے کہا کہ تم نے تو فرانسیسی نہیں پڑھی۔ انھوں نے کہا کہ میں خود پڑھنا شروع کر دیتا ہوں اور جا کر بچے کو پڑھا دیا کروں گا۔

(۳) بعد میں میاں صاحبؒ نے ''حصول پاکستان'' جیسی کتابوں کے بارے میں پوچھا کہ لائبریری میں ایسی کتابیں موجود ہیں۔ میں نے کہا کہ ''تحریک پاکستان'' کے متعلق کتب لائبریری میں موجود ہیں۔ ملک محمد صدیق صاحب نے پاکستان کلیکشن (Pakistan Collection) کی بات کی۔ میاں صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ سے ایسی کتابیں برائے مطالعہ مستعار لیں گے۔

(۴) جب ہم ناشتہ کر رہے تھے تو ملک صدیق صاحب نے کہا کہ میں نمکین اور میٹھے چاول ایک ہی پلیٹ میں ڈال لیتا ہوں، لیکن معروف صاحب نے ایک چھوٹی پلیٹ ان کے آگے رکھ دی۔ اس موقع پر حضرت میاں صاحبؒ نے فیروز گاڈی (گاڑی بان) کی حکایت سنائی۔ فیروز شرقپور شریف کے رہنے والے تھے۔ لاہور سے ''گڈ'' (بیل گاڑی) پر سامان وغیرہ لایا کرتے تھے۔ ان کے پاس لوہے کی کڑاہی نما ایک برتن تھا۔ اس سے وہ مختلف کام لیتے تھے۔ اس میں آٹا گوندھ لیتے، آٹے کو چادر میں ڈال لیتے۔ ''کڑاہی'' کو الٹا کر آگ پر رکھ لیتے اور روٹی پکا لیتے۔ پھر اسی میں بیل کے لیے ''گتاوا'' (چارہ) تیار کر لیتے اور بیل کے آگے رکھ دیتے۔ اس طرح وہ ایک چیز سے کئی کام لے لیتے۔ جب چیزیں کم ہوں تو ان سے مختلف کام لینے کے حوالے سے میاں صاحبؒ نے یہ بات سنائی۔ (اگر اس پر غور کیا جائے تو اس سے قناعت کی تعلیم ملتی ہے)

پھر میاں صاحبؒ نے معروف صاحب سے کہا کہ آپ ان کو لان میں لے جائیں

Marfat.com

اور وہاں بیٹھیں۔ میں ابھی آتا ہوں۔ ہم نے واش بیسن سے ہاتھ دھوئے اور لان میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد میاں صاحب بھی وہاں آ گئے اور ہمیں کہا کہ کرسیوں پر بیٹھیں۔ ہم دُھوپ میں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ذوالفقار صاحب بھی ہمارے ساتھ تھے۔ انھوں نے ہمارے ساتھ کھانا بھی کھایا تھا۔ اس نشست میں میاں صاحب نے تقریباً آدھ گھنٹے تک گفتگو کی جس میں انھوں نے مختلف باتیں سنائیں۔

۱۔ آپ نے گلاب جامن کے تین گُچے (پیکنگ) ہم تینوں کو معروف صاحب کے ہاتھ سے بطور تحفہ عطا کیے اور ان سے متعلقہ میاں شیر محمد صاحبؒ کا واقعہ بھی سنایا۔

۲۔ حکیم عبدالمجید عتیقی صاحب (نابینا) کا واقعہ بھی سنایا کہ وہ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے پاس آیا کرتے تھے۔ ایک بار آئے تو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ نے اپنے ایک مرید سے کہا کہ ان کو لاہور والی بس میں فرنٹ سیٹ پر بٹھا آؤ۔ چنانچہ اس نے بس کی فرنٹ سیٹ پر بٹھا دیا۔ بعد میں تھانیدار آ گیا۔ بس والوں نے حکیم صاحب سے کہا کہ آپ پیچھے بیٹھ جائیں۔ تھانیدار صاحب آ گئے ہیں، وہ اب فرنٹ سیٹ پر بیٹھیں گے۔ حکیم صاحب نے سیٹ سے اٹھنے سے انکار کر دیا۔ جب بس والوں نے اصرار کیا تو حکیم صاحب ناراض ہو گئے اور بس سے اتر کر باہر سڑک کی ایک جانب کھڑے ہو گئے۔

جب بس بھر گئی تو ڈرائیور نے اسٹارٹ کی۔ اس کا ٹائر پنکچر ہو گیا۔ انھوں نے اس کو ٹھیک کروایا اور بس کو اسٹارٹ کیا تو پھر کوئی نقص پڑ گیا۔ اس طرح تین بار ہوا۔ اب بس والوں کو خیال آیا کہ چونکہ ہم نے ایک سواری کو ناراض کر دیا ہے، شاید اس وجہ سے بس بار بار خراب ہو رہی ہے۔ انھوں نے حکیم صاحب سے استدعا کی کہ آپ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ حکیم صاحب نے انکار کر دیا۔ اب کشف کے ذریعے میاں شیر محمد صاحبؒ کو بھی اس

Marfat.com

کا علم ہو گیا۔ انھوں نے اپنے مرید کو بھیجا کہ جا کر حکیم صاحب سے کہے کہ بس میں بیٹھ جائیں۔ چنانچہ مرید نے آ کر حکیم صاحب کو میاں صاحبؒ کا پیغام دیا۔ اس کے بعد وہ بس میں بیٹھ گئے اور بس چلنے لگی۔

۳۔ میاں صاحب نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ لوگ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے پاس آیا کرتے تھے۔ پہلے تو کہہ دیتے کہ ہم آج ٹھہر جاتے ہیں۔ بعد میں انھیں اپنے کام یاد آ جاتے۔ اسی طرح ایک صاحب حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ سے ملنے کے لیے آئے۔ میاں صاحبؒ نے کہا کہ آج رات ٹھہر جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں نے کھیت کو پانی لگانا ہے۔ میاں صاحبؒ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ، نہر تو کبھی بند بھی ہو جاتی ہے، لیکن اس نے اصرار کیا اور چل دیا۔ جب وہ نہر پر پہنچا تو وہ واقعتاً بند تھی۔ پھر اس کو (نہ ٹھہرنے کا) افسوس ہوا۔

۴۔ پھر فخر المشائخ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے یہ واقعہ سنایا کہ حکیم علی احمد نیر واسطی کا میاں شیر محمد صاحبؒ کے پاس ازراہِ عقیدت آنا تھا۔ میاں صاحبؒ نے ان کو ایک "پگ" (پگڑی) اور ایک کلاہ دیا تھا۔ انھوں نے ان دونوں کو بہت احترام کے ساتھ رکھا۔ اس طرح ان کے مطب میں مریضوں کی لائنیں لگی رہتی تھیں۔ ایک اور حکیم صاحب (غالباً حکیم ظفریاب) کو بھی میاں صاحبؒ نے یہی دو چیزیں دی تھیں۔ انھوں نے "پگ" (پگڑی) اور کلاہ کی کوئی قدر نہ کی۔ جب انھوں نے حکیم نیرؔ واسطی صاحب کے کام کو دیکھا تو وہ پھر شرقپور شریف آئے۔ اس وقت اعلیٰ حضرتؒ کا انتقال ہو چکا تھا۔ حضرت ثانی صاحبؒ کا زمانہ تھا۔ انھوں نے آ کر واقعہ سنایا۔ حضرت ثانی صاحبؒ نے فرمایا کہ وہ تو ان ہی کا حصہ تھا۔

۵۔ پھر میاں صاحب نے ملازمت کے حوالے سے اتوار کی اہمیت کا ذکر کیا (یعنی

Marfat.com

ملازمین کو اس روز کئی کام کرنا ہوتے ہیں)۔اس پر ملک محمد صدیق صاحب اور چوہدری محمد حنیف صاحب نے کہا کہ کوئی بات نہیں ہم کچھ دیر اور بیٹھتے ہیں۔ایسے لمحات تو کبھی کبھی میسر آتے ہیں۔

چند لمحوں کے بعد راقم السطور نے کہا کہ ہمیں ابھی "وڈے میاں صاحب" (میاں شیر محمد صاحبؒ) کے مزار پر سلام کرنے کے لیے جانا ہے۔اس کے بعد محمد حنیف صاحب کو لاہور پہنچ کر ایک شادی میں شریک ہونا ہے۔اس لیے ہم اجازت لیتے ہیں۔حضرت میاں صاحب نے ہمیں اجازت دے دی اور ہم سلام کر کے واپسی کے لیے چلے۔

جب ہم میاں صاحبؒ کی رہائش گاہ سے باہر آئے تو چوہدری محمد حنیف صاحب اور ملک محمد صدیق صاحب نے صاحبزادہ میاں ابوبکر صاحب سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا اور معروف صاحب سے کہا کہ ان کا پتا کروائیں۔انھوں نے کہا کہ آپ حضرت میاں خلیل احمد صاحب سے مل لیں اور میں حضرت میاں ابوبکر صاحب کا پتا کرواتا ہوں۔ہم دائیں جانب ایک بڑی حویلی نما چار دیواری والے احاطے میں چلے گئے۔وہاں حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ کرسی پر بیٹھے تھے اور ان کے مریدین صف پر بیٹھے تھے۔ہمیں دیکھ کر میاں صاحبؒ نے اپنے مریدوں سے کہا: "جلدی سے چارپائی لاؤ، بزرگ آئے"۔آپؒ کے اس ارشاد پر ایک مرید اٹھا اور ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ چارپائی لایا اور صف کے قریب ڈال دی۔حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ نے ہمیں چارپائی پر بیٹھنے کے لیے کہا۔پھر وہ باتیں کرتے رہے۔میں نے اگست ۲۰۰۱ء میں جو اُن سے ملاقات ہوئی تھی،اس کا ذکر کیا۔انھوں نے فرمایا کہ ہاں مجھے یاد ہے۔پھر انھوں نے مخدوم حمید الدین کے بارے میں بات کی اور چوہدری غلام احمد صاحب (ملازم پنجاب پبلک لائبریری) کے ساتھ اپنی

Marfat.com

ملاقات کا ذکر کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب سے اپنی ملاقات کا ذکر بھی کیا۔ اس کے بعد ہم نے حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ سے اجازت لی اور باہر آ گئے۔ معروف صاحب کی نشاندہی پر ہم حضرت میاں ابوبکر صاحب کی نشست گاہ کی طرف چلے۔ ہم نے دیکھا کہ میاں صاحب کرسی پر بیٹھے تھے اور ان کے سامنے مریدین صف پر بیٹھے تھے۔ جب ہم ان کے قریب گئے تو وہ ہمیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے، ہمیں ملے اور کہا کہ آؤ بیٹھتے ہیں۔ انھوں نے مریدوں سے کہا کہ میں ابھی آتا ہوں۔ انھوں نے اپنا ڈرائنگ روم کھلوایا اور ہمیں بٹھایا۔ میاں صاحب ملک محمد صدیق صاحب کے شاگرد رہے تھے۔ ملک صاحب نے بتایا کہ انھوں (میاں صاحب) نے ایم۔اے (لائبریری سائنس) کیا ہوا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں ان کا سیشن ۱۹۹۳ء۔۱۹۹۵ء تھا۔ انھوں نے اصرار کے ساتھ ہمیں پر تکلف چائے پلوائی۔ وہ شعبہ لائبریری سائنس جامعہ پنجاب لاہور کی باتیں کرتے رہے۔ آدھ گھنٹے کے بعد ہم نے اجازت لی۔

پھر معروف صاحب ہمارے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئے۔ ہم ان کے ساتھ "وڈے میاں صاحب" (حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ) کو سلام کرنے کے لیے ان کے مزار پر حاضر ہوئے۔ سلام پیش کیا، دعا پڑھی کچھ دیر اُن کے مزار کے سامنے بیٹھے رہے۔ پھر واپس ہونے کے لیے گاڑی کی طرف آئے۔ معروف صاحب نے اس بیل کا ذکر کیا جس کی پیشانی پر "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ ہم اس بیل کو دیکھنے کے لیے میاں صاحب کے "کھوہ" (کنوئیں) پر گئے۔ اس کو دیکھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ اب اس کو جوتا نہیں جاتا۔ وہاں سے ہم واپس ہوئے۔ معروف صاحب کو میاں صاحب کے دولت خانہ کے قریب اتارا اور ہم لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔ پون گھنٹے میں ہم لاہور پہنچ گئے۔ ملک محمد صدیق صاحب کو سول سیکرٹیریٹ کے سٹاپ پر اتارا، پھر

Marfat.com

چوہدری صاحب مجھے مسجد حمزہ کے قریب اتار گئے۔ پونے دو بجے میں گھر واپس آ گیا۔

حواشی

۱۔ سید جمیل احمد رضوی، مجالسِ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (یادداشتوں کے آئینے میں) (لاہور: دارالفیض گنج بخش، ۲۰۰۳ء)، ص۔ ۳۴۔۳۶

۲۔ ایضاً، ص۔ ۴۵۔۴۶

3. Buehler, Arthur. Sufi Heirs of the Prophet, the Indian Naqshbandiyya and the Rise of Medidating Sufi Shaykh. Columbia: University of the South Carolina Press, 1998.

۴۔ جمیل احمد رضوی، سید، ''تعارف'' مشمولہ فہرستِ ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، مرتبہ سید جمیل احمد رضوی (و) محمد معروف احمد شرقپوری (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۲۰۰۲ء)، جلد اوّل، ص ۱۹۔۲۰

۵۔ ایضاً، ص۔ ۲۰

Marfat.com

جمال وجلال شرقپور شریف

تحریر وترتیب: پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین شرقپور شریف کا حسن و جمال بھی تھے کیونکہ وہ اسم بامسمّٰی تھے۔ وہ شرقپور شریف کا رعب اور جلال بھی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جمیل کے ساتھ جلیل بھی بنایا تھا۔ وہ جمال وجلال کے امتزاج سے ایک معتدل ومتوازن شخصیت کے مالک تھے۔ ان میں ربانی اوصاف تھے بلکہ وہ تو (تخلقوا با خلاق اللہ) کے ارشاد نبوی ﷺ کا مجسم اور عملی تصویر تھے۔

پنجاب کی ایک بستی شرقپور شریف کے مجددی نقشبندی صوفیوں کا خانوادہ نہ صرف پنجاب بلکہ دور دور تک مشہور ومعروف ہے جسے اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ جیسے ولی کامل (صاحب کرامات وفقر وغیور اور اخلاق کریمانہ) نے زمانے بھر سے منوایا۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے فقر وکرامت کو ان کی زندگی میں بھی ایک وسیع دنیا نے دیکھا اور مانا حتی کہ شاعر مشرق حضرت علامہ محمد اقبالؒ جیسی عظیم شخصیات بھی لاہور سے چل کر صرف زیارت کی غرض سے حاضر ہونے میں فخر ومسرت محسوس کرتے تھے اور آج بھی دور ونزدیک کے عقیدت مند اُن کے گن گاتے ہیں۔

شرقپور شریف کے اسی خانوادہ کے چشم وچراغ اور قائد حضرت شیخ المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ جو زندگی بھر خلق خدا کی رہنمائی اور روحانی تسکین کا سامان تھے اور ان کے طفیل آستانہ عالیہ شرقپور شریف عقیدت مندوں اور آرزوؤں کا مرکز تھا۔ وہ نقشبندی مجددی سلسلے کے ایک بلند وبالا روشن مینار تھے۔ وہ بلا مبالغہ روز اول سے تادم وصال آستانہ عالیہ کا جمال بھی تھے جلال بھی! اس جمال وجلال کے مناظر کا مشاہدہ کرنے والی خلق خدا

Marfat.com

میں راقم بھی شامل تھا۔ لگتا تھا کہ لاہور سمیت قرب و جوار کی مخلوق کا ایک سیل رواں امڈ آیا ہے جو شیخ کا آرزو مند تھا۔

میں جب پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں ایم۔اے کا طالب علم تھا تو جن لوگوں سے غائبانہ تعارف ہوا اور جن بزرگوں کی دلچسپ باتیں سننے کا موقع ملا ان میں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے نقشبندی مجددی بزرگان دین بھی تھے۔ ہمارے ہمدم دیرینہ اور مرنجاں مرنج دوست ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی (مرحوم و مغفور) اسلامیات میں پی۔ایچ۔ ڈی کرنے کے لئے آئے تھے۔ اس وقت وہ غالباً کپڑے کی خرید و فروخت کا کام کرتے تھے اور شرقپور شریف میں ہی رہتے تھے اور بس کے ذریعے لاہور آتے تھے۔ میں نے ان سے ہی شرقپور شریف کے اہل طریقت اور اصحاب علم و دانش کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں۔ وہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی درویشانہ زندگی اور فقیرانہ کرامات و کمالات بڑے اثر انگیز اور عقیدت مندانہ انداز میں بیان کرتے تھے۔ اس خاندان کے عربی دان علماء کے فاضلانہ علمی کام اور عربی شعر و شاعری کے کمالات سن کر بڑی حیرت ہوتی تھی اور ان تک رسائی کا شوق پیدا ہوتا تھا اور انہیں دیکھنے اور پڑھنے کا موقع بھی ملا۔ یہ سب چیزیں ایک قیمتی علمی و ادبی سرمایہ تھا اور مجھے امید ہے کہ یہ سرمایہ اب بھی اسی طرح محفوظ ہوگا۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی (مرحوم) حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے اور ان سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔ یہ صدیقی صاحبؒ کی مہربانی تھی کہ میری خواہش پر مجھے اپنے ساتھ شرقپور شریف لے گئے اور اعلیٰ حضرت شیر ربانی کے مزار کی زیارت بھی ممکن ہوئی۔ یہ سوءِ اتفاق کی بات ہے کہ فخر المشائخ

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کسی سفر پر گئے ہوئے تھے تاہم ان کی اولاد امجاد کو دیکھنے اور ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ زندگی میں پہلی بار شرقپور شریف کے گلاب جامن بنتے دیکھنے اور گرم گرم گلاب جامن کھانے اور لطف اندوز ہونا نصیب ہوا۔ واپسی پر گلاب جامن کے علاوہ دیگر قیمتی تحائف سے سرفراز فرمایا گیا۔

لیکن ایک اور صاحب یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے اور شرقپور شریف کا لینڈ لارڈ ہونے کا تاثر دیتے تھے۔ انہیں جب میرے دورہ شرقپور شریف کا علم ہوا تو بہت جز بز ہوئے اور جب میں نے میاں صاحبؒ کی زیارت سے محرومی کا ذکر کیا تو قدرے حقارت آمیز تسلی دیتے ہوئے فرمانے لگے وہ تو کوئی بڑی شخصیت کے مالک نہیں ہیں وہ تو میرے ساتھ سکول میں پڑھتے رہے ہیں مگر میں نے یہ کہہ کر انہیں خاموش کر دیا کہ اگر وہ آپ کے ساتھ پڑھتے رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ بھی آپ جیسے ہی ہونگے اور آپ کی ملاقات سے مشرف ہو جانا ان سے ملنے سے ہی بے نیاز کر دیتا ہے۔ اس بات سے ان کی ایسی تسلی ہوئی کہ پھر اس موضوع پر کوئی اچھی بری کہنے کی کبھی جرات نہ ہوئی۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات سے کافی مدت تک محروم رہا۔ پھر جب میں بھی شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی میں استاد بن گیا تو ایک دن اتفاق سے حضرت میاں صاحبؒ لاہور کسی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے اور ڈاکٹر صدیقی صاحبؒ ہی نے انہیں دیکھنے کا موقع فراہم کیا۔ میاں صاحبؒ اس تقریب کی وجہ سے بہت مصروف اور مریدوں میں گھرے ہوئے تھے اس لئے صرف مصافحہ کرنے کا شرف حاصل ہوا مگر یہ اچانک اور سرسری ملاقات بھی میرے لئے مسرت وانبساط کا باعث تھی کیونکہ ان سے مصافحہ کا شرف بھی بڑے سکون اور خوشی کا باعث

Marfat.com

تھا اور ان کی رعب دار شخصیت مگر مشفقانہ گفتگو نے نہ صرف یہ کہ ایک گونہ تسلی کا سامان کر دیا بلکہ ان کے بارے میں جو کچھ سنا تھا اور جس کی توقع تھی وہ سب کچھ ان کی گفتار اور کردار میں دکھائی دے گیا۔ اس لئے یہ ملاقات نہ صرف باعث تسلی بلکہ دوبارہ دیکھنے اور ملنے کی خواہش بھی چھوڑ گئی اور مجھے عرب شاعر متنبّی کی بات یاد آ گئی کہ

اَتانی ھوَاھَا قبْلَ اَن اَعرِفُ الھویٰ ۔ فَصَادَفَ قلباً فا رنما فتمکّنا

ترجمہ: میں اس سے ملنے سے پہلے ہی اس کا دل دادہ ہو چکا تھا اس لئے اس کی محبت جب دل میں آئی تو جگہ پا گئی۔

یہ بات توجہ کی مستحق ہے کہ میاں صاحبؒ اپنے عقیدت مندوں کے ہاں جب بھی تشریف لاتے بڑے اہتمام اور تیاری کے ساتھ آتے تھے۔ ان کی تشریف آوری برکت کا باعث تو ہوتی ہی تھی ان کی آمد سے محافل کی رونق بھی دوچند ہو جاتی تھی۔ وہ اپنے مریدین کی تقریبات میں اکثر اصحاب علم و دانش کو بھی دعوت دیتے اور انہیں اپنے ساتھ ہی لیکر آتے تھے۔ یہ ایک شفقت بھری عادت تھی اکثر لوگ صرف میاں صاحبؒ کی وجہ سے محافل میں آتے اور بہت دیر تک زحمت انتظار بھی بصد خوشی برداشت کرتے تھے۔ ان کی دعائے خیر محافل کی روح سمجھی جاتی تھی۔

مجھے تاریخ تو یاد نہیں البتہ وقت شام کا تھا حضرت میاں صاحبؒ اپنی ذات میں ایک جماعت بھی تھے اور ایک زوردار اور مؤثر تحریک بھی تھے وہ ایک مجددی صوفی تھے اور صحیح معانی میں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے عقیدت منداور ان کی فکر کے علمبردار تھے۔ ان کے زیر نگرانی لاہور کے ملتان روڈ پر ایک حوزہ مجددی یا مرکز قائم ہوا تھا۔ جس کے افتتاحی اجلاس میں مجھے بھی دعوت دی گئی تھی اور یہ دعوت میاں صاحبؒ کے ایک لاہوری عقیدت

Marfat.com

مند ایڈووکیٹ شیراز فیض بھٹی لیکر آئے تھے۔ اس موقع پر میری گفتگو کا موضوع حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اکبری ایجاد وضلالت کے خلاف کامیاب تحریک تھی۔ جسے میں مجددی جہاد سے تعبیر کرتا ہوں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا یہ جہاد بڑی حکمت وتدبر کا آئینہ دار ہے۔ عصر حاضر میں ہمارے بعض علماء کرام بھی جہاد کے علمبردار ہیں مگر کسی حکمت اور تدبر کے بغیر نتیجہ ناکامی اور مایوسی ہے۔ عصر حاضر کے تقاضے کچھ اور ہیں اور اسلحہ اور وسائل کچھ اور ہیں مگر ہمارے دوست اسی پرانی ڈگر پر جہاد کو چلاتے ہیں۔ اسلحہ بھی پرانا اور روایتی ہوتا ہے۔ ظاہر ہے انجام بھی وہی پرانا اور روایتی ہوتا ہے۔ آج کا دور تو کمپیوٹر کا ہے اور اس کا اسلحہ الیکٹرونکس کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوسکتا مگر ہمارے یہ دوست نئے جہادی تو اس سے آگاہ بھی نہیں ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے ایک ایسے دور میں ابلاغ کی صورت نکالی جس کی مثال رسول اللہ ﷺ کے سوا کہیں بھی نہیں ملے گی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے وقت کے حکمرانوں کو دعوت اسلام دینے کے لئے مکاتیب یا مکتوبات لکھے بلکہ غیر حکمران مگر اہم لوگوں کو بھی لکھے دعوت صرف یہ تھی کہ آپ لوگ اسلام، امن، سلامتی قبول کرلو خود بھی امن اور سلامتی میں رہو گے یعنی ظلم وفساد اور بغاوت وسرکشی کی روش کی بجائے عدل وانصاف کی روش اپنالو تم سے بھی عدل اور انصاف کا سلوک ہوگا۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے بھی اپنے مکتوبات نویسی کو اپنایا اور ہر اہم جگہ مکتوب لکھا نہ صرف ہندوستان کے کونے کونے میں بلکہ ہندوستان سے باہر کی اہم جگہوں پر مکتوبات پہنچانے کی کوشش کی۔ اس پرانے اور پسماندہ دور میں ابلاغ کا موثر ذریعہ خطوط نویسی اور ارسال مکتوبات تھا یہی اس دور کا میڈیا تھا۔ نہ کوئی اخبار تھا نہ ریڈیو یا ٹیلی وژن وغیرہ اس وقت کامیاب ذریعہ ابلاغ واطلاع خطوط و

Marfat.com

مکتوبات ہی تھے اور سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے یہ ذریعہ ابلاغ اپنا کر اپنے مقاصد میں پوری پوری کامیابی حاصل کی۔ یہ ان کا کمال فکر تھا دوررس نگاہ تھی۔

ان باتوں کو اور کسی دوست نے قابل اعتناء سمجھا یا نہیں مگر فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ نے میری ان باتوں کو نہ صرف سمجھا اور ان کا پورا پورا ادراک فرمایا بلکہ اسے پسند بھی فرمایا اور اپنی صدارتی اور اختتامی گفتگو میں اس کی تحسین بھی فرمائی اور غالباً ان سے میرے آئندہ تعلقات اور ان کی توجہات اور شفقتوں کا ذریعہ بھی ثابت ہوا۔ چنانچہ اس کے بعد اپنی اکثر محافل و مجالس میں یاد بھی فرماتے رہے۔ ظاہر ہے میرے لئے یہ بات خوشی اور فخر کا باعث تھی۔ اس کے بعد متعدد مواقع پر خصوصاً اپنے رسائل کے لئے کچھ نہ کچھ لکھنے کا حکم فرماتے تھے۔

میری قابل فخر تصانیف میں سے ایک حضرت مجددؒ اور پاکستان بھی ہے جو میں محسن پاکستان اور عصر حاضر کے سب سے بڑے مسلمان سائنسدان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام سے معنون کی۔ یہ کتاب لکھنے کا اصل اور حقیقی سبب فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ تھے۔ اس کار خیر میں بھی پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی (مرحوم) ذریعہ اور ہمزۃ الوصل تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک روز شام کو ڈاکٹر صدیقی صاحبؒ کا فون آیا کہ کل صبح حضرت میاں صاحب شرقپوریؒ آپ کے ہاں تشریف لائیں گے مگر ان کے آنے سے پہلے آپ نے نہ ناشتہ کرنا ہے اور نہ اپنے لئے ناشتہ تیار کروانا ہے۔ اس وقت ایسی پابندی کا مطلب میں یہی سمجھا کہ شاید مجھے کسی حال میں ناشتہ کی دعوت دی جا رہی ہے یا ممکن ہے کہ ڈاکٹر صدیقی صاحبؒ کے ہاں جانا ہو گا مگر یہ تو میرے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ ناشتہ شرقپور شریف سے آئے گا جس میں شرقپور شریف کے لذیذ گلاب جامن بھی شامل ہوں

Marfat.com

گے اور پھر اتنی وافر مقدار میں ہوگا کہ اگر میں دس دن بھی لگا رہوں تو یہ ساز و سامان کافی ہو گا۔ بعد میں مجھے یہ اندازہ ہوا کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب محض سخی ہی نہیں فراخ دل اور سخیوں کے سخی بھی ہیں بلکہ اپنے وقت کے حاتم طائی ہیں اور یہ صفتِ سخاوت اہل ایمان کی علامت بلکہ سنت نبوی ﷺ ہے۔ میں نے ایک گونہ شرمندگی اور عاجزی سے عرض کیا کہ حضرت آپ نے تکلف کیوں فرمایا تو اس پر حضرت میاں صاحب نے پورے جمال و جلال کے ساتھ کچھ کہنے سے منع کر دیا۔ میں نے بڑی عاجزی سے چائے کی ایک پیالی یا ٹھنڈا قبول کرنے کی درخواست کی جسے بڑی شفقت بلکہ جمال وجلال سے ہی شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب نے انکار کر دیا اور فرمایا دو باتیں آپ سے کرنی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اگر میں ضرورت محسوس کروں تو حسب ضرورت وموقع آپ کے ہاں آجایا کروں مگر ہر بار ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کو ساتھ آنے کی تکلیف نہیں دی جائے گی۔ دوسری بات یہ کہنا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ پر آپ نے اچھی سی کتاب لکھنا ہے جو اردو کے علاوہ عربی میں بھی ہوگی چنانچہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور پاکستان، وجود میں آ گئی جسے بہت پسند کیا گیا۔

مگر مزید کچھ کہنے سے پہلے حضرت میاں صاحب کی شخصیت کے جلال کا ایک اور واقعہ ریکارڈ پر لانا مناسب ہوگا بلکہ ضروری اور مفید بھی ہوگا۔

حضرت شیخ المشائخ کے اس یادگار واقعہ جمال وجلال کا ایک مختصر سا پس منظر ہے۔ ہمارے ایک دوست ہیں فیصل آباد میں جو ایک بہت بڑے تاجر و صنعت کار ہیں اور بہت سے مفاد عامہ اور رفاہی اداروں کے علاوہ ایک یونیورسٹی کے بانی و سرپرست بھی ہیں۔ کچھ عرصہ کے لئے ان کی اس یونیورسٹی میں کام کرنے کے لیے مجھے بھی دعوت دی گئی جس کے نتیجے میں ایم۔ اے اور ایم۔ فل کی ایک معقول تعداد کے علاوہ ایک درجن کے قریب پی ایچ۔

Marfat.com

ڈی بھی تیار کیے گئے۔ ان کا اسم گرامی ہے جناب میاں محمد حنیف ہے۔ وہ ایک نیک نام اور مخیرؒ صاحب ثروت ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے عاشق ہیں اس لئے اکثر مدینہ منورہ کی معطر روحانی فضاؤں میں زندگی گزارتے ہیں۔ ہر سال رمضان سے پہلے جاتے ہیں اور مسجد نبوی ﷺ میں عید الفطر پڑھ کر واپس آتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اعلیٰحضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ سے دلی عقیدت بھی رکھتے ہیں۔

جناب شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میرے علاقہ وادی سون سکیسر کی آب و ہوا کو پسند فرماتے تھے (مگر یہ جانے بغیر کہ میں بھی سون سکیسر کا اعوان ہوں) اور خوشاب جوہر آباد میں ان کے مداحوں اور عقیدت مندوں کا ایک وسیع حلقہ ہے جہاں آپؒ اکثر تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت صاحبؒ کو جب معلوم ہوا کہ میں بھی میاں حنیف صاحب کی یونیورسٹی میں بسلسلہ تدریس و تعلیم کام کرتا ہوں تو کبھی کبھار آتے جاتے اپنے جمال قدر دانی علم کا مظاہرہ فرماتے اور کچھ دیر کے لئے راقم کے حجرہ درویش کو شرف بخشتے تھے۔ اسی ضمن میں میاں حنیف صاحب بھی ایک مرتبہ حضرت شیخ المشائخ سے ملاقات کا شرف پانے کے آرزومند ہوئے اور حضرت سے تشریف آوری کی درخواست کی تو جلالی حکم فرمایا گیا کہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا اس لئے سرسری ملاقات پر ہی قناعت کرنا ہوگی۔ میاں حنیف صاحب نے شرط قبول کرتے ہوئے جوش عقیدت اور اپنی مستعدی کا مظاہرہ کرنے کا اقرار کیا اور کہا کہ میں گیٹ پر کھڑے کھڑے آپ کا استقبال کروں گا اور جب تک آپ رہیں گے خدمت کے لئے کھڑا رہوں گا اور آپ کو الوداع کہنے تک بیٹھوں گا نہیں۔

اب ذرا جمال و جلال کے اجتماع کا منظر دیکھیے سوءِ اتفاق سے میاں حنیف کی ایسی

Marfat.com

ناگزیر مصروفیت آ گئی جس کی وجہ سے گیٹ پر کھڑے ہو کر آمد کا انتظار اور استقبال ناممکن ہو گیا۔ مجھے فون پر فرما چکے تھے کہ تیرے حجرہ میں کچھ دیر رک کر پانی پیوں گا اور ایک دو باتیں پوچھوں گا۔ چنانچہ آپؒ وقت پر تشریف لائے اور دس پندرہ منٹ کے بعد تشریف لے جانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے اس اثناء میں میاں حنیف صاحب کا فون آ گیا کہ میں آ رہا ہوں اس لئے حضرت میاں صاحب سے چند منٹ رکنے کی درخواست کریں۔ اب جلال کا مرحلہ درپیش تھا۔ فرمانے لگے: ''یہ دولت کا غرور وقت کی پابندی کا قائل نہیں لگتا۔ اس لئے میں اس کے لئے تو ایک سیکنڈ بھی نہیں رکوں گا مجھ سے تو کہا تھا کہ میں گیٹ پر کھڑے کھڑے آپ کا انتظار کروں گا مگر حال یہ ہے کہ کاروباری مصروفیت کا غرور ایک درویش کا وقت ضائع کرنے کی پرواہ ہی نہیں کر رہا'' اور مجھے روکنے سے منع فرما دیا تھا۔ جمال وجلال کا کیا شاندار منظر تھا۔ ایک درویش بے نوا کے حجرے میں شیخ المشائخ تشریف فرما ہیں مگر ایک سرمایہ دار کے غرور کو ہر حال میں ٹھکرا کر وعدہ خلافی کی سزا دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ان کا جمال ان کے جلال کی جگہ لینے کے لئے آمادہ ہی نہیں ہوتا۔

شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ ظاہر و باطن میں کتاب وسنت کے پابند تھے۔ شکل ووضع، گفتار و کردار اور معاملات زندگی میں وہ سلف صالح کا عملی نمونہ اور حسین یادگار تھے۔ لباس اور رہن سہن میں انتہائی سادہ تکلف سے دور اور بناوٹ سے پاک تھے۔ بے تکلف اور صاف گو تھے۔ حق گوئی میں بے دھڑک اور بے باک لیکن غریبوں اور ضعیفوں پر مہربان، بات تحمل کے ساتھ سنتے تھے۔ میں نے عرب وعجم اور مشرق ومغرب میں کسی ایک شخص میں وہ سادگی اور ہیبت یکجا نہیں دیکھی جو مجھے جمال وجلال شرقپور شریف کے سجادہ نشین حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

میں بیک وقت مشاہدہ ہوا۔

میرے ساتھ ان کا سلوک اور برتاؤ بے حد مشفقانہ تھا۔ اکثر ان کے اس شفقت بھرے سلوک سے مجھے ایک گونہ شرمندگی محسوس ہوتی تھی۔ ان کے خیال اور اندازے میں کوئی بہت بڑا عربی دان تھا۔ دراصل ان کو عربی زبان بہتر بنانے کا بہت شوق تھا۔ عموماً وہ چھٹی والے دن صبح تشریف لاتے اور گھنٹوں بیٹھے رہتے۔ ان کے سوالات ہمیشہ آسان ہوتے تھے مگر وہ انہیں مشکل خیال کرتے تھے۔ اور جب ہم بات مکمل کر لیتے تو ان کے نورانی چہرے پر اطمینان اور پسندیدگی کے تاثرات نمایاں ہو جاتے لیکن حسن اتفاق سے جو بھی سوال ان کی زبان پر آتا تھا مجھے اس کا جواب آتا ہوتا تھا اس میں میری لیاقت کو دخل نہ ہوتا تھا بلکہ یہ ان کی مشفقانہ برکت کا نتیجہ ہوتا تھا۔ میں خلوص دل سے دعا کرتا تھا کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ پوچھ لی جائے جو میری سمجھ سے بالا ہو یا میں تسلی بخش جواب نہ دے سکوں۔ ان مواقع پر اہتمام وانتظام جناب شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ کی ذمہ داری ہوتی تھی مگر ہمارے راز و نیاز کی باتوں میں ان کی شرکت نہیں ہوتی تھی۔

یہ اس زمانے کا ذکر ہے جب میاں صاحبؒ چلنے پھرنے اور اُٹھنے بیٹھنے میں خدام کا سہارا لیتے تھے جو انہیں گاڑی سے اُٹھا کر لاتے اور پھر وہی انہیں ویل چیئر میں اُٹھا کر گاڑی میں بٹھا دیتے تھے۔ حضرت میاں صاحبؒ کی یہ ہمت اور حوصلہ حیران کن تھا مگر سبق آموز بھی تھا۔ یہ حدیث نبوی ﷺ ہم سب پڑھتے سنتے اور بیان بھی کرتے ہیں کہ (اطلبوا العلم من المھد الی اللحد) یعنی گہوارہ سے گور تک علم کی طلب میں لگے رہو مگر ہم سے کتنے ہیں جو ارشاد نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہیں مگر حضرت میاں صاحبؒ یہ حدیث پاک پڑھتے تھے سنتے اور بیان بھی کرتے تھے لیکن وہ نہ صرف یہ کہ اس پر آخری دم

Marfat.com

تک عمل کرتے رہے بلکہ اس ارشاد نبوی ﷺ کی عملی تصویر بھی تھے، تفسیر بھی تھے۔

وہ ایک پیر تھے اور روشن ضمیر تھے وہ عالم بھی تھے اور عامل بھی تھے، وہ علم دوست بھی تھے اور علم پرور بھی تھے۔ جس طرح وہ بے شمار مساجد کے بانی اور رفاہی اداروں کے سرپرست بھی تھے اسی طرح وہ اہل علم و دانش کے بھی سرپرست تھے اور لاتعداد علماء اور ادباء کو تصنیف و تالیف پر ابھارنے والے، تجاویز دینے والے اور ان کی تصانیف کی طباعت و اشاعت کی ذمہ داری لینے والے بھی تھے۔ اُنہوں نے بے شمار مقالات و کتب تصنیف کیں مگران کے کہنے پر اور رہنمائی کرنے پر اور مدد دینے پر اہل علم و دانش نے جو کچھ لکھا اس کا تو حساب بھی مشکل ہے مگر ذات پاک جو اعمال کا حساب جاننے والی اور اجر و ثواب دینے والی ہے اس کا حساب بھی جانتی ہے اور ان کے اجر و ثواب کا بھی اس نے وعدہ فرما رکھا ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ اتنا کچھ کر گئے ہیں جس کا حساب تاریخ کے ذمہ ہے اور یہ ذمہ داری پوری کرنا تاریخ کا فرض بھی ہے اگر تاریخ اپنی ذمہ داری پوری کر کے حق ادا نہیں کرے گی تو خلق خدا اس کا محاسبہ کرے گی اور اگر خلق خدا نہ کر سکی تو خدا ہر صورت میں حساب لے گا بقول نابغہ ذبیانی کوئی بھی نیکی رائیگاں نہیں جاتی خلق خدا اس کا حق ادا کرے گی ورنہ خدا تو ہر حال میں ادا فرمائے گا (لا یذھب العرف بین اللہ والناس)۔

عرب شاعر نابغہ ذبیانی کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ نیکی کا اجر ہر حال میں مل کر رہتا ہے اول تو خلق خدا ہی نیک انسان کو اس کے کار خیر کا بدلہ دیتی ہے ورنہ اللہ رب العزت ہی اپنے نیک بندوں کو ان کی نیکیوں کا اجر عطا فرمادے گا گویا نیکی ضائع ہرگز نہیں ہوتی اور یہ جو خلق خدا نیک آدمی کو بدلہ دیتی ہے اس کی اصل صورت احترام اور محبت ہوتی ہے جو نیک انسان کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے دل میں پیدا فرما دیتا ہے اور وہ اس پر دل و جان سے

Marfat.com

فدا ہونے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے کی یہی پہچان ہوتی ہے۔ لوگ جتنی اس کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں اتنا ہی وہ عظیم اور خدا کے ہاں پسندیدہ ہوتا ہے۔ حضرت شیخ المشائخ رحمتہ اللہ علیہ سے بھی خلق خدا کی ایک بہت بڑی تعداد ان کی عقیدت مند اور ان کا احترام کرتی ہے۔ اس کا ایک عملی مظاہرہ وہ تھا جو میں نے اور میرے علاوہ بے شمار لوگوں نے ان کی وفات پر دیکھا تھا۔ ہم جب دریائے راوی کے پل سے گزر کر لاہور سے شرقپور شریف کے لئے روانہ ہوئے تھے تو لوگ کاروں، ویگنوں، بسوں پر بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ہر شخص غمگین نظر آ رہا تھا۔ ہر آنکھ اشکبار دکھائی دی۔ ہر زبان پر ستائش اور دعا تھی۔ شرقپور شریف کی سڑکوں اور گلیوں اور بازاروں میں انسان ہی انسان تھے۔ یوں لگتا تھا کہ سب کا بہت کچھ بلکہ سب کچھ کھو گیا ہے اور وہ اپنے اس نقصان پر روتے سسکتے نظر آتے ہیں۔ دراصل ان کا ہمدرد، غمخوار اور سرپرست و مددگار چھن گیا تھا۔ ان کے پیر و مرشد شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ لوگوں کی حالت ان کے لئے بہت بڑے نقصان کی علامت تھی۔ یہ علامت تھی دنیا سے رخصت ہونے والے ایک عظیم انسان کی وہ بلاشبہ ایک عظیم انسان تھے۔ وہ یقیناً شرقپور شریف کا جمال و جلال تھے۔

Marfat.com

سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک

اللہ رب العزت نے انسان کو تخلیق فرمایا اور نیابت کا تاج اس کے سر پر سجایا۔ اس کو راہ ہدایت پر گامزن رکھنے کے لئے انبیا و مرسلین علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین علیہم السلام یکے بعد دیگرے اس جہان فانی میں فلاح انسانی کے لئے تشریف لائے اور سب سے آخر میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم نبوت کا تاج پہن کر تشریف لائے تو سلسلہ نبوت و رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔

اس کے بعد امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ذمہ داری علماء و اولیائے اُمت کے ذمہ آئی جس کو اللہ رب العزت کے ان برگزیدہ بندوں نے احسن طریقے سے نبھایا اور دین متین کی حفاظت اور اس کی ترویج و اشاعت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اولیاء اللہ نے بالخصوص اپنے حکیمانہ طرز تبلیغ اور اپنے قول و عمل کی یگانگت کے زور سے ہر دور میں دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم بلند رکھا اور کسی بھی موقع پر اس کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔

زمانہ کروٹ بدلتا رہا۔ لیل و نہار کی گردش جاری رہی، ظلم و ستم کی تند و تیز ہوائیں چلتی رہیں، کفر کے ریلے حملہ کرتے رہے، جبر و تشدد بھی اپنے حربے آزماتا رہا، ضلالت و گمراہی بھی ایڑھی چوٹی کا زور لگاتی رہی، مختلف فتنے اور فسادات اپنے مکروہ اور مذموم ارادوں کے ساتھ دین متین پر حملہ آور ہوتے رہے اور کسی نہ کسی ذریعے اس کو مٹانے اور مسخ کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن یہ سب فتنے رب العزت کے ان برگزیدہ بندوں کی قوت و ہمت اور استقامت کے سامنے ناکام ٹھہرے۔ یہ نفوسِ قدسیہ ہر دور میں ظلم و جبر کا ڈٹ کر

Marfat.com

مقابلے کرتے رہے اور کمال صبر و ہمت کے ساتھ ہر ستم گر کو للکارتے رہے کہ

ادھر آستم گر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

اور یہ سلسلہ سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر آج تک قائم ہے۔ کسی دور اور زمانہ میں بھی اولیاء اللہ نے دین متین کو تنہا اور بے سہارا نہیں چھوڑا۔ وہ عظیم ہستیاں کہ جنہوں نے اشاعت و تحفظ دین میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں چھوڑا وہ دامے، درھمے، سخنے، قدمے، دین متین کی خدمت کرتے رہے اور اپنے روشن عمل اور خوبصورت انداز تبلیغ کے ذریعے اسلام کو گھر گھر پہنچایا۔ اُن میں ایک عظیم نام فخر المشائخ پیر طریقت رھبر شریعت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ آپؒ دورِ حاضر کے وہ عظیم اور بے مثال صوفی ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی خدمت اور اس کے تحفظ و ترویج و اشاعت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ چشمہ علم و حکمت پیکر خلوص و محبت منبع رشد و ھدایت اور جبل صبر و استقامت تھے۔ خوف خدا آپؒ کا شعار تھا۔ عشق مصطفیٰ ﷺ آپؒ کا اثاثہ تھا۔ حق گوئی آپؒ کا وطیرہ تھا۔ مہمان نوازی آپ کا ورثہ تھا اور دین حق کی سربلندی اور ترویج آپؒ کا مشن تھا۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی ساری حیاتِ مستعار سنت سے عبارت تھی تحمل و بردباری، عجز و انکساری، شرم و حیاء، مہمان نوازی، غریبوں اور ناداروں کی مدد، علماء کی قدردانی، ہم نشینوں سے برابری کا برتاؤ، احباب کی خوشی غمی میں شرکت، خوش خلقی، سادگی، میانہ روی، حق گوئی، توکل، اتباع سنت، علم سے محبت، انگریزی تہذیب سے نفرت اور بدعات سے نفرت جیسی خصوصیات نے آپؒ کی زندگی کو مشعل ہدایت

Marfat.com

بنا دیا تھا۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ایک درد دل رکھنے والے انسان تھے امتِ مسلمہ کے بالعموم اور پاکستان کے حالات کے حوالے سے بالخصوص مغموم و پریشان رہتے تھے۔ اس حوالے سے مختلف تحریکوں میں شمولیت اختیار کی اور کئی ایک تحریکوں کی قیادت بھی سنبھالی، نظام مصطفیٰ ﷺ کی تحریک ہو یا فتنہ قادیانیت کو کچلنے کی تحریک آپؒ کا کردار بے مثال نظر آتا ہے۔ قانون قدرت ہے۔ (کلُ نفسٍ ذائقة الموت)

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (۵ ذیعقد ۱۴۳۴ھ / بمطابق 11 ستمبر 2013ء) بروز بدھ شام پانچ بجے ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

بقول اقبالؒ:

تیری محفل بھی گئی، چاہنے والے بھی گئے
شب کی آہیں بھی گئیں، صبح کے نالے بھی گئے
دل تجھے دے بھی گئے ، اپنا صلہ لے بھی گئے
آکے بیٹھے بھی نہ تھے اور نکالے بھی گئے
آئے عشاق، گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغ رُخ زیبا لے کر!

لکھنا تو بہت کچھ چاہتا تھا لیکن علالت طبع کے باعث یہ چند سطریں لکھ سکا۔ اللہ تعالیٰ ان کے طفیل مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے (آمین)

گر قبول افتد زہے عز و شرف

Marfat.com

شیخ القرآن اور شیخ المشائخ

پیرِ طریقت امیرِ طریقت، محبّ الغرباء والفضلاء منبع جود و سخا فخر العلماء والمشائخ حضرت پیر میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

چلے تو راہ طریقت کا شاہسوار لگے
رکے تو شیر ربانی کا شاہکار لگے

مئی 2013ء کی بات ہے کہ ایک روز محترم پروفیسر خالد بشیر صاحب دام اقبالہ کا فون آیا کہ آپ سے ملاقات کرنی ہے۔ چنانچہ آپ محترم شہزاد صاحب (گجرات) کے ہمراہ گورنمنٹ مولانا ظفر علی خان ڈگری کالج وزیر آباد تشریف لائے اور آنے کا مقصد بیان کیا کہ حضور قبلہ پیر صاحب فخر المشائخ شرقپوری کے حکم سے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ جو دعوت نامہ عرس حضرت شیخ القرآن عبد الغفور ہزاروی کا شائع کرتے ہیں قبلہ پیر صاحب کو بے حد پسند ہے۔ اس دعوت نامہ اور (فیضان شیخ القرآن) کتاب کے دو نسخے چاہئیں اور پھر فون پر حضور قبلہ میاں صاحبؒ سے میری بات کروائی۔ انتہائی نرم لہجہ شیریں زبان محبتوں بھرے الفاظ کے ساتھ قبلہ پیر صاحب کچھ دیر محو گفتگو رہے۔ کتاب (فیضان شیخ القرآن) جو اس سے قبل میں آپؒ کو خود پیش کر چکا تھا کی بے حد تعریف کی۔ میری حوصلہ افزائی فرمائی عرس کے دعوت نامہ کا انداز پسند فرمایا اور ڈھیروں دعائیں دیں۔ حضور قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے راقم الحروف کی آخری گفتگو ثابت ہوئی۔ چند ماہ بعد 11 ستمبر کو آپؒ کے وصال کی خبر ملی۔ افسردگی کا

Marfat.com

عالم طاری ہو گیا کہ علمی روحانی نابغہ روزگار شخصیات جن سے اہل سنت کا دامن پہلے ہی خالی ہوتا جا رہا ہے ایک اور وحید العصر شخصیت پردہ فرما گئی۔

غالب وہ شخص تھا ہمہ داں جس کے فیض سے
ہم سے ہزار ہیچ مدان نامور ہوئے

زہد و تقویٰ صدق و صفا اور حسن و عشق یہ چھ لفظ ان کے پردہ کرتے ہی بے پاؤں سر ہوئے۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے اپنے رفقاء کے ہمراہ شرقپور شریف حاضر ہوئے۔ جس طرف دیکھو ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہی لوگ نظر آ رہے تھے۔ سڑک پر دونوں جانب گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاروں سے محسوس ہوتا تھا کہ سارا علاقہ ہی جام ہو چکا ہے۔ بڑی مشکل سے گاڑی پارک کرنے کی صورت بنی۔ علماء و مشائخ عظام سے ملاقات ہوئی۔ سب ہی کو حضور قبلہ پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی تعریف کرتے سنا۔

مدتوں روتی ہے چشم حسرت اہل چمن   سال ہا رہتے ہیں گریاں دیدہ چرخ کہن
تب کہیں ہوتا ہے پیدا ایک محل گلبدن   بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن
زندگی رہتی ہے برسوں غوطہ زن در خاک وخوں   تاز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

امیر طریقت، مصدر انوار شریعت، منبع رشد وھدایت، پیکرِ اخلاص و محبت، شاہ سوار میدان عجز و انکساری، مخدوم ملت اسلامیہ، آفتاب نقشبندیت، ترجمان مجدد الف ثانیؒ، شہنشاہ کشور زھد و تقویٰ، آسمان علم وحکمت، پیر درخشاں، مزاج گفتار، کردار ولباس میں یادگار اسلاف، درجنوں محو بیان اوصاف کو جمع کریں تو قبلہ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی تصویر بنتی ہے۔

نماز جنازہ میں شرکت کے علاوہ ختم چہلم کے موقع پر حاضری دی۔ اسٹیج پر درجنوں علمی روحانی شخصیات جلوہ افروز تھیں۔ مجھے بھی اظہار خیال کا موقع ملا۔ یہاں حضرت میاں

Marfat.com

شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی ایک کرامت کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ ختم چہلم سے قبل مڑھ بلوچاں سانگلہ ہل میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس تھی۔ ساری رات جاگتے گزر گئی۔ صبح سحری کے وقت خطاب کا موقع ملا۔ وہاں سے شرقپور شریف حاضر ہوا لوگوں کا جم غفیر نظر آیا سٹیج پر پہنچا۔ سٹیج سیکرٹری صاحب نے اپنی گفتگو کے دوران یکبار کہا: ہزاروں کا اجتماع ہے اوّل سے لیکر آخر تک نظر ڈالو کوئی ایک بندہ بھی سامعین میں سے آپ کو ننگے سر نظر نہیں آئے گا (یہ بات سوفی صد درست تھی)۔

یہ سب فیض ہے حضرت فخر المشائخؒ کی تربیت کا۔ ہمارے ہاں اکثر جلسوں عرسوں میں آدھے سے زائد سامعین ننگے سر بیٹھے ہوتے ہیں۔ مجھے سٹیج پر بیٹھے ہوئے کافی وقت گزر گیا۔ بڑے بڑے واعظین علماء و مشائخ سیاسی مذہبی قائدین کا خطاب ہو چکا تھا۔ میرے ہمراہ جو علماء اور میرا بیٹا محمد زکفران ہزاروی مجھ سے کہنے لگے کم و بیش تین گھنٹے گزر چکے ہیں۔ اب آپ کے خطاب کی باری نہیں آئے گی۔ چند جید علماء کرام باقی رہ گئے ہیں لہٰذا اب واپس چلتے ہیں۔ رات بھر بھی جاگتے رہے ہیں۔ تھکاوٹ نے بُرا حال کر رکھا ہے کچھ اور مقررین کا خطاب ہوگا۔ میں وہیں سے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی کہ اسٹیج سیکرٹری اور صاحبزادگان کے دلوں میں یہ بات ڈالیں کہ حضرت شیخ القرآن جنہوں نے زندگی کے عظیم اسٹیج پر اظہار خیال کیا ان کا پوتا بھی بیٹھا ہے۔ چند منٹ اسے بھی حضرت کا ذکر کرنے کا موقع دیا جائے۔ میرے عرض کرنے کی دیر تھی کہ فوراً اسٹیج سیکرٹری صاحب نے حضرت شیخ القرآن اور جانشین شیخ القرآن کا ذکر کرتے ہوئے مجھے خطاب کی دعوت دی۔ میں نے بھرپور انداز سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ کئی ایک علماء و مشائخ جن سے میری پہلی ملاقات تھی نے خوب سراہا اور حضرت شیخ

Marfat.com

القرآن اور جانشین شیخ القرآن کی نسبت سے بے حد محبت وشفقت کا اظہار فرمایا۔

آستانہ عالیہ شرقپور شریف وہ عظیم علمی اور روحانی خانقاہ ہے کہ حضرت شیخ القرآن ابوالحقائق خواجہ پیر محمد عبدالغفور ہزاروی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی کے آخری سالوں میں ایک روز سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم آستانہ پر خطاب کے لئے عزیز آباد سے رخصت ہوتے وقت فرمانے لگے اب میرا دل جلسوں اور محفلوں سے بھر گیا ہے۔ زندگی کے شب و روز اسی میں گزر چکے ہیں۔ اب دل چاہتا ہے ان جلسوں اور کانفرنسوں میں نہ جایا کروں۔ دل چاہتا ہے کہ شرقپور شریف ضرور جایا کروں جہاں مشائخ عقیدت کا دم بھرتے ہیں اور علماء گردن نیاز خم کرتے ہیں۔

حضرت فخر المشائخ کو حضرت شیخ القرآن سے بے پناہ محبت تھی۔ ہزاروں عرسوں جلسوں میں اکٹھے شریک ہوتے۔ حضرتؒ متعدد بار وزیر آباد حضرت شیخ القرآن سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے۔ حضرت شیخ القرآن نے بھی زندگی بھر عرس شرقپور شریف کو بڑی اہمیت دی۔ پابندی سے حاضری دیتے رہے اور آپ کی علمی وجدانی تقریر کو آج بھی شرقپور شریف کے عقیدت مند یاد کرتے ہیں۔ ایک موقع پر فرمایا میں شرقپور شریف گیا، وہاں نقشبندیوں کے اسٹیج پر مسئلہ وحدۃ الوجود کو اس خوبصورت آسان انداز میں بیان کیا کہ علماء و مشائخ عش عش کر اُٹھے۔ حضرت شیخ القرآن نے کم وبیش چالیس سال تک عرسِ شرقپور شریف میں شرکت فرمائی۔

حضرت فخر المشائخ حضرت شیخ القرآن کی آمد پر خصوصی اہتمام فرماتے۔ اس بات کا اظہار استاذی المقام حضرت پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار کلاس میں کیا۔ جب میں آپ سے پنجاب یونیورسٹی لاہور ایم اے اسلامیات کا طالب علم تھا اور کئی

Marfat.com

بار اپنی نجی محافل میں مجھے شفقت اور محبت سے ذکر کرتے کہ محمد آصف ہزاروی اس بات کی گواہی دے گا کہ حضرت شیخ القرآن کو کھانے میں یہ چیز پسند تھی کیونکہ حضرت شیخ القرآن کو شر قپور شریف میں کم وبیش ۲۰ سال تک میں نے کھانا کھلایا۔ جب بھی آپ کی آمد ہوتی حضرت میاں صاحبؒ میری ڈیوٹی لگاتے کہ حضرت شیخ القرآن تشریف لا رہے ہیں خوب اہتمام کرنا اور مہمان نوازی میں کوئی کمی نہیں چھوڑنی۔ اللہ اللہ وہ محفلیں جن میں سلف صالحین کا سچا نمونہ ،تواضع انکساری، مہمان نوازی، دلکش ادائیں دلفریب انداز اب ڈھونڈنے سے نہیں ملتیں۔

اب انہیں ڈھونڈ چراغ رُخ زیبا لے کر

حضرت فخر المشائخ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنوری 1967ء کو حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت شیخ القرآن نے بھی اس سال حج کی سعادت حاصل کی۔ دونوں عظیم شخصیات کی ملاقات شہر مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ حضرت شیخ القرآن نے وہیں سے اپنے اہل خانہ کے نام ایک خط لکھا جس میں اس ملاقات کا بھی بھرپور تذکرہ لکھا۔ 7 فروری جمعۃ المبارک کا دن تھا حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ مجھے ایک نقشبندی نسبت رکھنے والے بزرگ کے پاس لے گئے۔ ماشاء اللہ بے حد متقی بزرگ تھے۔ ان کی مجلس میں بڑی روحانیت تھی۔ ان کا مکان مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہے۔ مسجد غمامہ سے شمال کی جانب محلہ میں واقع ہے۔ یہیں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رہا کرتے تھے۔ حضرت میاں صاحب کی مدینہ طیبہ میں حضرت شیخ القرآن سے متعدد بار ملاقاتیں ہوئیں۔ مختلف محافل جو حضرت مدنی صاحب کے آستانے پر ہوتیں شامل ہوتے رہے۔ (فیضان شیخ القرآن) کے لئے حضرت میاں صاحبؒ نے رابطہ کیا۔ آپ نے درج ذیل کلمات لکھ کر عطا کیے۔

(حضرت شیخ القرآن مجاہد تحریک پاکستان وتحریک ختم نبوت ابوالحقائق پیر محمد

Marfat.com

عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ جید عالم دین، عظیم محقق، فن خطابت کے شہنشاہ اور عاشق رسول ﷺ تھے۔ آپ کی تقریر پُر سوز اور پُر اثر ہوتی تھی۔ آپ بڑے بڑے سجادہ نشینوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ لیکن اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی عظمت کو تسلیم کرتے تھے۔ یہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے آپ کی والہانہ محبت تھی۔ حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے عرسوں کے مواقع پر اکثر شمولیت فرمایا کرتے تھے اور مجھ سے بڑی محبت اور شفقت کا اظہار فرماتے۔ آپ مسلک اہل سنت و جماعت کے بے باک مبلغ اور علماء و مشائخ کی زینت تھے۔ آپ کی دینی علمی اور قومی خدمات ناقابل فراموش ہیں)۔

حضرت شیخ القرآن جب جمعیت علمائے پاکستان کے صدر منتخب ہوئے اس موقع پر حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے کردار ادا کیا اور اس تحریک میں حضرت شیخ القرآن کا ساتھ دیتے رہے۔ حضرت شیخ القرآن رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد قبلہ والد ماجد حضرت جانشین شیخ القرآن مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی چشتی گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ پابندی سے حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے سالانہ عرس مبارک میں خطاب کے لئے تشریف لاتے رہے۔ 25 جنوری 2011ء بروز منگل کو محترم جناب شہزاد احمد صاحب پرنسپل دی ایجوکیٹرز سکول گجرات میں ایک پروقار تقریب میں شمولیت کے لئے حضرت تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپؒ نے دستار بندی فرمائی دیر تک کتاب فیضان شیخ القرآن کا مطالعہ کرتے رہے اور کتاب لکھنے پر میری بھرپور حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے ساتھ میرے اسلاف کو جو محبت تھی اور مجھے ورثہ میں ملی اسی بنا پر متعدد بار دربار شریف حاضری کا موقع ملتا رہا۔ پھر اس محبت میں اضافہ استاذی حضرت پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد

Marfat.com

صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کی وجہ سے اور مضبوط ہو گیا۔ لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں حضرت میاں صاحبؒ تشریف لاتے تو استاد محترم کے ہمراہ شریک ہوتا رہا۔ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی تحریک پر ہی میں نے حضرت ڈاکٹر بشیر احمد صدیقیؒ کے حکم پر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کی عربی زبان و ادب میں خدمات پر ایم اے عربی کے امتحان کے لئے مقالہ لکھا جسے حضرت پیر میاں صاحبؒ نے بے حد پسند فرمایا۔ انہی ایام میں حضرت قبلہ پیر میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت پیر میاں سعید احمد شرقپوری صاحب سے قریبی تعلق مضبوط سے مضبوط ہوتا چلا گیا۔ حضرت قبلہ پیر میاں خلیل احمد شرقپوریؒ ایک روز وزیر آباد عرس کے موقع پر مجاہد تحریک ختم نبوت مرکز علم عرفان حضور قبلہ محمد عتیق الرحمٰن نقشبندی قادری فیض پوری آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کے ہمراہ تشریف لائے اور پھر فروری 2000ء میں میری والدہ ماجدہ کے چہلم میں شرکت کے لئے وزیر آباد علی الصبح تشریف لے آئے تھے اور ظہر تک قیام فرمایا۔ میرے لاہور میں قیام کے دوران متعدد بار آپؒ سے اچھرہ میں ملاقاتیں رہیں۔ حضرت پیر میاں سعید احمد شرقپوری مدظلہ العالی سے بڑے گہرے مراسم رہے۔ لاہور میں ہونے والی شیخ القرآن کانفرنسوں میں خطاب کے لئے بھی فرماتے رہے۔

حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی تحریک پر میرے درجنوں مضامین (نور اسلام) میں شائع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبؒ کو کمال ذوق عطا فرمایا تھا کہ علمی کام کرنے والے کی خوب پذیرائی فرماتے۔ مسلک اہل سنت کے لئے تحریری طور پر کام کرنے والوں کو دیکھ کر آپؒ کی آنکھوں میں ایک خاص چمک نظر آتی، انہیں ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے تھے۔ مختصر یہ کہ آپؒ قرون اولیٰ کے مشائخ کی تابندہ نشانی اور سلف صالحین کی نمائندہ شخصیت تھے۔

Marfat.com

حضرت فخر المشائخؒ پیرزادہ اقبال احمد فاروقیؒ کی نظر میں

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ 4 جنوری 1928ء کو ضلع گجرات کے ایک گاؤں شادی وال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے جدِ اعلیٰ پیر شاہ عبدالرحیم فاروقی علیہ الرحمہ اپنے وقت کے اہل کمال میں تھے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول سے حاصل کی، پھر لاہور کا رُخ کیا۔ مولانا محمد نبی بخش حلوائی سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ فارسی ادب کا کورس بہاولنگر سے 1944ء میں منشی فاضل، 1946ء میں مولوی فاضل کا کورس پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ہی ایم۔ اے کیا، پھر لاء کالج، لاہور سے قانون کا امتحان پاس کیا اور سرکاری ملازمت اختیار کرلی۔ 1962ء میں اشاعت کتب اور ابلاغ دین کے جذبہ سے سرشار "مکتبہ نبویہ" قائم کیا۔ کئی کتب شائع کیں۔ ذاتی لگن سے کتابوں کی تصنیف وتالیف کا شرف حاصل کیا۔ کئی کتب کے تراجم کرکے دنیائے علم میں نام پیدا کیا جن میں "معارج النبوت" اور "الدرالثمین" جیسی کتب شامل ہیں۔ بے شمار کتب پر بڑے تحقیقی مقدمات لکھے۔ آپ کے مضامین ومقالات پاک وہند کے جرائد میں برابر شائع ہوتے رہے ہیں۔ خواجہ محمد احسان مجددی سرہندی کی تالیف "روضۃ القیومیہ" کی ترتیب نو اور تعلیقات کے ساتھ اشاعت کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہوا۔ گزشتہ بیس سال سے آپ مرکزی مجلس رضا، لاہور کے پلیٹ فارم سے ماہنامہ "جہانِ رضا" نکال رہے تھے۔ آپ ہی اس کے ایڈیٹر وپبلشر تھے۔ آپ کے بارے میں محررہ مضامین کو مولانا صلاح الدین سعیدی نے "باتوں سے خوشبو آئے" کے زیرِ عنوان مرتب کیا ہے۔ آپ 85 سال 11 ماہ 15 دن کی بہاریں گزار کر 19 دسمبر 2013 کو بروز جمعرات اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ

Marfat.com

وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط ۔ 20 دسمبر 2013ء کو بعد نماز جمعہ آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اور پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ تھا۔ جیسا کہ خود (پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ) انہوں نے ''مجالسِ جمیل'' میں صفحہ 5 پر تحریر کیا ہے:

''مجھے فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے پچاس سال سے زیادہ نیازمندی کا شرف حاصل ہے۔ صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابھی نوجوان تھے تو میرے غریب خانہ پر تشریف لاتے اور بڑی میٹھی میٹھی باتوں سے نوازتے تھے۔ باتوں کے درمیان کبھی کبھی خانوادۂ عالیہ شرقپوریہ کے بعض احوال اور فضائل پر بھی گفتگو کرتے جس سے حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات سامنے آتے۔ صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے شفیق اور نفیس انسان بن کر میرے احباب کے حلقے میں آئے اور مَیں بھی ان کے ساتھ نیازمندانہ تعلق خاطر رکھتا۔ کبھی کبھی انہیں ملنے کے لیے شرقپور شریف چلا جاتا۔ اگر وہ چند روز نہ آتے، مَیں اپنے اندر ایک بے چینی سی محسوس کرتا''۔ اس تعلق کی بنا پر وہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں وقتاً فوقتاً اپنے خیالات کا اظہار تحریری طور پر کرتے رہے ہیں۔ جن کو راقم نے اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے۔

''لاہور کی علمی شخصیات'' (جہانِ رضا مئی 1994) کے عنوان کے تحت آپ کا ذکرِ خیر ہے۔ آپ کا تعلق اگرچہ شرقپور شریف کے روحانی خانوادہ سے ہے مگر اس جگہ ان

Marfat.com

کا ذکر اس دور کا ہے جب میاں صاحبؒ شاد باغ لاہور میں اپنا مکان تعمیر کر رہے تھے اور یوں ان کا لاہور میں آنا جانا لگا رہتا تھا۔ اس سلسلے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ طریقت اور ان کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے آپؒ کی مساعی جمیلہ کا ذکر کیا ہے جبکہ (اگست، ستمبر 2004ء) کے شمارہ میں "تحریک نفاذِ نظامِ مصطفیٰ" میں میاں صاحبؒ کی کوششوں اور قلمی کاوشوں سے روشناس کرایا ہے اور تان اپنے اس شعر پر توڑی:

چلے تو راہِ طریقت کا شہسوار لگے
رکے تو شیرِ ربانی کا شاہکار لگے

(مجالسِ علماء از محمد عالم مختار حق: مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور، صفحہ 23)

کسی شخص کے کردار و عمل کو جانچنے کے لیے اس کے حلقۂ احباب کو دیکھنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس حوالہ سے بھی علامہ فاروقی صاحب کی شخصیت مبلغ اسلام قائد اہلسنت امام الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ القرآن علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ، سید محمد امیر شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ یکہ توت پشاور، شیخ طریقت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین دربارِ عالیہ شرقپور شریف، سفیر اسلام ڈاکٹر مظاہر اشرفی زیب سجادہ شہنشاہ سمنان رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم اور نابغۂ روزگار ہستیوں کے زیرِ داماں دکھائی دیتی ہے۔ (ایضاً صفحہ 32)

دارالارشاد لاہور ویسے تو کئی علماء کرام اور مشائخ عظام کا مرکز ہے۔ مگر تشکیل پاکستان کے بعد ایک نوجوان پیرزادہ، صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنی مسند روحانیت کی بجائے دامن محبت میں جگہ دی۔ یہ صاحبزادے میاں غلام اللہ ثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ (برادر عزیز میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) کے

Marfat.com

چھوٹے بیٹے تھے۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ عزیز فاروق گنج اور باغبانپورہ میں رہتے تھے۔ ان کے ایک عزیز شاد باغ میں میرے گھر کے قریب ہی رہائش پذیر تھے جبکہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنا ایک مکان شاد باغ میں تعمیر کرا رہے تھے۔ ان حالات میں آپؒ لاہور آتے جاتے تھے۔

صاحبزادہ موصوف نے مجھے بھی اپنی نگاہ التفات سے نوازنا شروع کیا۔ وہ کبھی کبھی میرے غریب خانہ پر تشریف لاتے اور اس طرح میری عزت افزائی فرماتے تھے۔ مجھے ان کی سادہ اور سیدھی باتیں عام پیروں سے مختلف محسوس ہوتی تھیں۔ مَیں ان کے قریب ہوتا گیا۔ کہ پھر ایک وقت آیا صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے چوک دالگراں کے قریب ''مقبول عام پریس'' میں اپنی نشست گاہ بنائی تو مجھے بھی بعض علماء کرام کا دامن پکڑ کر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں جانے کا موقع مل جایا کرتا تھا۔ اس مجلس میں مولانا محمد بخش مسلم مرحوم، مفتی محمد حسین صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، جناب مرتضیٰ احمد خان میکش، مولانا ابوالحسنات اور دوسرے علماء اہلسنت آتے جاتے تھے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدان باصفا کا حلقہ بڑھنے لگا تو ان کے ''نگران مریدین'' شیخ فضل الٰہی مونگا مرحوم نے ''مقبول عام پریس'' کی بجائے ''مدینہ پریس'' بیرون لوہاری دروازہ کے ایک کمرہ میں مسند ارشاد بچھانے کا مشورہ دیا۔ یہاں صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید قطار در قطار آتے، بیعت ہوتے اور روحانی تربیت حاصل کرتے مگر ہم لوگ بھی ان کی مجلس سے دور نہ ہوتے اور کبھی کبھی ''حلقہ یاراں میں بریشم کی طرح نرم'' ہو کر بیٹھتے تھے۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے خانوادہ شرقپور کے فرد ہونے کے ساتھ ساتھ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیضان کو عام کرنے

Marfat.com

میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ طریقت کو لے کر پاکستان کے گوشے گوشے میں پہنچے اور لوگوں کو ''سلسلہ نقشبندیہ'' کی تربیت دی۔ آپؒ نے ایک ماہانہ رسالہ ''نورِ اسلام'' جاری کیا جس سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو پھیلانے میں بڑا کامیاب تجربہ کیا۔ اس ماہنامہ کے کئی نمبر ''سلسلہ نقشبندیہ'' کے طریقہ اور نظریات کا مرقع بن کر سامنے آئے اور صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نگرانی میں اہل علم وقلم کی جو ٹیم تیار کی تھی، اس سے بڑا کام لیا اور لوگوں کے لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کی اشاعت کی کامیاب کوشش کی۔ ''نورِ اسلام'' کی تحریروں کے علاوہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے ''یوم مجددؒ'' کے ایک روحانی سلسلے کو رواج دیا۔ انہوں نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں پاکستان کے تمام شہروں میں ''یوم مجددؒ'' منانے کا اہتمام کیا۔ مَیں نہ تو صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی قلمی ٹیم کا رکن بن سکا، نہ تقریری علماء کا ہم سفر بن سکا۔ اُن کی اِن ساری روحانی عظمتوں کے باوجود مَیں ان کے روحانی حلقہ میں بھی شامل نہ ہو سکا۔ مگر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ مجھے کبھی نظر انداز کیا اور نہ نظرِ التفات سے محروم کیا۔

ایک وقت آیا کہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کی سرحدوں سے نکل کر مختلف اسلامی ممالک اور یورپ کے ان علاقوں میں جا پہنچے، جہاں ان کے عقیدت مند رہتے تھے۔ آپؒ نے ان ممالک میں عام پیروں کے رویہ کے برعکس چندہ اکٹھا کرنے کی بجائے ''سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ'' کے مراکز قائم کیے۔ پھر وہ دنیا بھر کے نقشبندی مشاہیر سے ملاقات کے لیے نکلے۔ نقشبندی بزرگوں کے مزارات اور خانقاہوں

Marfat.com

پر پہنچے۔اس طرح انہوں نے ''نقشبندی سلسلہ تصوف'' کی ان کڑیوں کو منظم کرنے کی کوشش کی جو یک جان ہوتے ہوئے بھی بکھری پڑی تھیں۔

''صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک طرف ایک کامیاب ''پیر'' ہیں، تو دوسری طرف ان کے حلقہ میں علماء کرام، دانشور، شعراء اور اہل قلم حضرات کی ایک خاصی تعداد پائی جاتی ہے۔حالانکہ آجکل کے مشائخ ،اہل قلم کو اپنے حلقہ سے دور ہی رکھتے ہیں۔ ان کا دستر خوان کھلا ہے۔ اگر مَیں کھلا کی بجائے ''وسیع'' کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا۔وہ اہل علم وفضل کو گھر بلا کر صرف میزبانی ہی نہیں کرتے، بلکہ ان کے پاس پہنچ کر انہیں اپنا مہمان بنانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ وہ ''جمعیتِ علماء پاکستان'' سے وابستہ ہوئے تو قید وبند کو لبیک کہتے رہے۔ انتخابی میدان میں نکلے تو اپنے مخالفین کو پسینہ پسینہ کر دیا۔''

آج وہ ''افضل المشائخ'' ہیں۔ پیر طریقت ہیں۔شرقپور شریف کے دربار عالیہ کے سجادہ نشین ہیں۔ان کے صاحبزادوں میں سے ایک پیر ہیں۔ایک ضلع ناظم شیخوپورہ ہیں۔ ایک دانشور ہیں۔مگر ان تمام بلندیوں کے باوجود وہ ہم جیسے فقیروں کو اپنی محبت سے نوازتے رہتے ہیں اور اپنے بلند مقامات کی رعونت کی گرمی دور افتادہ اور گمنام لوگوں پر نہیں پڑنے دیتے۔

ایسے درویشوں کی اے اہل جہاں قدر کرو
ایسے درویشوں کا تاریخ میں نام آتا ہے

(ایضاً صفحہ 93تا95)

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے قصور شہر میں

Marfat.com

ایک عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا۔ قصور کے لوگ اولیاء اللہ کی تربیت کی وجہ سے دینی محبت سے سرشار ہیں۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قصور پر کافی توجہ دی۔ اس جلسہ میں میرے دوست بشیر حسین ناظم صاحب، مولانا محمد بخش مسلم مرحوم اور دوسرے علماء کے علاوہ مولانا محمد یوسف نگینہ صاحب بھی تھے۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مجھے بھی اس نورانی محفل میں لے گئے۔ علمائے کرام نے بڑی زبردست تقریریں کیں۔ علماء کرام نے اہل جلسہ کو علمی بیانات سے خوش کردیا۔ مولانا الحاج محمد یوسف نگینہ کی باری آئی تو آپ نے حضور نبی کریم ﷺ کو ''عالم ما کان وما یکون'' ثابت کرنے کے لیے دلائل کے انبار لگا دیئے۔ کتابوں کے حوالے، اہل قلم کے نکتے، پھر معاندین کے اعتراضات کے جواب اس انداز سے بیان کیے کہ اہل قصور کو ''حضرت نگینہ'' نے لوٹ لیا اور لوگ عش عش کر اٹھے۔

صبح ہوئی، ناشتا پر بیٹھے تو مولانا محمد بخش مسلم مرحوم، مولانا محمد یوسف نگینہ کو ''دجل دینا'' چاہتے تھے۔ فرمانے لگے حضرت رات آپ نے حضور ﷺ کو ''عالم ما کان وما یکون'' کہہ کر علمائے اہلسنّت کے نظریے کی نفی کی ہے۔ ''ما کان وما یکون'' سے پہلے اور بعد کے علوم رسول کی نفی کردی ہے۔ مَیں نے بھی مسلم صاحب مرحوم کی تائید کی اور کہا: ''واقعی! کن فیکون تے کل دی گل اے اساں ہورا گیرے جانے ہاں''۔

پھر بشیر حسین ناظم صاحب نے ''مولانا جامی'' کے دو اشعار پڑھ کر ثابت کیا کہ ''عالم ما کان وما یکون'' تو واقعی حضور ﷺ کے علوم کے سمندروں کے سامنے ایک مقام ہے۔ مسلم صاحب مرحوم نے مزید ''علمی چکر'' دیئے۔ مولانا محمد یوسف نگینہ مرحوم تو سیدھے سادے عالم تھے۔ واعظ تھے۔ مناظرانہ اور منطقیانہ بھول بھلیوں سے آشنا نہ تھے۔

Marfat.com

گھبرا گئے۔ ہم نے مزید گھیرا تنگ کیا تو مجلس سے اٹھ کر چلے گئے اور صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو علیحدگی میں کہنے لگے ''یہ عجیب لوگ ہیں۔ رات سارا قصور عش عش کر اٹھا اور میرے ساتھی کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے علوم کی نفی کی ہے''۔ یہ بات صرف مسلم مرحوم کی ''چکر بازی'' تھی۔ ورنہ محمد یوسف نگینہ صاحب واقعی اہل علم و محبت میں ''نگینہ'' تھے۔ (ایضاً: صفحہ 207 تا 209)

آپ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی عظیم خانقاہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین ہیں۔ انہوں نے ساری زندگی علمی اور روحانی خدمات سرانجام دینے میں گزار دی۔ خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کی اشاعت میں مؤثر انداز میں کام کرتے رہے۔ وہ خانقاہ سے نکل کر میدان سیاست میں آئے تو ایک منفرد مقام حاصل کیا۔ مولانا الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ''جمعیت العلماء پاکستان'' کے جھنڈے تلے ''نظامِ مصطفیٰ'' کے لیے بڑا کام کیا۔ ''تحریک نظامِ مصطفیٰ'' میں صفِ اول میں کھڑے تھے۔ انتخابی میدان میں نکلے تو انہیں قوم نے ووٹ بھی دیئے اور ''عقیدت کے نوٹ'' بھی نچھاور کیے۔ قید و بند میں رہے تو جیل خانے کو روحانیت کی خوشبوؤں سے معمور کر دیا۔ انہوں نے اپنے تین بیٹوں کی اچھے انداز میں تربیت کی۔ ایک پیر بنا تو ساحل سمندر سے لے کر کوہِ قراقرم کی وادیوں تک مریدوں کا حلقہ قائم کرتا گیا۔ ایک میدان سیاست میں اترا تو پنجاب اسمبلی کا جاندار رکن بنا۔ ایک تجارت میں نام پیدا کرنے کے بعد اٹھا تو بڑے بڑے سیاسی بتوں کو گرا کر قومی اسمبلی کا رکن بنا۔

''میاں جمیل احمد شرقپوری نے ایک طویل عرصہ علالت میں گزارا۔ اب وہ بڑھاپے کی وادی سے گزر رہے ہیں مگر ان کی ہمت کا یہ عالم ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو مربوط کرنے کے لیے علماء کی محفلیں سجاتے ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے کے منصوبے بناتے ہیں۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی تعلیمات پر اہل علم وقلم سے کئی کتابیں لکھوائیں اور سلسلہ مجددیہ کی کتابوں کے ترجمے کروا کر مفت تقسیم کیے۔ آپ اپنے روحانی حلقے میں سلسلہ مجددیہ کی تربیت کرتے ہیں۔ آپ کا رسالہ ''نور اسلام'' ساٹھ سال ہوئے جاری وساری ہے۔ ''شیر ربانیؒ ڈائجسٹ'' انگریزی میں نکالتے ہیں۔ ''حوزہ نقشبندیہ'' میں دورِ حاضر کے نقشبندی اور مجددی حضرات کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہیں۔''

''میاں جمیل احمد شرقپوری ایک بے نیاز پیر ہیں۔ وہ بے اعتنائی پر آئیں تو کروڑ پتی مریدوں کو دروازے کے باہر کھڑے ہونے کا حکم دیں۔ نوازنے کو آئیں تو ہم جیسے فقیر بے نوا کے گھروں پر علی الصبح ''چھاپے'' مار کر خوش کر دیں۔ ہم نے انہیں زندگی کے طویل سفر کرتے دیکھا ہے۔ وہ روایتی سجادہ نشینوں کی طرح دنیاداروں کے پیچھے کبھی نہیں بھاگتے اور نہ ہی وہ اہل علم سے بے اعتنائی برتتے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کی شام آتے دیکھی تو اپنی لاکھوں روپے کی نادر کتابیں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بخش دیں۔ وہ اکثر علمائے کرام اور سکالرز کی مجالس میں بیٹھتے ہیں۔ کیا آپ کو ایسا پیرِ طریقت پسند آیا؟

چلے تو راہِ طریقت کا شہسوار لگے
رکے تو شیرِ ربانی کا شاہکار لگے

(ایضاً: صفحہ 408 تا 410 بحوالہ ''جہانِ رضا'' اگست، ستمبر 2004ء)

مجھے فخر المشائخ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے پچاس سال سے زیادہ نیازمندی کا شرف حاصل ہے۔ صاحبزادہ

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابھی نوجوان تھے تو میرے غریب خانہ پر تشریف لاتے اور بڑی میٹھی میٹھی باتوں سے نوازتے تھے۔ باتوں کے درمیان کبھی کبھی خانوادۂ عالیہ شرقپوریہ کے بعض احوال اور فضائل پر بھی گفتگو کرتے جس سے حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات سامنے آتے۔
صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے شفیق اور نفیس انسان بن کر میرے احباب کے حلقے میں آئے اور مَیں بھی ان کے ساتھ نیازمندانہ تعلق خاطر رکھتا۔ کبھی کبھی انہیں ملنے کے لیے شرقپور شریف چلا جاتا۔ اگر وہ چند روز نہ آتے، مَیں اپنے اندر ایک بے چینی سی محسوس کرتا۔

مجھے یاد ہے کہ فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے بعض اوقات باتیں کرتے کرتے آدھی رات ہو جاتی اور میرے غریب خانہ ہی میں سو جاتے۔ مَیں چونکہ گورنمنٹ ملازم تھا، سارا دن دوڑ دھوپ کرتا، تھکا ماندہ گھر پہنچتا، رات کو صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس آتے، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں کرتے۔ میری تھکاوٹ دور ہو جاتی۔ ایک رات سحری کے وقت میری آنکھ کھلی تو مَیں نے دیکھا کہ جوان سال پیرزادہ نفل پڑھ رہا ہے اور سجدے میں پڑا آہ نیم شبی میں مشغول ہے۔ صبح ہوئی ناشتے پر بیٹھے تو مَیں نے عرض کیا: ''میاں صاحب! رات کو آپ کیا ''حرکت'' کرتے ہیں؟'' انہوں نے حیران ہو کر پوچھا، مجھ سے کیا غلطی ہو گئی ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ آپ جواں سال ہیں، صاحبزادہ ہیں، آدھی رات کے وقت نفل پڑھنا اور پھر زاروقطار رونا تو بوڑھے بزرگوں کا کام ہے۔ آپ بہت خوش ہوئے، مسکرائے اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے:
''مَیں نے تجھے بے آرام تو نہیں کیا''۔

Marfat.com

ان سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا، حتی کہ وہ ایک پیرِ طریقت کی حیثیت سے سامنے آنے لگے۔ ان کے اردگرد مریدوں کا ایک وسیع حلقہ جمع رہتا۔ جن کو بیعت کرتے، ان کی اصلاح کرتے۔ آپ کچھ عرصہ بعد چوک دالگراں کے پاس ''مقبول عام پریس'' کے ایک کمرے میں قیام کرنے لگے۔ کبھی کبھی شرقپور شریف سے آتے، اپنے کمرے میں تشریف فرما ہوتے، ان کے اردگرد علماء، شعراء اور اہل علم کا حلقہ ہوتا اور بعض اوقات مریدین باصفا کا ہجوم رہتا۔ میں ان سارے حلقوں میں شریک ہوتا۔ نہ ان سے کتاب پڑھتا، نہ بیعت کرنے کی ہمت کرتا اور نہ ہی کسی روحانی مسئلے پر ان سے گفتگو کرتا۔ وہ بھی مجھے فری لانسر (آزاد منش) خیال کر کے کبھی دعوتِ بیعت نہ دیتے۔ وقت گزرتا گیا، وہ لوہاری دروازہ کے باہر ''مدینہ پریس'' کی چھت پر ایک حجرے میں اپنی مجالس قائم کرنے لگے۔ ان مجالس میں علمائے کرام، مریدان باصفا اور ان کے احباب آنے لگے۔ اس عرصے میں آپؒ عملی زندگی کی طرف آگے بڑھے۔ یوم مجدد منانے کا اہتمام کرنے لگے۔ لاہور کے علاوہ پاکستان کے تمام شہروں یوم مجدد منا کر تعلیمات مجددیہ کو عوام و خواص تک پہنچانے لگے۔ یہ ان کی روحانی اور مجلسی زندگی سے ہٹ کر عملی زندگی کا دور تھا۔ آپؒ یوم مجدد پر بڑے بڑے اشتہارات چھپواتے، انہیں دیواروں، مسجدوں اور خانقاہوں پر لگواتے، جس سے لوگوں کے اندر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کی تحریک پیدا ہوتی۔ ہر سال ملک بھر میں متعدد مقامات پر ''یوم مجددؒ'' کے انعقاد کے علاوہ، آپؒ نے اشاعتی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ چنانچہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کے لیے شرقپور شریف سے آپؒ نے اپنا ادارہ ''دارالمبلغین'' سے ایک ماہنامہ ''نور اسلام'' کا اجرا کیا۔ جو بحمداللہ 60 سال سے زائد عرصہ سے بلا تعطل افق مجددیت پر اپنی کرنیں بکھیر رہا ہے۔ اس رسالے نے حضرت

Marfat.com

مجدد الف ثانی پر تین ضخیم جلدوں پر مشتمل یادگار نمبر شائع کیا۔ اسی طرح اولیائے نقشبند پر بھی دو جلدوں میں بے مثال نمبر شائع کیا جو آج بھی نقشبندی اسکالرز کے لیے مشعل راہ کا کام دے رہا ہے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر نہ صرف خود بھی کتابیں لکھیں بلکہ مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل ومناقب پر بعض دیگر مصنفین کی کتابیں بھی سینکڑوں کی تعداد میں خرید کر بلا معاوضہ تقسیم کیں۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے وابستگی اور عقیدت مندی کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ میں اگر ان کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں مزید خدمات کی تفصیلات بیان کرتا جاؤں تو ایک دفتر درکار ہو گا۔ لہٰذا اسی پر اکتفا کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہوں۔

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاں کہیں کسی مجددی بزرگ کا سنتے، چل کر اس کے پاس پہنچ جاتے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال وآثار پر گفتگو کرتے۔ سندھ سے لے کر خیبر تک جتنے مجددی بزرگ تھے، ان کے پاس میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ چل کر جاتے، تحائف پیش کرتے اور روحانی گفتگو فرماتے۔ اب وہ ملک کے باہر مجددی نقشبندی بزرگوں کی زیارت کو نکلے۔ دیارِ حرم میں جا پہنچے۔ مدینہ منورہ میں دنیا بھر کے پیران طریقت آتے، ان کی صحبت میں بیٹھتے۔ خصوصاً نقشبندی بزرگان دین جس ملک سے بھی آتے، انہیں میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بطور مہمان اپنی قیام گاہ پر دعوت دیتے اور عزت افزائی کرتے۔ ایک شخص حسین حلمی استانبول (ترکیہ) بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور کتابوں کو اپنے مکتبہ ایشیق سے شائع کر کے دنیا بھر میں تقسیم کرتا۔ دیارِ حبیب سے نکل کر فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ بذات خود تر کی پہنچے، اس شخص کی خدمات کو ہدیہ تحسین پیش کرنے کے لیے۔ اس کے پاس رہے، حوصلہ افزائی کی اور ان کی خدمات کو ہدیہ تبریک پیش کیا۔

افغانستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا بڑا فیضان پھیلا ہوا تھا۔ وہاں کے خانوادہ مجددیہ کے چیدہ چیدہ علمائے کرام اور اولیائے عظام میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمات کی قدر کرتے تھے۔ حضرت خواجہ فضل عثمان مجددی کابل کی سیاسی افراتفری سے نکل کر لاہور میں آ کر قیام پذیر ہوئے تو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بڑی پذیرائی کی اور ان کے پاس اکثر وقت گزارتے۔ حضرت فضل عثمانی مجددی خانوادہ مجددیہ کے کابل میں ایک نہایت ہی بلند پایہ بزرگ تھے۔ ان کا انتقال ہوا تو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے جنازہ کے ساتھ اپنے رفیقِ کار حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ کے ہمراہ جنازہ لے کر کابل پہنچے اور چالیس دن تک کابل میں قیام پذیر رہے اور خاندانِ مجددیہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بے حد شکر گزار ہوا۔

روس کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور بہت سی مسلم ریاستیں آزاد ہوئیں۔ خاص کر بلخ بخارا اور تاشقند آزاد ہوئے تو فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ان ریاستوں میں پہنچے بزرگانِ خانوادہ نقشبندیہ کے مزارات کی زیارتیں کیں۔ ان کے جانشینوں اور سجادہ نشینوں سے ملاقاتیں کیں۔ خصوصاً سلسلہ نقشبندیہ کے بانی حضرت خواجہ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ ''قصرِ عارفاں'' نزد بخارا میں قیام کیا، ایک عرصہ وہاں گزارا اور اس علاقے میں جہاں جہاں نقشبندی بزرگوں کے مزارات واقع تھے، ان کی زیارت سے شادکام ہوئے اور ان سے روحانی فیضان بھی حاصل کیا۔ آپ سلسلہ مجددیہ کے بانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ کے مزار پر کئی بار گئے۔ بعض اوقات بعض وفود کی قیادت کی اور کئی کئی دن ''حاضر ہوا مَیں شیخ مجدد کی لحد پر'' کا اعجاز حاصل کیا۔ فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ روحانی اسفاران کی زندگی کا بہترین سرمایہ ہیں۔ کاش کوئی مردِ مجاہد ان روحانی سفروں کے مشاہدات قلمبند کرتا تو ایک بہت بڑا روحانی ذخیرہ جمع ہو جاتا۔ میرے خیال میں سجادہ نشینوں، پیرزادوں اور صاحبزادوں میں فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ واحد علم پرور انسان تھے جن کی مجالس میں مَیں نے اکثر اہلِ علم و فضل کو جمع ہوتے دیکھا ہے۔ وہ بعض اوقات علمائے کرام کو دعوت دیتے اور علمی گفتگو کرنے کا موقع فراہم کرتے تھے۔ مَیں نے اکثر دیکھا کہ فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ملک کے دانشوروں جن میں پروفیسر صاحبان، کتاب شناس، علمی سکالرز حتیٰ کہ کتاب دوست حضرات شامل ہوتے، کو جمع کرتے اور ان سے علمی باتیں کرتے تھے۔ مَیں نے اپنی زندگی میں بہت سے سجادہ نشینوں کی مجالس میں حاضری دی ہے مگر وہاں عقیدت مندوں اور نذرانہ پیش کنندوں کا ہجوم تو دیکھا مگر اہلِ علم کو بہت کم پایا ہے۔ اس وصف سے صرف فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ہی متصف تھے۔

ایک زمانہ آیا کہ فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حوزہ نقشبندیہ'' قائم کیا جس کے اراکین میں بہت سے اربابِ دانش و بینش خصوصاً مجددی اہلِ قلم شامل ہوتے۔ اس حوزہ کے سیکرٹری میرے بڑے عزیز دوست اور میرے علمی کاموں کے معاون محمد عالم مختار حق صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر جلسہ

Marfat.com

میں موجود ہوتے۔ اہل علم کی پذیرائی کرتے۔ ان کے افکار وارشاد قلمبند کرتے اور فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے اہتمام میں انہیں شائع کرتے۔ علمی دنیا میں یہ نہایت ہی منفرد حلقہ تھا جس میں مختلف اہل قلم حاضر ہوتے تھے اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ اگر کسی ملک سے کوئی مجددی اسکالر یا نقشبندی سلسلے پر کام کرنے والا دانشور آتا، تو اس کے اعزاز میں فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ''حوزہ نقشبندیہ'' کی طرف سے دعوت کا انتظام کرتے تھے۔ اہل علم کو دعوت دیتے اور اس اسکالر کی علمی باتیں سنانے کا اہتمام کرتے تھے۔

میری طرح ان دنوں فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ بڑھاپے کی وادی میں سیر کر رہے ہیں۔ مَیں سیر کرتے کرتے ''بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے'' مگر فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ بڑھاپے اور جسمانی عوارض کے باوجود اتنے باہمت اور پُرعزم ہیں کہ وہ شب وروز کام کرتے جاتے ہیں۔ بعض اوقات مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ میرے غریب خانے کے ایک چھوٹے سے کمرے میں جلوہ فرما ہیں اور شب تاریک میں نوافل ادا کر رہے ہیں۔ اللہ کی بارگاہ میں زار وقطار رو رہے ہیں اور مَیں انہیں گزارش کر رہا ہوں کہ یہ بوڑھوں کا کام ہے لیکن آج بھی وہ بوڑھے نہیں ہوئے۔ اسی ذوق وشوق سے سرگرمِ عمل ہیں اور کبھی کبھی علالت کے باوجود میرے غریب خانہ کو عزت بخشتے تھے اور میرے گھر تو وہ یوں چلے آتے تھے جیسے رجال الغیب کا کوئی فرد حضرت خضر علیہ السلام کی چھڑی پکڑے ہوئے ٹک ٹک کرتے ہوئے آ جائے۔

Marfat.com

اگرچہ پاکستان کے پیرانِ عظام ملکی سیاست میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے مگر بعض اوقات:

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری!

کا حق ادا کرتے ہیں۔ تحریکِ پاکستان میں علمائے اہلسنت کے ساتھ مشائخ نے بھرپور حصہ لیا تھا۔ "تحریکِ نظامِ مصطفیٰ" میں اکثر مشائخ میدانِ عمل میں آئے۔ فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں بھرپور جوانی میں تھے۔ وہ "تحریکِ نظامِ مصطفیٰ" میں جمعیت العلماء پاکستان کی قیادت میں نکلے قیدوبند کی صعوبتوں کو لبیک کہا اور جیل کی بارکوں کو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سنت سے تازہ کر دیا۔ لاہور کی جیل میں سارے قیدی آپ کے دسترخوان سے مرغن کھانے کھانے لگے۔ رہا ہو کر آئے تو "جمعیت العلماء پاکستان" کے ٹکٹ پر قصور میں انتخاب لڑا۔ قصور میں میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار مرید تھے۔ پھر "تحریکِ نظامِ مصطفیٰ" کے نفاذ کے لیے لوگ بے تاب تھے۔ آپ کو ووٹ بھی ملے اور نوٹ بھی ملے۔ آپ نے اس انتخابی میدان میں اپنے حریف کو پریشان کر دیا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ پیرِ طریقت تھے۔ مگر سیاست اور شریعت کے نفاذ میں پیش پیش تھے۔ ہم نے انہیں جہاں روحانی سفر میں تیز گام پایا، وہاں سیاسی میدان میں بھی شہسوار پایا۔

فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کے سجادہ نشین ہیں اور اپنے والدِ مکرم میاں غلام اللہ ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ آپ نے ساری زندگی سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی تربیت و عرفان میں گزاری۔ اس وقت آپ کے پچیس ہزار

Marfat.com

(25000) سے زائد رجسٹرڈ مرید ہیں اور ایک لاکھ سے زیادہ فیض یافتہ حضرات ہیں۔ ہماری ساری زندگی ان کی علمی اور روحانی رفاقت میں گزری ہے۔

فخر المشائخ پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی ان دنوں ہماری طرح بڑھاپے کی وادیوں سے گزر رہے ہیں اور مختلف جسمانی عوارض کا شکار ہیں۔ پچھلے سال آپ کے جواں سال بیٹے پیر میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کی رحلت کے صدمہ سے صاحب فراش ہو گئے تھے اور طبیبانِ عصر کی ناز برداریوں کے مرہونِ منت ہو گئے۔ ہم جو بستر علالت سے اٹھے اور اپنے رفیق علم و قلم مولانا محمد عالم مختار حق صاحب، ان کے بیٹے محبوب عالم صاحب اور اپنے جوان سال بیٹے محمد آصف اقبال فاروقی کو خضر راہ بنا کر شرقپور شریف جا پہنچے اور میاں صاحب کی تیمارداری کا ثواب حاصل کیا۔ ان کی زندگی کے خوبصورت واقعات سُنا کر انہیں خوش کام کیا۔ کچھ مطائبات و لطائف کا نذرانہ پیش کیا۔ اجازت طلب کرتے ہوئے یہ دعائیہ شعر نذر کیا:

تنت بہ ناز طبیباں نیاز مند مباد!

(ماہنامہ جہانِ رضا لاہور: ماہ ستمبر/اکتوبر 2012)

نوٹ: یہ مضمون ماہنامہ نور اسلام میں اپریل 2014ء میں بر صفحہ 46 تا 59 شائع ہو چکا ہے۔

Marfat.com

فقیرِ جمیل فطرت، حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر نور حکیم جیلانی

جناب شیخ حاجی محمد ارشد نقشبندی شرقپوری نے اپنے پیر خانے آستانہ عالیہ نقشبندیہ شرقپور شریف میں حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے عرس کی تقریبات میں راقم الحروف کو شرکت کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ آپ صاحب علم ہیں سلسلہ قادریہ، چشتیہ کے بزرگوں سے فیض حاصل کرتے رہتے ہیں۔ آج ہمارے آستانہ عالیہ نقشبندیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے فیض کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جب میں نے یہ سنا تو دل بے تاب ہو گیا کہ کب میں پاکستان کے اس عظیم آستانہ عالیہ نقشبندیہ کا دیدار کروں گا جس کے مورث اعلیٰ حضرت شیر محمد المعروف شیر ربانی کا ڈنکا پورے برصغیر میں بج رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جب ہم آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پہنچے تو عوام وخواص کا جم غفیر دیکھ کر میں دنگ رہ گیا کہ میلوں تک عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اس بات کی نشان دہی کر رہا تھا کہ یہ کسی ایسے خواجہ کی درگاہ ہے جس کا فیض شاہ و گدا، غریب وامیر، عالم اور فقیر و درویش کو نہیں دیکھتا بلکہ جس نے بھی زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ بلند کیا ہو اُس کو دل سے لگانے کے لیے بے تاب رہتا ہے۔ بعد میں شیخ محمد ارشد نقشبندی کی معیت میں ان کے شیخ طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندیؒ سے ملاقات ہوئی۔ وہاں بھی یک گونہ اطمینان اور پُر نور روحانی فیض کو محسوس کیا بلکہ وقت کے ایک عظیم ولی کو فقراء اور عاشقوں کے درمیان ایسا پایا کہ میں تمیز اور فرق نہ کر سکا کہ شیخ طریقت کون ہے اور مرید صادق کون؟ اور میں پہچان نہ سکا کہ حضرت میاں جمیل احمد نقشبندی کون سے ہیں کیونکہ

Marfat.com

خاکساری سے مملو سبھی شخصیتیں جمال و فقر میں تو جمیل خصلت نظر آ رہی تھیں۔ لیکن جب شیخ ارشد صاحب نے نشاندہی فرمائی کہ یہ ان میں سے جو سب سے زیادہ خاکسار اور جمیل ہیں وہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری ہیں۔ جب میں نے انھیں دیکھا تو وہ جمال خداوندی میں مستغرق ہو کر ذکر خدا میں مصروف تھے اور ان کی دید سے مجھے فارس کے قادر الکلام صوفی شاعر مولانا روم کا یہ شعر یاد آیا۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا　　　　او نشیند در حضور اولیاء

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی شرقپوریؒ کے پاس جو بھی آتا اُن سے خندہ پیشانی سے ملتے ان کو ماحضر پیش فرماتے حال و احوال دریافت کرنے کے بعد اس کو حسب حال نصیحت کرتے اور دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر اس کے کہنے کے باوجود درگاہ خداوندی میں اپنے اور اُس کے لئے دعا فرماتے۔ گویا وہ اپنے چاہنے والوں کو ساتھ ساتھ بقول سید نصیر الدین نصیرؒ یہ درس بھی دیتے ہیں کہ کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے؟ اس ملاقات کے بعد آستانہ عالیہ میں باقاعدہ مشائخ کرام اور علمائے کرام کو سٹیج پر رونق افروز ہونے کے لئے دعوت دی جاتی اور ان کے مواعظ و پند و نصیحت اور تقاریر سے عوام و خواص کو مستفید کرتے ہوئے عرس کی تقریبات کو اختتامی دعا تک جاری رکھا جاتا۔ اسی طرح مجھے بھی پنڈال میں اولیاء کرام کی خدمات کے حوالے سے اپنی معروضات پیش کرنے کی دعوت دی گئی تو وہاں بھی میں یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ صاحبزادہ میاں ولید احمد صاحب نقشبندی نے مجھے عمامہ شریف عطا کرتے فرمایا کہ ہمارے نقشبندیہ آستانے کی یہ روایت رہی ہے کہ مقرر علماء کرام کو قبل از تقریر عمامہ شریف پیش کیا جاتا ہے اور وہ یہ دستارِ فضیلت پہن کر تقریر کرتا ہے۔ اس پر میں نے یہ کہا واہ یہاں پر تو سنت نبوی ﷺ پر

Marfat.com

عمل کرنے کی تربیت کا احیا ہوتا ہے۔ گویا یہ خانقاہ علماء کرام کو علم کے ساتھ ساتھ عملاً سنت نبوی ﷺ کا نقیب بھی بناتے ہیں۔ اپنے خطاب کے بعد میں دوبارہ حضرت میاں جمیل احمد نقشبندیؒ کی مجلس میں آیا اور روحانی فیوضات سمیٹے۔ ان سے دعا کروائی۔ واپسی پر اپنے اس سفر کو زندگی کا خوش کن سفر قرار دیا۔ حضرت میاں صاحبؒ کی شخصیت اپنے وقت کی عظیم شخصیت تھی۔

Marfat.com

منعم بہ کوہ وشت وبیاباں غریب نیست

سید محمد نعمد قادری (خادم آستانہ عالیہ حضرت حاجی گل مبارک، لنڈی کوتل خیبر ایجنسی)

بقول قدرت اللہ شہاب صاحب ''دین کے متعلق میرا علم قلیل اور عمل قلیل تر ہے۔''

لہذا جب مجھے حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق کچھ لکھنے کا حکم ہوا تو تقریباً تین دن مجھے کاغذ قلم کو ہاتھ لگانے کی جرات نہ ہوئی میں کوئی مستقل لکھاری نہیں نہ ہی کبھی کچھ لکھنے کی کوشش کی۔ حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دیرینہ دوست (بیلی) شیخ محمد ارشد صاحب میرے قبلہ والد صاحب کے پرانے ملنے والے ہیں اور عزیز دوست ہیں۔ ان کے سامنے کیا عذر بیان کرتا، حکم دیا میاں صاحبؒ کے متعلق جو یاد داشت میں ہے سپرد قلم کردو۔ جب میں نے اپنی یادداشت پر زور ڈالا تو میرے تو یقین کیجیے پسینے چھوٹ گئے۔ آپ کہیں گے کیوں؟ تو عرض ہے جناب کہ میری حضور قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے پہلی ملاقات ہی کچھ ایسی تھی۔

یہ 2007ء کے اواخر کی بات ہے۔ میری انجینئرنگ کا تیسرا سال چل رہا تھا یونیورسٹی سے واپس آیا تو قبلہ والد صاحب نے حکم دیا کہ جلدی سے تیار ہو جاؤ شیخ محمد ارشد صاحب کے پیر صاحب تشریف لائے ہیں اُن سے ملنے جانا ہے ہمیں یاد فرمایا ہے۔ بر سبیل تذکرہ آپ کو بتا تا چلوں کہ میرے قبلہ والد صاحب ضیاء الامت حضرت محمد کرم شاہ الازھری رحمتہ اللہ علیہ کی تفسیر ضیاء القرآن کا پشتو ترجمہ کر رہے تھے جو کہ اب تکمیل کے قریب ہے۔ حضور میاں صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ اہل قلم حضرات کی بڑی حوصلہ افزائی فرمایا کرتے۔ اسی لئے قبلہ والد صاحب کو یاد فرمایا تھا۔

اب بزرگ فرماتے ہیں کہ علماء کے سامنے زبان اور اللہ والوں کے حضور دل قابو میں

Marfat.com

رکھو لیکن کبھی کبھی بھول ہو جاتی ہے میرے دل میں خیال آیا جس پر میں آج بھی نادم ہوں۔ خیر ہم شیخ ارشد صاحب کے گھر پہنچے اور وہ ہمیں سیدھے حضرت صاحبؒ کے حضور لے گئے۔ ہم سے پہلے وہاں پیر سید اقبال حسین شاہ صاحب اور نعیم الدین صاحب موجود تھے۔

حضور میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ انور پر نظر پڑتے ہی آپؒ کی شخصیت کا ایک عجیب رعب مجھ پر طاری ہو گیا بقول مولانا رحمتہ اللہ علیہ

ہیبت حق است ، این از خلق نیست ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

آپؒ پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ قبلہ والد صاحب نے دست بوسی کی آپؒ کو اپنے سامنے صوفے پر بیٹھنے کا کہا اور مجھے اپنے پاس وہیں زمین پر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ شیخ صاحب حسبِ ارشاد ہماری مہمان نوازی میں لگ گئے۔ حضور میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے موسی زئی شریف بھی خاندان عالیہ نقشبندیہ شریف سے وابستہ تھے۔

مولوی حسین علی جنہوں نے مسئلہ علم غیب پر پیر مہر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو مناظرے کی دعوت دی تھی اور آپؒ کی علمیت اور تبحر کو دیکھ کر مولوی حسین علی کی زبان گنگ ہو گئی تھی۔ فرمایا مولوی حسین علی چونکہ دارالعلوم دیوبند سے پڑھے تھے لہٰذا ویسے ہی عقائد تھے۔ ایک مرتبہ جب موسیٰ زئی شریف حاضر ہو رہے تھے تو ایک ان پڑھ دیہاتی ساتھ ہو لیا وہ بھی حضرت سے نیاز رکھتا تھا۔ راستے میں مولوی صاحب سے اپنے اس پیر بھائی نے پوچھا۔ مولوی صاحب میں نے سنا ہے کہ آپ حضور ﷺ کے علم شریف پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ بتایئے کہ ہمارے پیر صاحب کو علم غیب ہے کہ نہیں؟ مولوی صاحب نے اپنے حسب عقیدہ جواب دیا۔ علم غیب اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاصہ ہے لہٰذا کسی مخلوق کے پاس نہیں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ دیہاتی نے جواب دیا وہ اس لئے کہ میرا عقیدہ ہے کہ میرے پیر کے گھوڑے کو

Marfat.com

بھی غیب کا علم حاصل ہے۔ مولوی صاحب پہلے تو حیران ہوئے پھر وجہ پوچھی: کہا مولوی صاحب جب میں پچھلی بار پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو کسی نے حضرت کی خدمت میں بہت خوب صورت گھوڑا پیش کیا تھا واپسی پر وہ گھوڑا مجھے عطا فرما دیا۔ میں انکار تو نہ کر سکا لیکن سارے راستے میں سوچتا رہا کہ میں عاجز آدمی اپنی روزی روٹی کے لئے پریشان رہتا ہوں اب اس گھوڑا کے لئے کہاں سے بندوبست کروں گا۔ اسی فکر میں سارا راستہ پریشان رہا۔ خیر جب اپنے گھر پہنچا، اصطبل کا دروازہ کھولا اور گھوڑے کو اندر لانا چاہا تو گھوڑا اپنی جگہ پر جم کر کھڑا ہو گیا، رسی سے کھینچا، پیچھے سے ہانکا لیکن گھوڑے نے اندر داخل ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا تب میرے دل میں خیال آیا میں گھوڑے کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور بڑی عاجزی سے کہا کہ اگر تم میرے دلی خیال پر مطلع ہو گئے ہو اور اس پر خفا ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں آئندا ایسا نہیں سوچوں گا۔ یہ بات سنتے ہی گھوڑا مجھے اپنے سامنے کھڑا چھوڑ کر خود بخود اصطبل میں چلا گیا۔ یہ گفتگو کرتے ہوئے جب دونوں موسیٰ زئی شریف اپنے مرشد خواجہ عثمان رحمتہ اللہ علیہ کے حضور پہنچے تو وہ کچھ مہمانوں کے ساتھ پشتو زبان میں محوِ گفتگو تھے۔ چونکہ آپ کی اپنی زبان پشتو تھی مولوی صاحب پشتو نہیں سمجھتے تھے۔ جونہی خواجہ عثمان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی نظر مولوی حسین پر پڑی پشتو میں اپنی گفتگو منقطع فرما کر فارسی میں اُن کو مخاطب کر کے فرمایا۔

مولانا! ''اولیاء اللہ بعطائے حق ہمہ دانند ولے مامور بہ اظہار نیستند''

یعنی مولانا صاحب! اولیاء اللہ اللہ کی عطا سے سب جانتے ہیں لیکن انھیں ہر چیز کے اظہار کا حکم نہیں ہوتا۔ یہ فرما کر حضور میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے راقم الحروف کے کندھے پر اپنا دست اقدس رکھ کر فرمایا کہ شاہ صاحب اب آپ سمجھ گئے ہیں۔ جی ہاں! میں

Marfat.com

سمجھ گیا تھا۔ یہ میرے دلی خطرے کا جواب تھا۔ میں دل ہی دل میں اپنے خیال پر بہت نادم ہوا اور میری حالت ایسی ہوئی جو میں یہاں ہرگز بیان نہیں کرسکتا۔ یہ حضور میاں صاحبؒ کی کرامت مجھے ساری عمر کے لئے اولیاء اللہ کے حضور حاضری کے آداب انتہائی حسین انداز میں سکھا گئی۔ آپؒ کا حکایت ختم فرما کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمانا اور اپنے مخصوص انداز میں مسکرانا آج بھی میرے دل پر نقش ہے۔

حضور میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ہمارے پیرو مرشد حضرت شیخ عبدالعزیز المعروف شیخ گُل صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ بھی انتہائی خلوص محبت اور پیار کا رشتہ تھا۔ جب بھی ہمارے شیخ کے حضور حضرت میاں صاحبؒ کا تذکرہ آتا آپؒ بڑی محبت سے میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ فرماتے۔ حضرت میاں صاحبؒ کی مہمان داری کا ایک زمانہ معترف ہے۔ ہمارے شیخ اطال اللہ عمرہ الشریف حضور میاں صاحب کی سخاوت اور مہمان نوازی کا ایک واقعہ اکثر بیان فرماتے ہیں۔ ایک دن ہم روضہ میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کرنے شرقپور شریف حاضر ہوئے تو میاں جمیل احمد صاحبؒ خود علاج معالجے کے سلسلے میں لاہور تشریف لے گئے تھے۔ جب آپؒ کو ہماری آمد کی اطلاع ملی تو ٹیلی فون پر خدام کو ھدایت کی کہ ہمیں آپ کے پاس لاہور لے آئیں۔ جب ہم لاہور آپؒ کی قیام گاہ پر پہنچے تو وہاں آپ نے ہمارے لئے انتہائی پرتکلف دعوت کا اہتمام فرمایا۔ میں نے میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی آپؒ تو خود یہاں گھر سے دور علاج کے لئے مقیم ہیں پھر اتنا تکلف کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ میاں صاحبؒ نے جواباً فرمایا کہ میں جب آپ کے ہاں لنڈی کوتل (خیبر ایجنسی) حاضر ہوا تھا تو آپ سے میں نے حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ شعر سنا تھا کہ

Marfat.com

منعم بہ کوہ ودشت وبیاباں غریب نیست ہر جا کہ رفت خیمہ زدو آستان ساخت

یعنی صاحب نعمت جنگلوں، بیابانوں میں بھی غریب الوطن نہیں ہوتا وہ جہاں جاتا ہے اپنا خیمہ نصب کر کے اپنا آستانہ بنا لیتا ہے اور خلق خدا کو فیض یاب و سیراب کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ہمارے شیخ مدظلہ علینا مزید فرماتے ہیں میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (صراف) ہیں جیسے صراف کھوٹے اور کھرے سکے کی پہچان رکھتا ہے ویسے ہی میاں صاحب ؒ کھوٹے اور کھرے کی پہچان رکھتے تھے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں وہ تو فنا فی اللہ ہو کر بقا باللہ کے مقام پر فائز ہو جاتے ہیں اور امر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیوضات و برکات کو جاری رکھے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کو تا قیامت آباد رکھے اور موجودہ سجادہ نشین و دیگر متوسلین کو استقامت پر قائم رکھے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

Marfat.com

کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

از چوہدری محمد حنیف

چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

میرا ذاتی تعلق حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ سے سرکاری طور پر اگست 2001ء سے تھا۔ آپؒ نے آستانہ عالیہ میں موجود ذخیرۂ کتب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو دینا چاہا۔ اس سلسلے میں آپؒ نے ایک خط اس وقت کے وائس چانسلر صاحب کو لکھا۔ اس وقت چیف لائبریرین سید جمیل احمد رضوی صاحب تھے۔ انہوں نے وائس چانسلر صاحب کے دفتر سے شرقپور شریف جا کر ذخیرہ دیکھنے کی اجازت لی۔ اپنے ساتھ مجھے بھی لے گئے۔ اس طرح حضرت میاں صاحبؒ سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے ان کے وسیع دسترخوان سے کھانا بھی کھایا۔

اس کے بعد آپؒ کی توجہ ہمیشہ میرے ذاتی اور سرکاری امور کی طرف رہی۔ جس کے نتیجے میں میری ترقی کے مراحل طے ہوتے رہے۔ احقر کے کسی کام میں رکاوٹ حائل نہ ہوئی۔ آپؒ کی نظر کرم اور توجہ سے سب کام بخیر و خوبی انجام پاتے رہے۔

چند سال پہلے میں لندن گیا۔ وہاں میرا قیام بیس روز کے لئے تھا۔ آپ مجھے ہر روز وہاں فون کرتے رہے۔ اس سے مجھے طمانیت کا احساس ہوتا رہا۔

میری واپسی پر آپؒ نے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں اپنے اور میرے احباب کو دعوت دی۔ جب میری ترقی ہوئی تھی' اس وقت بھی آپؒ نے ایسی ہی تقریب کا انتظام کروایا تھا۔ آپؒ کا دستِ شفقت ہمیشہ میرے ساتھ رہا۔

اب ڈھونڈ انہیں چراغ رخ زیبا لے کر

Marfat.com

آپؒ کا ذخیرۂ کتب لائبریری میں محفوظ ہے۔اس میں حضرت میاں صاحبؒ برابر اضافہ کرواتے رہے۔اب اس میں کتابوں کی کل تعداد قریباً بارہ ہزار ہے۔اس میں قدیم اور جدید مطبوعات کا حسین امتزاج ہے۔اس میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے قدیم بنیادی مصادر موجود ہیں۔محققین کے نزدیک ان مآخذ کی بہت قدر و قیمت ہوتی ہے۔حضرت میاں صاحبؒ کتاب سے محبت کرتے تھے'ان کو جمع کرتے تھے اور پھر لائبریری میں بھجوا دیتے تھے۔عربی شاعر متنبی نے کتاب کے متعلق کہا ہے:۔

اعز مکان فی الدنی سرج سابح

و خیر جلیس فی الزمان کتاب

دوسرے مصرعے کا مطلب ہے ''زمانے میں بہترین رفیق کتاب ہے''۔

میاں صاحب نے یکم ستمبر 2013ء کو سید جمیل احمد رضوی اور مجھے شرقپور شریف بلایا۔ہم وہاں حاضر ہوئے۔آپؒ کی طبیعت بیماری کی وجہ سے ناساز تھی۔حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے بارے میں کتاب مؤلفہ رضوی صاحب کا کمپوز کیا ہوا ایک حصہ ہمارے پاس تھا۔آپؒ نے سب سے پہلے اس حصے کو دیکھا۔کچھ دیر دیکھتے رہے۔میاں صاحبؒ کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے۔پھر آپ نے کتاب واپس کر دی۔دس پندرہ منٹ کے بعد دوبارہ اس کتاب کو دیکھنے کے لئے فرمایا۔آپؒ نے دوبارہ اس کو دیکھا۔پھر شیراز فیض بھٹی صاحب'ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ کو دکھائی اور ان سے کہا کہ اس کو بیٹھ کر دیکھیں۔اس کتاب کو شائع کرنے کی سعادت مجھے نصیب ہوئی۔آپؒ نے اپنے ذخیرے کے بارے میں باتیں کیں۔ذخیرے کی فہرست کی جلد پنجم کی اشاعت کے متعلق میں نے میاں صاحبؒ کو بتایا۔اس فہرست کی چار جلدیں پہلے ہی پنجاب یونیورسٹی کی طرف

Marfat.com

سے شائع ہو چکی ہیں۔ اس بیماری اور تکلیف کے باوجود وہ کتاب اور ذخیرۂ کتب کے متعلق باتیں کرتے رہے۔ ہم حیران تھے کہ حضرت میاں صاحبؒ کی گفتگو کا مرکزی نقطہ کتاب اور ذخیرۂ کتب تھا۔ آپؒ کی بھرپور توجہ سے ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری اور پوری لائبریری دونوں ارتقائی مراحل طے کرتے رہے۔

نقش ہیں سب ناتمام خون جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خون جگر کے بغیر

آپؒ کے "فیضان" کو خون جگر دینے سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

اب میاں صاحبؒ ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ کے دست شفقت سے تمام امور بحسن و خوبی سرانجام پاتے رہے ہیں اور آئندہ بھی پاتے رہیں گے۔ ان کا فیض جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہے گا۔ صحبت اولیاء کے بارے میں مولانا رومؒ نے کہا ہے:۔

یک زمانے صحبتے با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا انتقال 11 ستمبر 2013ء بدھ شرقپور شریف میں ہو گیا۔ مجھے اسی روز شام کو وصال کی خبر مل گئی۔ یہ خبر سن کر گہرے صدمے کا احساس ہوا۔ میرے ذہن میں ماضی کی تمام تصویر آ گئی۔ ہمارے خاندان کا روحانی تعلق آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ سے بہت قدیم ہے۔ کسی شخصیت کے بارے میں خلق خدا ان کی غیر حاضری اور غیر موجودگی میں جو کچھ کہتی ہے وہی حق ہوتا ہے۔ ذیل میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے بارے میں چند شخصیات کی آراء پیش خدمت ہیں جو ان کی رحلت کے بعد سامنے آئیں۔

Marfat.com

''تحریک پاکستان میں شرقپور شریف کے مشائخ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی دینی و علمی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپؒ اور آپ کے صاحبزادے میاں خلیل احمد شرقپوری مرحوم نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے تھے۔

تحریک پاکستان ایک روحانی تحریک تھی، جب قائداعظمؒ کی قیادت میں برصغیر بھر کے مشائخ نے اس میں شمولیت اختیار کی تو یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ شرقپور شریف کے مشائخ نے بھی اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ ہمارے اس ادارے کا شرقپور شریف سے خاص تعلق ہے۔ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ وہیل چیئر پر بیٹھ کر بھی ہماری تقریبات میں شرکت کیا کرتے تھے۔ شرقپور شریف والوں کا نظریہ پاکستان ٹرسٹ سے خاص تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو تا قیامت قائم رکھے'' (ڈاکٹر مجید نظامی (مرحوم) کارکن تحریک پاکستان، ممتاز صحافی و چیئرمین نظریہ پاکستان ٹرسٹ)۔

☆☆☆☆☆

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر مکمل عمل کرنے میں ہی دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ ساری زندگی تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل پیرا رہے۔ (میاں محبوب احمد، چیف جسٹس (ر) وفاقی شرعی عدالت)

☆☆☆☆☆

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے علم و کردار نے مجھے ان کا گرویدہ بنا رکھا تھا۔ آپؒ ایک عظیم انسان اور سختی کے ساتھ شریعت کے پابند تھے۔ (ڈاکٹر ظہور احمد اظہر)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ جیسے لوگوں نے خانقاہوں کو بارگاہوں میں بدل دیا۔ آپؒ لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کیا کرتے تھے۔ آپؒ کے علم و کردار نے مجھے ان کا گرویدہ بنا رکھا تھا۔ آپؒ ایک عظیم انسان اور سختی کے ساتھ شریعت کی پابندی کرتے تھے۔ (ڈاکٹر محمد اجمل نیازی)

☆☆☆☆☆

میرے والد محترمؒ نے ہمیشہ قرآن و حدیث کی روشنی میں زندگی گزاری۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری)

☆☆☆☆☆

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ ایک تحریکی آدمی تھے' آپؒ نے نظریہ پاکستان کیلئے بھرپور کام کیا۔ (قاری زوار بہادر۔ سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان)

☆☆☆☆☆

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کو نمود و نمائش سے سخت نفرت تھی' آپؒ نے سادہ زندگی بسر کی۔ (جسٹس (ر) نذیر احمد غازی)

☆☆☆☆☆

قحط الرجال کے اس دور میں میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا وجود نعمت غیر مترقبہ تھا۔

(علامہ احمد علی قصوری)

☆☆☆☆☆

میاں جمیل احمد شرقپوریؒ عالم باعمل اور درویش صفت انسان تھے۔ آپؒ نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ (شاہد رشید۔ سیکرٹری نظریہ پاکستان ٹرسٹ)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

میاں صاحبؒ برصغیر کے ایک روحانی خانوادے کے وہ رجل رشید تھے کہ جس خانوادے نے خطہ پنجاب میں شریعت مصطفی ﷺ کے وہ چراغ روشن کئے کہ دین پرستوں کی دنیا ایک آسمانی کہکشاں نظر آتی ہے۔ شرقپور شریف سے فیض یافتگان خانقاہوں کا اہم ترین امتیاز وہ شریعت پرستی ہے جس کا جوہر محبت رسول ﷺ سے معمور ہے۔ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ سلف صالحین کے بے نفس کردار کا ایسا نمونہ تھے کہ جس نمونے کو دیکھ کر طبیعت میں فقر سے محبت ہونے لگتی تھی۔ میاں صاحبؒ ایک فرد خاموش ایک متحرک انجمن تھے۔ طبیعت میں جوش' احساس میں ہوش کے ساتھ ساتھ مرتب سوچوں کا ایک بحر خاموش تھے۔ وہ عالم تھے مگر عمل ان کی ذات پر غالب تھا۔ وہ خانقاہ نشین تھے مگر مجاہدہ ان کی رگوں میں بجلی کی طرح کوندتا تھا۔ ان کی زبان' ان کا قلم ہمہ وقت مصروف جہاد رہتا تھا۔ وہ نہایت خاموشی سے اپنے چراغ ثبات کو لئے طوفانوں سے لڑتے رہے' سیاست مذہب' خانقاہ اور مسجد کو انسانی شخصیت کا روپ دیا۔ دین کی سربلندی کے لئے ہر ادارے کو ایمان کی قوت سے زندہ رکھا۔ لیکن حالات کی مخالفت اور مزاحمت نے انہیں بہت زیادہ مصروف رکھا۔

کہا جاتا ہے کہ کسی بھی شخص کی صحیح صفات کو پہچاننے کے لئے یا تو اس سے لین دین کیا جاتا ہے یا اس کے ساتھ سفر کیا جائے۔ میاں صاحبؒ معاملات کے کھرے اور کردار کے قابل رشک بزرگ تھے۔ میاں صاحبؒ اہل علم کی مجالس کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ ان کی علمی سرگرمیوں کی سرپرستی فرماتے تھے۔ علمی اور دینی اداروں کے قیام میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتے تھے۔ شرقپور میں علماء اور مبلغین کی تربیت کے لئے ایک معیاری ادارہ قائم کیا جس کے فیض یافتگان دنیا بھر کے کونے کونے میں تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ میاں صاحبؒ نے بہت سی علمی کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ آستانہ عالیہ شرقپور سے شائع

Marfat.com

ہونے والے رسالہ ''نورِ اسلام'' کو ایک موثر ذریعہ تبلیغ بنایا اور اس کے کئی عظیم الشان علمی خاص نمبر نکالے۔ جس میں امام ابو حنیفہؒ اور مجدد الف ثانیؒ کا تذکرہ اور ان کے یوم منانے کا ایک عملی خوشنما اقدام بھی شامل تھا۔ میاں صاحبؒ اپنے مخصوص صوفیانہ مشرب کے باوجود ایک وسیع سوچ کے حامی تھے۔ ان کے پاس مختلف مکاتب فکر کے علماء ملنے کے لئے آیا کرتے تھے۔

میاں صاحبؒ بزرگان امت کی ارواح طیبات کے فیضان سے اپنی روحانی دنیا کو آباد رکھتے تھے۔ سید ہجویر مخدوم امم داتا گنج بخشؒ کے دربار گوہر بار پر نہایت ادب و احترام سے حاضری دیا کرتے تھے۔ روحانی نسبتوں کا بہت ادب کیا کرتے تھے۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر قدیم بزرگوں کے مزارات پر ایسے حاضری دیا کرتے تھے گویا ان کی مجلس حضوری میں بالمشافہ حصول فیض کر رہے ہیں۔ مجھے ایک دن صاحبزادہ سید احسان گیلانی نے بتایا کہ کلر کہار میں حضور سیدی غوث اعظمؒ کی اولاد کے مزارات پر ایک شخص کو مراقبہ کے عالم میں اس ادب سے دوزانو بیٹھا ہوا پایا کہ گویا نقش بر دیوار یا کوئی وجود محبوبوں کی تجلیات میں ساکت ہو گیا۔ جب میں نے غور کیا تو وہ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ تھے۔ میاں صاحبؒ کتنی ہی روحانی داستانوں' قومی تاریخ کی حکایتوں اور جہد انسانی کے واقعات کا عنوان روشن ہیں۔

میاں صاحبؒ اپنی منزل کو یاد رکھنے والے مسافر حق تھے جو اپنے جلوہ منزل سے اپنے چراغ راہ کو منور رکھتے تھے۔ دنیائے فانی سے بقائے حیات کی وادی میں اترنے سے چند روز پہلے اپنے ایک محبوب مرید شیراز بھٹی کو طلب کیا اور فرمایا کہ ''بھٹی صاحب اب ہمارا چل چلاؤ ہے مجھے اپنی والدہ مرحومہ کی باتیں یاد آتی ہیں کہ لقائے محبوب کے جُویا کو ان کی منزل بہت جلدی پہنچا دیا کرتے ہیں۔ میاں صاحبؒ اپنی دائمی آرام گاہ میں اپنے بزرگوں

Marfat.com

کے سایہ عاطفت میں فوز المرام ہو کر امر ہو گئے ہیں۔ اور اب ہمارے اور ان کے درمیان دو دنیاؤں کا فاصلہ حائل ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر خورشید رضوی کی زبان سے نکلا یہ شعر عالم حیرت میں بار بار زباں پر آتا ہے۔

وہ جو لوگ اہل کمال تھے وہ کہاں گئے
وہ جو آپ اپنی مثال تھے وہ کہاں گئے

(نذیر احمد غازی۔ سابق جج ہائی کورٹ)

☆☆☆☆☆

دِل رنجیدہ اور آنکھ پرنم ہو تو اس ہستی کے وصال کا ذکر کس پیرائے میں کیا جائے جو راحت القلوب تھی۔ جس کی نگاہ نفس کی آلائشوں کو اک لحظہ میں جلا کر خاک کر دینے والی تھی۔ سائل ان کے ہاتھ بارگاہِ ایزدی میں اٹھتے دیکھتا تو اسے یقین ہو جاتا کہ اب ضرور بیڑہ پار ہو جائے گا۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی موجودگی ماحول پر روحانیت طاری کر دیتی تھی۔ آس پاس موجود افراد اپنے قلوب کو توحید اور عشق رسول ﷺ سے سرشار ہوتے محسوس کرتے تھے۔ طریقت کے مقام بلند پر متمکن ہونے کے باوجود عقیدت مندوں کی اس قدر دلداری فرماتے کہ خود کو حقیر اور گناہگار تصور کرنے والے بھی اپنے آپ کو شہنشاہ دوسراؐ ﷺ کے درِ اقدس کے فقیر سمجھنے لگ جاتے۔

وہ مسلسل کئی برسوں سے مختلف امراض میں مبتلا تھے مگر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی اس ہستی کی زبان پر بس کلمہ شکر ہی شکر تھا۔ بستر علالت پر ہونے کے باوجود علمی کاموں میں ان کا انہماک اور دربار عالیہ کے انتظامی امور پر ان کی گہری نظر ہم جیسے دنیا داروں کے لئے بڑی حیران کن تھی۔ (نعیم احمد۔ کالم نگار)

Marfat.com

☆☆☆☆☆

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا شمار اس صدی کے عظیم مصلحین میں ہوتا ہے۔ آپؒ نے نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور تصوف کی حقیقی تعلیمات کو اُجاگر کرنے کے لئے دن رات محنت کی۔ آپؒ کی دینی خدمات کا انداز عصر حاضر کے مشائخ سے بالکل مختلف تھا۔ آپؒ کی دینی، ملی، تحریکی، تنظیمی، روحانی، ادبی، سیاسی اور سماجی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ عصر حاضر کے ایک برگزیدہ اور خدارسیدہ انسان تھے۔ وہ دوقومی نظریے کے بہت بڑے علمبردار تھے۔ انہوں نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے افکار کو پھیلانے کے لئے انتھک کردار ادا کیا۔ وہ دنیا بھر میں غلبہ اسلام کی تحریکوں سے مربوط تھے۔ انہوں نے پاکستان کے علماء و مشائخ کو منظم کرنے کے لئے قائد اہلسنّت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی اور مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کے ہمراہ طوفانی دورے کیے۔ وہ ادارہ صراط مستقیم پاکستان کے سرپرست اعلیٰ تھے۔ انہوں نے ادارہ صراط مستقیم کی تاسیس سے لیکر اب تک کے تمام سفر کی براہ راست راہنمائی کی۔ ان کی خدمات کو تادیر یاد رکھا جائے گا۔ (ڈاکٹر اشرف آصف جلالی۔ سربراہ ادارہ صراطِ مستقیم)

☆☆☆☆☆

PUNJAB Chief Minister Shahbaz Sharif has expressed deep sense of sorrow and grief over the death of renowned religious leader Mian Jameel Ahmad Sharaqpuri. The Chief Minister prayed for the

Marfat.com

departed soul and for members of the bereaved family to bear the irrepairable loss with fortitude.

(Chief Minister Shahbaz Sharif)

☆☆☆☆☆

وہ ایک عظیم بلند پایہ روحانی شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی وفات سے ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی کمی دنیا میں رہے گی۔ ان کے مریدین کا حلقہ نا صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا۔ (رسول بخش بہرام۔ ریجنل ڈائریکٹر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی لاہور)

☆☆☆☆☆

حضرت صاحبزادہ فخر المشائخ میاں جمیل احمدؒ عاجزی وانکساری کا ایک حسین مرقع تھے۔ آپؒ کسی کے منہ سے اپنی تعریف سننا ہرگز گوارا نہیں کرتے تھے اور اگر آپؒ کا کوئی مرید یا عقیدت مند ایسا کرنے کی کوشش کرتا تو آپؒ اسے نہ صرف روک دیتے تھے بلکہ اس پر سخت تنبیہ کرتے ہوئے ناراضگی کا بھی اظہار فرماتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ فخر المشائخ میاں جمیل احمدؒ حسن و جمال میں اسم با مسمیٰ تھے اور آپ کا جمال ہر خاص و عام کو دعوت نظارگی دیتا تھا۔ آپؒ درمیانی قد کے حامل تھے' چہرہ مبارک پر رونق اور بڑی بڑی آنکھیں بلا کی سحر انگیزی رکھتی تھیں۔ آپؒ کی ان پرفسوں آنکھوں کی جس پر بھی نگاہ پڑتی وہ آپ کا والا و شیدا ہوئے بغیر ہرگز نہیں رہ سکتا تھا۔ پیشانی کشادہ تھی' بینی مبارک بارعب اور اونچی تھی۔ گفتگو کرنے میں بڑی نرمی استعمال کرتے تھے لیکن کبھی کبھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا و رغبت کی خاطر جلالت سے بھی کام لے لیتے۔ تاہم اکثر آپ کی طبیعت پر جلال کے بجائے جمال ہی غالب رہتا تھا۔ اپنے لخت جگر فخر شیر ربانی حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کے وصال کے

Marfat.com

بعد ان کے داغ مفارقت کی وجہ سے آپ فخر المشائخ کی طبیعت مبارک بہت ناساز ہوگئی تھی اور آپؒ مریدین کے سہارے اٹھتے بیٹھتے تھے یہاں تک کہ گزشتہ روز اس فانی دنیا سے کنارہ کش ہوگئے۔ فخر المشائخ نہ صرف ایک سچے اور پکے عاشق رسول ﷺ تھے بلکہ فنافی الرسول ﷺ تھے۔ آپؒ کا اٹھنا بیٹھنا، بولنا، چلنا، سونا جاگنا، کھانا پینا اور لباس وغیرہ الغرض یہ کہ آپ کا اوڑھنا بچھونا تک سنت رسول ﷺ کے عین مطابق تھا۔ سر پر عمامہ اور ٹوپی، جبہ مبارک اور پاجامہ المختصر ہر چیز سنت نبوی کی غمازی کرتی ہوئی نظر آتی۔۔۔

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ صاحب نہ صرف قلم و قرطاس کی افادیت واہمیت سے آشنا تھے۔ بلکہ آپؒ یہ بھی جانتے تھے کہ اس مادیت کے جمودی دور میں اک یہی مؤثر اور فعال ذریعہ ہے کہ جس کے طفیل لوگوں کو علم وعرفان کی آگاہی دی جاسکتی ہے۔ معیاری تبلیغ کے لئے معیاری رسائل اور معیاری تصنیفات و تالیفات رقم کی جاسکتی ہیں۔

اس مقصد کے پیش نظر شرقپور شریف کی سرزمین میں آپؒ نے 1955ء میں ماہنامہ "نور اسلام" ایک مجلہ اسلام جاری کیا اور یہ رسالہ اپنے معیاری مضامین اور نقدی مقالات کی بنا پر زمانے کے بے شمار اتار چڑھاؤ دیکھنے کے باوجود پائندہ اور جاری وساری ہے۔ اس رسالے میں درس قرآن، درس حدیث، فقہی مسائل، بزرگان دین کے حالات اور شیر ربانیؒ کے افکار وملفوظات کے علاوہ اخلاقی وتربیتی اور نصابی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ فخر المشائخؒ کی زیر ادارت اس رسالے کے اب تک کئی ضخیم نمبر بھی نکل چکے ہیں۔

حضرت قبلہ فخر المشائخؒ چونکہ ایک عالم دین تھے اور پوری دنیا آپ کو ایک بہترین مبلغ اسلام کے نام سے جانتی ہے اور پہچانتی ہے، آپ بے شمار دینی و مذہبی اجتماعات میں اپنے آپ کو بین الاقوامی حیثیت کے مبلغ بھی منوا چکے تھے۔ نہ صرف پنجاب اور پاکستان بلکہ

Marfat.com

ترکی، عراق، لندن، مدینہ منورہ اور دوسرے ممالک میں آپ کے پر تاثیر خطبات کی نہ صرف دھاک بیٹھ چکی تھی۔ بلکہ کئی ممالک میں آپؒ کی تعلیمات وملفوظات سے متاثر ہو کر کئی لوگ مشرف بہ اسلام بھی ہو چکے ہیں اور کئی قرآن وسنت پر عمل پیرا ہونے کا عہد کئے ہوئے ہیں۔ فخر المشائخؒ کے مریدین کی تعداد گنتی سے باہر ہے اور نہ صرف اندرون ملک پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی آپؒ کے عقیدت منداور مرید پائے جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی اسلام، نظام مصطفیٰ ﷺ اور پاکستان کے لئے گراں قدر قربانیاں ہیں۔ (ثروت اعجاز قادری۔ سربراہ پاکستان سنی تحریک)

☆☆☆☆☆

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ پاکستان میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایسے روحانی خاندان کے چشم و چراغ تھے جن کا احترام ومقام اظہر من الشمس تھا۔ آپؒ نے خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ شرقپور شریف کی مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کے بعد اپنے عقیدت مندوں اور زائرین کو سلسلہ نقشبندیہ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا۔ آپؒ نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کی تعلیمات و معارف کو عام کرنے کے لئے زبردست تحریری وتقریری تحریک چلائی، آپؒ کو علم اور علماء سے والہانہ محبت تھی۔ آپؒ نے دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف کی بنیاد رکھی، ماہنامہ نور اسلام بھی جاری فرمایا۔ آپؒ 23 فروری 1933ء کو حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لا ثانیؒ کے گھر میں پیدا ہوئے آپؒ کا نام آپ کے والد بزرگوارؒ نے جمیل احمد رکھا۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے گھر کے پاکیزہ ماحول میں حاصل کی۔ آپؒ نے قلیل مدت میں مولانا محمد علی

Marfat.com

صاحب سے سات سال کی عمر میں قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم حاصل کی۔ 1944ء میں آپ نے پرائمری کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا اور 1950ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک کے بعد دینی کتب کی تعلیم اپنے والد مکرم، شیخ محمد عثمان قصوری صاحب' سید اقبال شاہ' شیخ مولوی حسن محمد صاحب' محمد احمد خان اور آغا دوست محمد سے حاصل کی' میٹرک کے بعد آپ طبیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے اور اس فن میں حکیم نیر واسطی اور حکیم دوست محمد صابر ملتانی سے استفادہ کیا۔ میٹرک کے بعد آپ نے فاضل فارسی کیا اور پھر اسلامیہ کالج لاہور سے ایف اے کیا۔ آپ کا بچپن عام لڑکوں سے مختلف تھا۔ قیمتی وقت ضائع کرنا' شرارتیں کرنا اور دیگر غلط عادات سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ آپ 22 سال کی عمر میں 1954ء میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ آپ نے اپنے والد محترم حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری کے دست مبارک پر 1957ء میں بیعت کی۔ آپ کو شب بیداری' عبادت گزاری کی مدد سے حبیب مکرم حضرت محمد ﷺ کی فرمانبرداری نصیب رہی۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری علوم اسلامیہ میں مہارت رکھتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارک کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ ہر عمل شریعت مطہرہ کے مطابق کرتے تھے۔ آپ ہر وقت اپنے عقیدت مندوں اور مریدوں کو حسن اخلاق کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ کو بیماروں کی تیمارداری' بے کسوں کی امداد' مفلسوں کی اعانت اور ہر ایک کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آنا مرغوب تھا۔ آپ کی مہمان نوازی احباب' عقیدت مندوں اور عوام الناس میں ضرب المثل کی مانند مشہور ومعروف تھی۔ مریدوں کو حسن اخلاق کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ کی نگارشات اور تالیفات کی تعداد بہت زیادہ ہے ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں۔ مسائل نماز' مسلک مجدد' تذکرہ حضرت امام ابوحنیفہ' ارشادات حضرت مجدد الف ثانی' تذکرہ

Marfat.com

شیر ربانی" ۔آپ فرمایا کرتے تھے درویشی کے لوازمات میں چار چیزیں بہت اہم ہوتی ہیں جو یہ ہیں: کم سوئے، کم بولے، کم کھائے اور صحبت خلق کم رکھے۔ آپ" اکثر فرمایا کرتے تھے جس کام میں نفسانی غرض آجائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ (روزنامہ جرأت۔ 12 ستمبر 2013ء)

☆☆☆☆☆

آپ" درجنوں دینی کتب کے مصنف تھے۔ پوری دنیا میں آپ" کے لاکھوں مریدین ہیں۔ آپ" جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی نائب صدر رہے ہیں۔ دو دفعہ تحفظ ناموس رسالت کی خاطر آپ نے جیل کاٹی۔ شرقپور شریف میں شیر ربانی" فری ڈسپنسری کا قیام، دینی تعلیمات کے لئے دارالمبلغین مدرسہ کا قیام، بچیوں کے لئے دینی مدرسہ اور ہنر مندی کے لئے ادارے کا قیام، یو کے میں دو عدد شیر ربانی" اسلامک سنٹر کا قیام اور مدینہ منورہ میں رباط شیر ربانی" کا قیام قابل ذکر ہیں۔ آپ ہر سال 8 ماہ دین اسلام کی تبلیغ کے لئے دنیا کے مختلف ممالک کے دورے کرتے تھے۔ آپ" ہر سال مختلف ممالک میں یوم صدیق اکبرؓ، غوث الاعظمؒ اور بالخصوص یوم مجدد الف ثانی" مناتے تھے۔ (روزنامہ خبریں۔ 12 ستمبر 2013ء)

☆☆☆☆☆

آپ معروف صوفی بزرگ حضرت میاں شیر محمد" کے بھتیجے اور حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی" کے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ" کی دینی و ملی خدمات کا دائرہ ملک بھر میں پھیلا ہوا تھا۔ ان کے مریدین کا حلقہ نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک میں بھی موجود ہے۔ آپ نے دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ حضرت میاں جمیل احمد مرحوم مولانا شاہ احمد نورانی کے قریبی ساتھی اور جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی نائب صدر بھی رہے، بھٹو کے خلاف تحریک نظام مصطفی ﷺ

Marfat.com

میں آپ کا کردار بڑا نمایاں اور جاندار تھا۔ (روزنامہ جنگ۔12 ستمبر 2013ء)

☆☆☆☆☆

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری عام بچوں کی طرح گلی کوچوں اور بازاروں میں گھومنا ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔ قیمتی وقت ضائع کرنا شرارتیں کرنا اور لڑائی جھگڑا کرنا اور دوسری غلط عادات سے آپ کو سخت نفرت تھی اس لئے آپ ایسے امور سے ہمیشہ دور رہے۔ آپ اپنے اساتذہ کا دلی احترام کرتے اور ان کی فرمانبرداری کرتے تھے۔ آپ سکول سے فراغت کے بعد فوراً گھر تشریف لے آتے اور اپنی تعلیم میں مصروف ہو جاتے۔

مخدومی حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کو حضرت مجددؒ سے گہری عقیدت اور وابستگی ورثے میں ملی تھی۔ آپ اکثر و بیشتر مکتوبات کا مطالعہ فرماتے۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرنے کا پختہ عزم فرمایا۔ چنانچہ 1960ء میں جامع مسجد نقشبندیہ جہانگیر آباد (جہاں مولوی غلام محمد مرحوم نقشبندی مجددی تبلیغی فریضہ انجام دیتے تھے) شیخوپورہ میں پہلی مجدد کانفرنس منعقد فرمائی۔ مسجد سے ملحق کھلے میدان میں لوگوں کا عظیم اجتماع تھا اور یوں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی عظمتوں، ان کے کارہائے نمایاں اور ان کی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی تحریک کا آغاز ہوا۔ بہت سے علماء اور فضلاء نے تقاریر فرمائیں۔ جن میں مولانا محمد شریف نوری قصوری مرحوم اور مولانا محمد بخش مسلم بی اے (مرحوم) قابل ذکر ہیں۔ (ڈاکٹر پروفیسر بشیر احمد صدیقی)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ۔ چند یادیں

ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی

جو لوگ کمپیوٹر معمولات سے واقف ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جس سافٹ ویئر کی پروگرامنگ کمپیوٹر میں موجود نہیں ہوگی۔اس کی فائل کھل نہیں سکے گی۔یہی معاملہ میرے ساتھ بھی تھا۔میرے ہارڈ ویئر میں بھی روحانیت کا سافٹ ویئر انسٹال نہیں تھا۔نہ ہی میری اندرونی ڈکشنری میں تصوف کی اصطلاحات موجود تھیں۔اس لیے جب کبھی بھی میرے ذہن کی سکرین پر لفظ ولی، ولایت، صوفی، تصوف یا قطب کے لفظ لکھے جاتے۔ان کے نیچے لال رنگ کی لکیر آجاتی۔گویا میری ذہنی ڈکشنری میں یہ الفاظ موجود ہی نہ تھے۔میری یہ کیفیت اس وقت تک رہی جب تک میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری نہیں آیا اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے فیوض سے بہرہ ور ہونا شروع نہیں کیا۔لیکن پنجاب یونیورسٹی آنے سے پہلے بھی حضرت میاں صاحب کا نام میرے لیے اجنبی نہیں تھا۔

حضرت میاں صاحبؒ سے غائبانہ تعارف ہمارے شاہ صاحب، سید جمیل احمد رضوی صاحب کے توسط سے ہوا تھا۔۲۰۰۴ء میں شاہ صاحب کی مرتبہ فہرست ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی" مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کی جلد دوم شائع ہوئی۔اس زمانے میں، میں قائداعظم لائبریری میں بطور لائبریرین کام کر رہا تھا اور ڈاکٹر وحید قریشی کی زیر ادارت نکلنے والے مجلے مخزن سے بھی منسلک تھا۔شاہ صاحب مذکورہ جلد دوم بمع ایک اور کتاب ''مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری (یادداشتوں کے آئینے میں)'' مخزن میں برائے تبصرہ دینے کے لیے قائداعظم لائبریری تشریف لائے تو شاہ صاحب کا معتقد ہونے کے ناطے ان کتابوں میں دلچسپی محسوس ہوئی۔شاہ صاحب سے

Marfat.com

اظہار کیا کہ میں ان پر تبصرہ کرنا چاہتا ہوں اور اگر فہرست ذخیرہ کتب میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی پہلی جلد بھی مل جائے تو تبصرہ بھرپور ہو جائے گا۔ شاہ صاحب خوش ہوئے اور اجازت دی کہ ان کے ساتھ جا کر ان کے گھر سے پہلی جلد کی ایک کاپی بھی لے لوں۔ میں نے فہرست کی پہلی دونوں جلدوں اور مجالس حکیم موسیٰ پر تبصرہ لکھا جو مخزن شمارہ مسلسل ۸، ۲۰۰۴ء میں چھپا۔ یہ حضرت میاں صاحبؒ سے پہلا تعارف تھا لیکن ابھی بھی مجھے اس بات کا ادراک نہیں ہوا تھا کہ یہ موجودہ دور کی کتنی بڑی شخصیت ہیں۔ میرا تعارف ان کے ذخیرۂ کتب مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری تک محدود تھا لیکن یہ تعارف بھی کوئی معمولی تعارف نہیں تھا۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا ذخیرۂ کتب ۲۰۰۱ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بطور عطیہ موصول ہوا تھا۔ اس وقت کتابوں کی تعداد ۵۲۵۰ تھی۔ ۳۰ جون ۲۰۰۳ء میں میاں صاحب نے ۲۹۷۷ کتابیں خرید کر عنایت کیں۔ اس طرح ان کتابوں کی کل تعداد ۸۲۲۷ ہو گئی۔ مئی ۲۰۰۲ء میں فہرست ذخیرہ کتب صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی پہلی جلد طبع ہوئی جس میں ۴۷۷۴ کتابوں کے اندراجات تھے۔ ۲۰۰۴ء میں جلد دوم چھپی تو اس میں ۳۴۸۰ کتب درج کی گئی تھیں۔ حضرت میاں صاحبؒ اس ذخیرے میں مسلسل اضافہ کرتے رہے۔ دنیا جہاں سے اپنے پسندیدہ موضوعات خصوصی طور پر سلسلوں پر بے مثل کتب اس ذخیرے میں جمع کر دیں۔ حضرت میاں صاحبؒ کے ذخیرے میں اس وقت تقریباً ۱۲۰۰۰ کتب موجود ہیں اور اس کی فہرستوں کی پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں۔

حضرت میاں صاحبؒ کا دیدار بھی پہلی مرتبہ قائداعظم لائبریری میں شاہ صاحب کے توسط ہی سے نصیب ہوا تھا۔ غالباً ۲۰۰۵ء کے اوائل کی ایک شام تھی جب شاہ

Marfat.com

صاحب قائداعظم لائبریری میں داخل ہوئے اور خوشی سے چہکتے لہجے میں بتلایا کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ بھی ان کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ چیف لائبریرین محمد تاج صاحب اور عابد علی گل صاحب بھی موجود تھے۔ لائبریری کا آڈیٹوریم والا گیٹ کھلوایا گیا۔ حضرت میاں صاحبؒ کو گورنر غلام جیلانی اسکالرز روم میں بٹھایا گیا۔ میں اپنے دور کی ایک عبقری شخصیت سے مل رہا تھا۔

کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن کے سامنے اردگرد موجود تمام اشخاص چیزیں، ماحول وغیرہ غیر ضروری ہو جاتے ہیں۔ حضرت میاں صاحبؒ کی شخصیت بھی ایسی تھی۔ محسوس ہو رہا تھا کہ صرف وہی اتنے بڑے ہال میں اکیلے موجود ہیں اور کوئی نہیں۔ سفید پوشاک میں ملبوس ایک نورانی شخصیت، چہرہ چمکتا ہوا روشن، جمال وجلال کا اتنا خوبصورت امتزاج میں نے اس سے قبل نہیں دیکھا تھا۔ شاہ صاحب نے میرا تعارف کروایا اور بتایا کہ میں نے ذخیرہ کتب کی دو جلدوں پر تبصرہ لکھا ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ نے مصافحے کا شرف بخشا۔ ہلکا سا تبسم ان کے چہرے پر محسوس ہوا۔ وہ زیادہ دیر نہیں ٹھہرے اور جلد ہی تشریف لے گئے لیکن ہم لوگ کافی دنوں تک ان کی شخصیت کے حصار میں مقید رہے۔

وقت گزرتا گیا۔ میں وقت کی کشتی پر سوار مختلف ساحلوں پر لنگر انداز ہوتا رہا۔ کبھی کویت، کبھی بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی، کبھی جرمنی تو کبھی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد۔ بالآخر ۲۰۰۸ء میں میرا جنون مجھے پنجاب یونیورسٹی لائبریری لے آیا۔ آہستہ آہستہ مجھے محسوس ہونا شروع ہو گیا کہ یہی میری منزل ہے، جس کے لیے میں سرگرداں تھا۔ جلد ہی مجھے اپنے چیف لائبریرین چوہدری محمد حنیف کا اعتماد بھی مل گیا۔ یہ اعتماد اس حد تک بڑھ گیا کہ ۲۰۱۰ء میں چوہدری صاحب انگلینڈ کے سرکاری دورے پر گئے تو اپنی جگہ مجھے اپنا قائم

Marfat.com

مقام نامزد کر کے گئے اور الحمد للہ میں ان کے اعتماد پر پورا بھی اترا۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں چوہدری محمد حنیف صاحب کی شخصیت کا مطالعہ میرے لیے بہت دلچسپ ثابت ہوا۔ چوہدری صاحب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی تاریخ کے کامیاب ترین چیف لائبریرین ہیں۔ جب انھوں نے پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے چیف لائبریرین کا عہدہ سنبھالا تھا اس وقت یونیورسٹی میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری اور لائبریرین شپ ایک چیلنج بنی ہوئی تھی۔ لائبریری میں بہت سے مسائل موجود تھے۔ لائبریری میں عصر حاضر کی جدید سہولتوں کی بہت کمی تھی۔ لیکن چند ہی سالوں میں چوہدری صاحب نے جادو کی چھڑی ہلا کر سب کچھ تبدیل کر دیا۔ میں جاننا چاہتا تھا کہ وہ کون سی جادو کی چھڑی تھی جس کی مدد سے چوہدری صاحب نے یہ کامیابی حاصل کی تو معلوم ہوا کہ اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ انھیں چند بزرگوں کا آشیرباد بھی حاصل ہے اور ان بزرگوں میں سب سے اہم نام حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا بھی ہے۔

حضرت میاں صاحبؒ چوہدری صاحب سے خاص محبت اور شفقت فرماتے تھے۔ چوہدری صاحب خود بتاتے ہیں کہ حضرت میاں صاحبؒ کی توجہ کی بدولت ہی وہ چیف لائبریرین بنے، بیسواں گریڈ ملا، عزت وشہرت ملی اور آج وہ تاریخ کے کامیاب ترین پیشہ ور لائبریرین ہیں۔ چوہدری صاحب سے محبت کا یہ عالم تھا کہ چیف بنے تو اُن کے اعزاز میں پوری لائبریری کے تقریباً ۱۵۰ افراد کو کھانا دیا۔ میں ابھی پنجاب یونیورسٹی نہیں آیا تھا لہٰذا محروم رہا۔ جب چوہدری صاحب انگلینڈ کے سرکاری دورے سے واپس آئے تو بند روڈ پر واقع ڈیرہ حبیب اللہ بھٹی میں ان کے اعزاز میں ایک پرتکلف ظہرانے کا اہتمام کیا۔ چوہدری صاحب کے ہمراہ لائبریری سے جو احباب اس ظہرانے میں شریک ہوئے ان میں، میں بھی شامل

Marfat.com

تھا۔ پہلی مرتبہ حضرت میاں صاحبؒ کو زیادہ دیر قریب سے دیکھنے اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ حضرت میاں صاحبؒ خود بہت بڑی علمی اور روحانی شخصیت ہونے کے باوجود پسند کرتے تھے کہ اہلِ علم کو بلوا کر ان سے باتیں سنی جائیں۔ اس ظہرانے میں بھی باکمال شخصیات مدعو تھیں۔ جسٹس منیر مغل، محمد عالم مختار حق، پروفیسر اقبال مجددی، سید جمیل احمد رضوی اور بھی کئی شخصیات جنہیں میں چہرے سے پہچانتا نہیں تھا۔ حضرت میاں صاحبؒ نے فرمائش کر کے چوہدری محمد حنیف صاحب سے انگلینڈ کا احوال سنا۔

اس کے بعد بھی حضرت میاں صاحبؒ کی محفلوں میں شرکت کا موقع ملا۔ ایک مرتبہ رمضان میں جوہر ٹاؤن جی بلاک میں النور گیسٹ ہاؤس میں حضرت میاں صاحبؒ نے افطاری کا اہتمام کیا۔ شمولیت کا موقع نصیب ہوا۔ حضرت میاں صاحبؒ نے افطاری سے قبل جسٹس منیر مغل صاحب سے فرمائش کی کہ وہ کچھ باتیں سنائیں۔ میں سوچتا ہوں کہ لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ وہ سنائیں اور لوگ سنیں لیکن حضرت میاں صاحبؒ خود خطاب کرنا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ اہلِ علم کو بلوا کر ان کی باتیں سنتے تھے۔ مغرب کی نماز میں بھی حضرت میاں صاحبؒ مقتدی تھے۔ امامت کسی اور نے کروائی۔

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میرؔ سے صحبت نہیں رہی

حضرت میاں صاحبؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے افکار کو عام کرنے میں بھی بے مثال کردار ادا کیا۔ آپ تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ کے بانی تھے۔ ۱۹۶۰ء میں جامع مسجد نقشبندیہ جہانگیر آباد شیخوپورہ میں آپ نے پہلی مجدد کانفرنس منعقد فرمائی۔ جس کے ذریعے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی عظمتوں، کارناموں، افکار و تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی

Marfat.com

تحریک کا آغاز ہو گیا اور پھر چل سو چل۔ بقول ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوریؒ:

پہلی کانفرنس باران رحمت کا پہلا قطرہ تھی۔ ''پھر اللہ دے اور بندہ لے''۔ پاکستان کے طول و عرض میں مجدد کانفرنس منعقد ہونے لگیں۔ بلکہ بعض مشہور شہروں مثلاً لاہور، اسلام آباد، کراچی میں ہر برس کئی ایک کانفرنسیں انعقاد پذیر ہوتی رہیں۔

(فیضانِ فخر المشائخ: حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ، ص ۱۵۵)

ایک ایسی کانفرنس میں مجھے بھی شریک ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بند روڈ پر واقع ڈیرہ حبیب اللہ بھٹی میں یہ کانفرنس حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی تھی۔ وہ میری زندگی کے خوشگوار دنوں میں سے ایک تھا۔ چوہدری محمد حنیف صاحب نے کانفرنس میں شرکت کی دعوت پہنچائی تو واقعی مجھے ایک اعزاز محسوس ہوا۔ میں وقت سے کچھ پہلے پہنچ گیا تھا۔ پنڈال میں ابھی لوگ جمع ہونا شروع نہیں ہوئے تھے۔ میں نے سوچا کہ حضرت میاں صاحبؒ کو سلام کرلوں۔ کمرے میں داخل ہوا تو حضرت میاں صاحبؒ پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا تو آپؒ نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھا دیا اور پھر مجھے سامنے بچھی چٹائی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کچھ اور لوگ بھی بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ لوگ پنڈال میں بیٹھیں۔ میں بھی اٹھنے لگا تو اشارے سے مجھے بیٹھنے کے لیے کہا۔ پھر اپنی نوٹ بک اور پین اٹھا کر فرمانے لگے کہ آپ کا فون نمبر کیا ہے۔ میں نے بتایا تو اپنی ڈائری میں میرا نام اور موبائیل نمبر نوٹ کرلیا۔ اس کے بعد میں کچھ دیر ان کے سامنے بیٹھا رہا اور پھر اجازت لے کر پنڈال میں آ گیا۔ حضرت میاں صاحبؒ کی اس توجہ پر میں آج تک ناز کرتا ہوں۔ وہ کانفرنس بھی بے حد کامیاب رہی۔

حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ کو کتاب، علم، اہلِ کتاب اور اہل علم سے بہت

Marfat.com

محبت تھی۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں مخزونہ اپنے ذخیرۂ کتب میں مسلسل اضافہ فرماتے رہتے۔اس سلسلے میں مجھے بھی کچھ خدمت کرنے کا موقع ملا۔کتب میں میری دلچسپی کے پیش نظر چوہدری محمد حنیف صاحب نے ڈیوٹی لگائی کہ پرانی کتب اور انڈین کتب کے ذخائر میں سے ذخیرۂ کتب میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے لیے کتابیں ڈھونڈ کر لاؤ۔میاں صاحبؒ کی طرف سے ادائیگی شیراز بھٹی صاحب کریں گے۔

میں حامد علی سینئر لائبریرین کو لے کر ریگل چوک صدیقی اولڈ بکس پہنچ گیا۔بعد میں بھٹی صاحب بھی وہیں آ گئے۔کچھ کتابیں ہم نے شیخ مبارک علی تاجران (انڈین بکس) سے خریدیں لیکن سب سے عمدہ انڈین بکس ہمیں سجاد الٰہی صاحب سے ملیں جس میں فقہ،عبادات اور تاریخ پر نایاب کتابیں شامل تھیں۔حضرت میاں صاحبؒ کا یہ ذخیرۂ کتب اب نوادرات میں شمار ہوتا ہے جس میں ۱۲۰۰۰ کے قریب قیمتی اور نایاب کتب ورسائل موجود ہیں۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا وصال ۱۱ ستمبر ۲۰۱۳ء بروز بدھ کو ہوا۔جمعرات بارہ ستمبر ۲۰۱۳ء کو عصر کی نماز کے بعد جنازہ تھا۔صبح سے ہی سوگواری کی حالت طاری تھی۔ چوہدری محمد حنیف صاحب،سید جمیل احمد رضوی صاحب،حامد علی صاحب،سیف الرحمٰن عتیق صاحب اور ڈاکٹر سعید نیازی صاحب کے ہمراہ دو گاڑیوں میں شرقپور شریف جانے کے لیے نکلے۔فیض پور انٹر چینج سے لاہور شرقپور روڈ پر اترتے ہی اندازہ ہوا کہ گویا ہر شخص،ہر گاڑی ہی شرقپور شریف جا رہی ہے۔جوں جوں شرقپور کے قریب پہنچتے گئے ہجوم بڑھتا چلا گیا۔ہمیں مرکزی سڑک پر بہت پیچھے گاڑی کھڑی کرنی پڑی۔سوگواران کا ایک سیل رواں تھا۔لوگ امنڈتے چلے آ رہے تھے۔ہر مکتبۂ فکر کے لوگ اس میں شامل تھے۔اتنا بڑا جنازہ میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔جنازہ کہاں پڑھایا جا رہا تھا،مجھے نہیں معلوم

Marfat.com

تھا۔ سڑک پر ہی صف بندی کرنا پڑی۔ سپیکر پر میاں ابوبکر صاحب کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جنازہ صاحبزادہ میاں ولید صاحب نے پڑھایا۔ جنازے کے بعد وہاں سے نکلنے میں ہمیں تقریباً دو گھنٹے لگے۔ اس دور کی ایک بہت بڑی روحانی اور علمی شخصیت ہم سے رخصت ہوگئی تھی لیکن اس خانوادے کا فیض انشاءاللہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ آج مجھے یہ اطمینان ہے کہ میرے اندر روحانیت کا سافٹ ویئر انسٹال ہو چکا ہے۔ بس پروگرامنگ ہونا باقی ہے۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

''آمین'' بطفیل نبیء کریم ﷺ

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

از عبد العزیز شیخ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: قسم ہے زمانے کی انسان یقینی طور پر خسارے میں ہے سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق بات کی تلقین کرتے رہے اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ (سورۃ العصر)

آج سے ہزاروں سال قبل انبیاء علیہم السلام اس دنیا میں اللہ کا پیغام پہنچاتے رہے۔ یہ انبیاء علیہم السلام ایک علاقے ایک قوم یا ایک ملک کے لئے وقفے وقفے سے دُنیا میں تشریف لاتے رہے، لیکن ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے لئے مبعوث کئے گئے۔ تمام انبیاء علیہم السلام لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے اور ان کی اصلاح کرتے رہے۔ ان کو بُرے کاموں سے بچاتے رہے نیک راہ پر چلنے کی تاکید کرتے رہے۔ جس قوم نے یا جس علاقے میں رہنے والے لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کی باتیں نہ مانیں، لگا تار ہٹ دھرمی کرتے رہے اور ان کو جھٹلاتے رہے۔ اُن پر پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا قہر اور عذاب نازل کیا قوم ہود، قوم ثمود کی واضح مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ قوم لوطؑ اور قوم نوحؑ کو بھی دُنیا میں سخت عذاب دیا گیا اور آخرت میں بھی ان کو عذاب دیا جائے گا۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ کے نافرمان لوگ رہیں گے۔

قریباً چودہ سو سال قبل ہمارے پیارے رسُول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں اللہ پر ایمان لانے کی تعلیم دینے کے لئے مبعوث کیا گیا۔ پیارے رسول حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہانوں کے

Marfat.com

لیے نبی اور رحمت بن کر تشریف لائے۔ اب آپ ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ تا قیامت بند ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد ساری دنیا کے کونے کونے میں اللہ کا پیغام پہنچانے کے لیے اب صرف امت محمدیہ یہ فریضہ انجام دے گی اور یہ پیغام احسن طریقے سے پہنچایا جا رہا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے لوگ ہیں جو تبلیغ کا کام رات دن کرنے میں کوشاں ہیں۔ وہ ہیں نیک صالح لوگ صوفیہ کرام، مشائخ اولیاء کرام اور پرہیز گار لوگ۔

یہ سب اللہ والے ہیں۔ پیارے رسول ﷺ سے پیار کرنے والے ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ یہ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں پر خود بھی عمل کر رہے ہیں اور دُوسروں کو بھی حق کے ساتھ صبر کی تلقین کرنے میں مگن ہیں۔ ہمارے یہ سارے اسلاف اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، ہر آن اور ہر وقت اپنے قول و فعل سے اکثریت کو اپنا گرویدہ بناتے رہے ہیں۔ لوگ بھی ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام رہے ہیں اور اپنی عاقبت سنوار رہے ہیں اور یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت جاری وساری رہے گا۔

جب ہم دُنیا کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں علم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں بڑے بڑے ظالم فرعون آئے۔ بڑے بڑے جابر فاسق حکمران آئے۔ اُنہوں نے رسولوں کو جھٹلایا پھر یہ سب تباہ و برباد ہو گئے۔ اب ان کا دُنیا میں کوئی بھی نام لیوا نہیں ہے۔ اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام، بزرگان دین، صوفیہ کرام اور اولیاء اللہ جنہوں نے خود اچھے کام کیے، عمل صالح کیے، دوسروں کو بھی ایسا کرنے کے لیے کہتے رہے اور تبلیغ کرتے رہے وہ زِندہ جاوید ہو گئے۔

Marfat.com

دُنیا میں اس وقت 54 اسلامی ممالک ہیں۔ آپ کسی اسلامی ملک میں چلے جائیں وہاں پر آپ کو سینکڑوں خانقاہیں ملیں گی۔ آپ کو وہاں لوگ عبادت کرتے نظر آئیں گے۔ کوئی نماز پڑھ رہا ہوگا، کوئی قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہوگا، کوئی اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا ہوگا اور کوئی رو رو کر اپنی قوم وملت کی بہتری کے لئے اپنے رب سے دعا مانگ رہا ہو گا۔

آپ کو ان مقامات پر جتنا روحانی سکون ملے گا اتنا آپ کہیں اور روحانی سکون حاصل نہیں کر پائیں گے۔ ان خانقاہوں کو آباد کرنے کے لیے اولیاء اللہ ہمیشہ کے لیے امر ہو گئے اور ان کا نام ساری دنیا میں مشہور ہو گیا۔ ہندو پاکستان میں سینکڑوں خانقاہیں ہیں۔ یہاں پر روزانہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں اور اپنے دامن مراد کو بھر کر خوشی سے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ اپنے رب سے دل کی مرادیں پاتے ہیں۔ لاہور جس کو پاکستان کا دل کہا جاتا ہے اور یہ داتا کی نگری کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس شہر بے مثال میں حضرت علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے اور خانقاہ بھی ہے۔ لاہور کے شمال میں حضرت میراں حسین زنجانی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار اور خانقاہ ہے۔ حضرت شیر شاہؒ کا مزار شاہی مسجد کے ساتھ واقع ہے۔ حضرت عزیز الدین المعروف پیر مکی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ لاہور کے مشرق کی جانب دھرم پورہ کے قریب حضرت میاں میر رحمتہ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے۔ اس کے علاوہ لاہور کے ارد گرد درجنوں خانقاہیں ہیں جہاں پر لاکھوں لوگ آ کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور سکون حاصل کرتے ہیں۔ پاکپتن شریف میں حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ خاص و عام کی آماجگاہ ہے۔ راولپنڈی اسلام آباد میں حضرت امام بری رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ سے لوگ فیض حاصل کر رہے ہیں۔

Marfat.com

صوبہ سندھ میں حضرت شہباز قلندر کا دربار خاص و عام لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بھی پاکستان کے طول و عرض میں جگہ جگہ خانقاہیں بنی ہوئی ہیں۔

ان خانقاہوں کے اولیاء کرام نے اپنے جذبہ ایمانی کی حرارت سے اور اپنے قول و فعل اور اعمال صالح سے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں اسلامی انقلاب کی شمع روشن کی ان کی زندگیاں اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیں اور لوگ راہ راست پر چلنے لگے۔ لاہور سے بیس میل کے فاصلے پر ضلع شیخوپورہ میں جڑانوالہ روڈ پر شرقپور شریف واقع ہے۔ اس شہر میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظیم الشان خانقاہ خاص و عام کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ اس خانقاہ کے ساتھ ایک بڑی مسجد ہے یہاں پر مہمان خانہ ہے درویشوں کے حجرے ہیں اور ساتھ ہی سجادہ نشین حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کی قیام گاہ بھی ہے۔

حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے اس خانقاہ کی بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی۔ اُس وقت انگریزوں کا راج تھا مسلمانوں کی حالت ابتر تھی مسلمانوں سے اچھا سلوک نہیں ہوتا تھا انگریز، ہندو اور سکھ ہر طرف چھائے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کو اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا کیونکہ انگریزوں اور سکھوں نے مسلمانوں سے حکومت چھینی تھی۔ ایسے تاریک دور میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے اسلام کی عظمت کو اپنے علاقے میں ایک نئی روشنی عطا کرنے کی کوشش کی۔ آپؒ نے اپنے عمل اور رُوحانیت سے مخلوق خدا کو کتاب و سنت کی برکات سے مالا مال کر دیا۔ آپؒ نے اسلام کی تبلیغ کے لیے شبانہ روز محنت کی۔ آپؒ نے اسلام کے فروغ کے لیے غیر مسلموں کو اپنی طرف راغب کیا۔ آپؒ نے فسق و فجور، بدعات، ضلالت کا خاتمہ کرنے کے لیے دن رات

Marfat.com

ایک کر دیا۔آپؒ نے اپنے کردار اور پیار و محبت سے سنت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فروغ دیا۔عمر بھر اس کی آبیاری کرتے رہے۔آپؒ کی روحانیت کے آثار بہت روشن اور واضح تھے۔آپؒ کے بات کرنے کا انداز نہایت دِلکش، سادہ اور پُر اثر ہوتا تھا۔جو عام انسانوں کے دل میں بھی سیدھا اُتر جاتا اور اثر کرتا تھا۔آپؒ ہر آنے والے ملاقاتی کو السلام علیکم کرنے میں پہل کرتے تھے۔ پھر پیار محبت سے اس کی بات سنتے تھے اور اس کی دل جوئی کرتے۔آپؒ کے حُسن سلوک سے متاثر ہو کر مسلم اور غیر مسلم جوق در جوق ان کے پاس آنے لگے۔آپؒ کے پاس آ کر اسلام کی تعلیم حاصل کرتے اور آپؒ کی روحانی باتوں کو زندگی کا نصب العین بنانا فخر سمجھنے لگے۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی تیسری لڑی میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔جب آپؒ دنیا میں آئے تو صبح صادق کا وقت تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔بادِ صبا ایک نیا پیغام دے رہی تھی۔ایک نئی خوشخبری سُنا رہی تھی۔23 فروری کا مبارک دن تھا بہار کی آمد آمد تھی۔سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اولیاء اللہ کا دن جمعرات اور سن 1933ء تھا۔آپؒ کے والد محترم حضرت ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں تشریف فرما تھے۔فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب آپؒ نماز فجر پڑھ کر گھر تشریف لائے تو خوشخبری آپؒ کا انتظار کر رہی تھی۔آپؒ بہت خوش ہوئے۔اُنہوں نے ہی اپنے لختِ جگر کے کان میں اذان دی اور گھٹی دی۔آپؒ کا نام بھی آپؒ کے بزرگوار نے ہی جمیل احمد رکھا۔جمیل کے معنی خوبصورت حسین ہے اور احمد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام ہے جس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا۔اس طرح آپؒ کا نام الفاظ و معانی کا حسین امتزاج ہے جس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے میری آٹھ دس ملاقاتیں مختلف اوقات میں ہوئی تھیں۔ ان حسین ملاقاتوں کے سہارے میں اُن کو اکثر یاد کرتا رہتا ہوں جس میں اُنس، پیار، محبت، وفا اور عقیدت شامل ہے۔ جب میں نے آپؒ کو پہلی بار پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری میں دیکھا تو میں اُن کی نورانی شخصیت اور سوچ میں ڈوبی ہوئی آنکھوں کی تاب نہ لا سکا۔ میں نے ڈر کے مارے اپنی آنکھیں نیچی کر لی تھیں۔ آپؒ کا قد دراز تھا سینکڑوں میں سے آپؒ پہچانے جا سکتے تھے۔ کھلتا ہوا رنگ چہرہ نام کی طرح حسین و جمیل تھا جس سے جلال ٹپکتا تھا۔ جو کوئی بھی آپؒ کو ایک بار دیکھ لیتا تو متاثر اور مرعوب ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ خوبصورت موٹی سیاہ آنکھیں جن میں سنجیدگی متانت اور جلال تھا۔ پہلی ملاقات اور بعد کی ملاقاتوں میں وہ مجھے ہمیشہ کسی نہ کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔ اُس وقت مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر لمحہ ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے قوم و ملت کے لئے کچھ نہ کچھ سوچ رہے ہوں۔ آپؒ بڑی دھیمی اور پیاری گفتگو کرتے تھے۔ سننے والا آپؒ کی گفتگو سر جھکائے نظریں نیچی کیے ہمہ تن گوش سنتا تھا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ آپؒ مجھے بہت جلالی لگتے تھے۔ میری حسرت ہی رہتی کہ میں آپؒ سے دل کھول کر بات کروں مگر ایسا کرنے کی میں اپنے آپ میں ہمت نہ پاتا۔ ہاں البتہ میں نظریں نیچی کیے اُن کے ارشادات ہر وقت سننے کے لئے تیار اور بے تاب رہتا تھا مگر اکثر اُن کی روحانی اور جلالی حیثیت کی وجہ سے، وہ جب بھی لائبریری میں تشریف لاتے اور پھر ایسے میں اُن سے گفتگو ہوتی تو میں اکثر گھبرا جاتا اور ڈرتا تھا کہ کہیں مجھ سے کوئی غلطی نہ ہو جائے اور آپؒ مجھ سے کہیں ناراض نہ ہو جائیں، میں ہاتھ ملتا رہ جاؤں اور اُن کی صحبت سے ہی کہیں محروم نہ ہو جاؤں۔ یہ سارا میرا وہم اور خیال تھا ورنہ آپؒ اپنی محبت ہر ایک پر ایسے نچھاور کرتے تھے جیسے وہ صرف اُن کے ہی

Marfat.com

ہوں۔

میں نے مختلف کتابوں میں پڑھا بھی ہے، لوگوں سے سنا بھی ہے اور خود دیکھا بھی ہے آپؒ گھر پر تہبند اور کُرتا زیب تن کرتے تھے اور باہر سفید چغہ کے ساتھ پگڑی کا استعمال بھی کرتے تھے۔ آپؒ زیادہ تر کُرتا ہی زیب تن کرتے تھے۔ میں نے اُن کو پگڑی کی بجائے ٹوپی پہنے ہی دیکھا ہے۔ آپؒ سفید لباس پہنتے تھے۔ ماشاءاللہ سفید لمبی داڑھی مبارک تھی جو اُن کے چہرے کو مزید چار چاند لگائے ہوئے تھی۔ آپؒ نے سات سال کی عمر میں مولانا محمد علی صاحب سے قرآن مجید ناظرہ کی تعلیم حاصل کی تھی۔ 1940ء میں آپؒ کو اسلامیہ پرائمری سکول میں پڑھنے کے لے داخل کروادیا گیا۔ اسی دوران آپؒ نے اپنے بزرگوارؒ سے شیخ سعدی شیرازیؒ کی مشہور کتابیں گلستان و بوستان کے علاوہ دیگر دینی کتب بھی پڑھ لیں۔ 1954ء میں آپؒ کی شادی خانہ آبادی ہوگئی۔ حضرت میاں غلام اللہؒ کے وصال کے بعد آپؒ شرقپور شریف کی خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ کے 1957ء میں سجادہ نشین بنے۔ آپؒ نے شرقپور شریف کی اس خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج اور اشاعت کے لئے شب و روز ایک کر دیے۔ آپؒ عقیدت مندوں کی بھرپور راہنمائی کرتے تھے۔ آپؒ تقریباً 56 سال تک شرقپور شریف کی خانقاہ کے سجادہ نشین رہے۔ اس دوران آپؒ تبلیغ سے اپنے عقیدت مندوں اور نیاز مندوں میں مسلسل اضافہ کرتے رہے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ایسے اولیاء میں سے تھے جو دل و جان سے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ خود اسلام پر عمل کرنے والے تھے۔ دوسروں کو راہ حق دکھانے والے تھے۔ خود پختہ ایمان و یقین کی دولت سے مالا مال تھے اور اپنے عقیدت مندوں اور مریدوں کو بھی اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی نصیحت کرتے رہتے تھے۔ خود

Marfat.com

اللہ اور رسول ﷺ کے سچے شیدائی تھے۔ دوسروں کو بھی شیدائی بننے کی تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ راتوں کو خود نفل پڑھتے تھے دوسروں کو نماز اور نفلی عبادت کا حکم دیتے رہتے تھے۔ خود راتوں کو مراقبے میں جا کر اللہ اور رسول ﷺ سے راز و نیاز کرتے تھے اور دوسروں کو روحانیت کا درس دیتے تھے۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے لو لگانے والے تھے۔ مریدوں کو مایوسی کے اندھیروں سے نکالنے والے تھے۔ ان کے لئے روشنی کا مینار تھے۔ شرک اور بدعت سے بچانے والے تھے۔ قیامت کے روز سے ڈرانے والے تھے۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے انعام یافتہ تھے۔ اپنی دھن کے پکے اور قول کے سچے تھے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ایسی ہستی تھے کہ آج اُن کے مریدوں کی تعداد لاکھوں میں موجود ہے جو رات دن ان کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ مہمان نوازی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ مہمان نوازی میں حضور ﷺ کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ مہمان کی اتنی دل جوئی اور خیال رکھتے تھے کہ مہمان یہ سوچتا تھا کہ بس آپؒ صرف میرے ہیں مجھ سے ہی والہانہ پیار کرتے ہیں۔ آپؒ لائبریری میں تشریف لاتے تھے۔ متعدد بار ایسا ہوا کہ سٹاف کے لیے خوردنی اشیاء (لنگر) لے کر آتے تھے۔ اس بات کا عینی شاہد میں خود بھی ہوں میں یہاں پر دو باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

ایک دفعہ آپؒ نے چوھدری محمد حنیف صاحب کے اعزاز میں سارے لائبریری سٹاف کے لیے کھانا بھجوایا۔ کھانا بھی ایسا تھا کہ بعض اوقات ایسا کھانا شادی بیاہ میں بھی نہیں میسر آتا۔ سب سٹاف نے خوب جی بھر کر کھایا۔ کھانا پھر بھی وافر مقدار میں بچ گیا۔ یہ اللہ کے ولی کی برکت کا کمال تھا۔ دوسری بار چوہدری محمد حنیف صاحب چیف لائبریرین پنجاب

Marfat.com

یونیورسٹی لائبریری میں جب (لندن) سے واپس لوٹے تو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے ان کے اعزاز میں بندروڈ لاہور (ڈیرہ حبیب اللہ بھٹی) پر ایک ظہرانہ کا انتظام کیا اور چوہدری صاحب کو آپؒ نے تاکید کی کہ اپنے آٹھ دس دوستوں کو بھی ساتھ لیتے آئیں۔ اس طرح ظہرانہ کے لئے میرا نام بھی شامل ہو گیا۔ چوہدری صاحب مجھے، سید جمیل احمد رضوی صاحب، حامد علی انصاری کے علاوہ چند دوستوں کو اپنے ساتھ لے گئے۔ مختلف قسم کے کھانوں سے تواضع کی گئی۔ پھر کھانے کے بعد علمی مجلس شروع ہو گئی۔ میرے لیے یہ بات بڑی دلچسپی کا باعث تھی کہ مجلس عام طور پر کھانا کھانے سے پہلے ہوتی ہے یہاں پر کھانا کھا کر شروع ہوئی۔ آپؒ نے لائبریری سٹاف کے علاوہ دوسرے سکالرز کو بھی دعوت پر بلایا ہوا تھا۔ آپؒ اس علمی مجلس کو پوری خاموشی سے سنتے رہے۔ میں نے اس علمی مجلس سے بہت علم حاصل کیا۔ میرے دل کے کئی دریچے کھل گئے اور ذہن میں مزید نئے خیالات آ گئے

ایک بار جوہر ٹاؤن جی بلاک میں رمضان المبارک کے روزے افطار کروائے۔ وہاں پر بھی علمی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ وہاں پر بھی آپؒ نے علم دوست ہونے کا ثبوت دیا۔ آپؒ علم دوست اور علماء سے شفقت کرنے والے تھے۔ آپؒ ایسے ولی اللہ تھے کہ ہردم علماء اور علم سے محبت کرنے والوں کو اپنی صحبت سے نوازتے رہتے تھے۔ ہم جب بھی آپؒ کے پاس شرقپور شریف جاتے آپؒ ناشتے کا وقت ہوتا تو ناشتہ کرواتے کھانے کا وقت ہوتا تو کھانا کھلاتے، پھر واپسی پر گلاب جامن جو شرقپور شریف کی سوغات ہے گھر کے لیے تحفے کے طور پر عطا فرماتے۔

میں نے زندگی میں بڑے بڑے علم دوست لوگ دیکھے ہیں جو کتابوں سے محبت کرتے ہیں مگر میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ جیسا علم دوست اور کتاب دوست کسی

Marfat.com

اور کونہ پایا کتابیں ان کا اوڑھنا بچھونا تھیں۔ وہ کتابوں کو فوقیت دیتے تھے کتابیں لکھنے والوں سے اور کتابوں کو سجانے والوں سے ایسا پیار کرتے تھے جیسے کوئی اپنی اولاد سے کرتا ہے۔ تب ہی تو پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری میں اپنی گوناں گوں مصروفیات کے باوجود تشریف لاتے تھے۔ یہ ان کا بڑا پن تھا۔

جناب محمد نذیر رانجھا صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے تاریخ و تذکرہ خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ (آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ)۔ اس کتاب میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپؒ نے 9 کتابیں خود لکھیں ہیں میرا دل نہیں مانتا کہ آپؒ نے صرف 9 کتابیں لکھی ہوں گی۔ آپؒ علم دوست تھے علماء کی قدر کرتے تھے۔ ان کی مجالس سجاتے تھے۔ علم کی محفلوں کی رونق اور شان تھے۔ آپؒ نے یقینی طور پر 9 کتابوں سے زیادہ کتابیں لکھی ہوں گی۔

میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ آپؒ دینی علوم کے ماہر تو تھے ہی اس کے علاوہ آپؒ سماجی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی علوم کا بڑے ذوق وشوق سے مطالعہ کرتے تھے۔ ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ بات کرنے کا منفرد انداز تھا اس بات کا مجھے کئی بار تجربہ بھی ہوا ہے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ایک روز لائبریری میں تشریف لائے۔ میں اُن دنوں لائبریری میں سرکولیشن سیکشن میں بطور ڈپٹی چیف لائبریرین کام کرتا تھا۔ آپؒ نے چیف لائبریرین سے ملنا تھا۔ چیف لائبریرین لائبریری میں موجود نہ تھے۔ وہ لائبریری سے باہر تھے۔ وہ باہر کسی سرکاری کام کے سلسلے میں وی سی آفس گئے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے کچھ دیر میں آنا تھا۔ میری خوش نصیبی تھی کہ وہ میرے کمرے میں آ کر بیٹھ گئے۔ مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ اتنے بڑے ولی اللہ میرے کمرے میں تشریف فرما

Marfat.com

ہیں۔ میں نے موقع سے فائدہ اُٹھایا اور ڈرتے ڈرتے ادب کے ساتھ کتابوں پر گفتگو شروع کر دی۔ جب میں نے (شہاب نامہ) کے بارے میں بات شروع کی تو میری عقل دنگ رہ گئی۔ مجھے اپنی کم علمی کا شدت سے احساس ہونے لگا۔ میں نے (شہاب نامہ) پڑھا ہوا تھا مگر اس کی کئی باتیں بھول چکا تھا۔ آپؒ نے (شہاب نامہ) پر اپنے خیالات کا اظہار فرمانا شروع کیا ایسے محسوس ہوتا تھا کہ (شہاب نامہ) ان کے سامنے کھلا پڑا ہے اور اس کو پڑھ کر سنا رہے ہیں جیسے کوئی داستان گو سناتا ہے۔ الفاظ تھے کہ آبشار کی مانند آپؒ کے منہ سے نکل رہے تھے۔ اس کتاب کے چھوٹے بڑے واقعات یوں بیان کر رہے تھے جیسے یہ کتاب آپؒ نے لکھی ہو۔ میں سر جھکائے اُن کی باتیں نیاز مند کی طرح پوری توجہ سے سن رہا تھا جیسے کوئی طفل مکتب کسی بڑے عالم فاضل کی باتیں سن کر کھو سا جاتا ہے۔ موجودہ دور کا شاید ہی کوئی ایسا ولی اللہ ہوگا جو کتابوں کے بارے میں آپؒ جیسا انسائیکلوپیڈیا کی طرح کا علم رکھتا ہوگا۔

علمی اور مذہبی تحقیق کے لیے اور علم کے فروغ کے لیے آپؒ نے 40 سے زائد افراد پر مشتمل مشیران کی ایک ٹیم تشکیل دی ہوئی تھی جو آپؒ کے اشارے پر دل وجان سے کام کرتی تھی۔ ان میں سے کچھ نام آپ کو محمد نذیر رانجھا صاحب کی کتاب (تاریخ وتذکرہ خانقاہ نقشبندہ مجددیہ) میں مل جائیں گے لیکن تین نام جو بڑی خاموشی اور نیاز مندی کے ساتھ مصروف کار رہتے اور دِل جان سے آپؒ کے ارشادات پر دن رات کام کرتے تھے وہ اب بھی اسی لگن اور محنت سے اپنا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس فہرست میں ان کا ذکر نہیں ہے میرا فرض بنتا ہے کہ میں تینوں ناموں کو آپ کی اطلاع کے لیے ذیل میں درج کروں۔

۱۔ سید جمیل احمد رضوی صاحب

۲۔ چوہدری محمد حنیف صاحب

Marfat.com

۳۔ شیراز فیض بھٹی صاحب

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وتندرستی سے نوازتا رہے اور یہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے کام کو مزید آگے بڑھاتے رہیں اور اللہ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی ایسے ولی اللہ تھے کہ وہ علم کی روشنی پھیلانے میں سرگرم عمل رہتے تھے۔آپ نے 32 کتابوں کو شائع کروا کر خاص و عام میں مفت تقسیم کیا۔اس کام میں زر کثیر صرف ہوا ہوگا اور مشقت الگ اٹھانا پڑی۔آپ اندازہ کریں کہ آپ نے ایک نہیں، دو نہیں، پوری 32 کتابوں کو شائع کروا کر مفت تقسیم کیا ہے۔اس سلسلے میں اگر تحقیق کی جائے تو ہوسکتا ہے کہ ان کی تعداد 32 سے زیادہ ہو جائے۔

پاکستان میں غربت، پس ماندگی، چوری ڈاکہ زنی اور موجودہ دہشت گردی کی ایک بڑی وجہ تعلیم کا عام نہ ہونا ہے۔ ہمارے ہاں ہزاروں کروڑ پتی ہیں جو تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور تعلیمی انقلاب لا سکتے ہیں جس سے لاکھوں افراد کی بے روزگاری ختم ہوسکتی ہے۔

پاکستان ایک فلاحی اسلامی ریاست بن سکتا ہے مگر یہ لوگ ایسا نہیں کرتے کچھ لوگ تعلیمی میدان میں کام کر بھی رہے ہیں تو وہ لوگ تعلیم عام کرنے کی بجائے مال و دولت اکٹھا کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور ان لوگوں نے تعلیم کو کمرشل بنا دیا ہے۔عام آدمی ان اداروں میں اپنے بچوں کو پڑھانے کا صرف خواب ہی دیکھ سکتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو تعلیم میں ایک خاص طبقہ پیدا کر رہے ہیں۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے تعلیم عام کرنے میں بہت

Marfat.com

زیادہ کام کیا ہے اور اس سلسلے میں بے بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپؒ نے شرقپور شریف میں دو مدرسے قائم کیے ہیں جس میں عام بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

اس طرح آپؒ نے اپنے علاقے میں تعلیمی اُجالا پھیلانے کی بہت اچھی کوشش کی ہے۔ تعلیم اور علم کی روشنی پھیلانے میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ تعلیم کی روشنی سے ایک چراغ سے کئی چراغ جلتے ہیں، کئی گھروں کی تاریکی اور غربت دور ہوتی ہے، لوگوں کو علاقے میں روزگار میسر آتا ہے، قوم میں شعور پیدا ہوتا ہے، اسی طرح علم سے محبت اور اخلاق کا درس ملتا ہے۔

آپؒ ولی اللہ ہوتے ہوئے بھی دینی اور دنیوی تعلیم کے فروغ کے لیے جو کچھ بھی آپؒ سے ہوسکا بے لوث دل و جان سے اپنا کام سرانجام دیتے رہے۔ تعلیم کے فروغ کے لیے آپؒ نے نہ صرف مدرسے قائم کیے بلکہ آپؒ نے ایک ایسا سنہری کارنامہ سرانجام دیا جو سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ وہ سنہری کارنامہ یہ ہے کہ اپنی کتابیں پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری کو تحفہ کے طور پر عطا کرنا ہے۔ فی الحال ان کتابوں کی تعداد بارہ ہزار کے قریب ہے۔ اب تک ان کتابوں کی فہرست پانچ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ فہرست کی پہلی دو جلدوں کی فہرست سازی کا کام ہمارے سابق چیف لائبریرین جناب سید جمیل احمد رضوی اور معروف احمد صاحب نے کیا۔ جلد سوم سے پنجم تک کی فہرست سازی کا کام چوہدری محمد حنیف صاحب اور حامد علی انصاری صاحب نے کیا۔ ان جلدوں پر نظر ثانی کا کام سید جمیل احمد رضوی صاحب نے کیا ہے۔ یہ کوئی چھوٹا کام نہیں بہت بڑا اور محنت طلب کام ہے۔ اس کام پر جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ اس گراں قدر عطیہ کتب سے لائبریری

Marfat.com

کے وسائل میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے درجات بلند کرے۔ (آمین)

میں نے کتابوں کے بارے میں کتابوں سے عشق کا ایک واقعہ پڑھا ہے۔ اس واقعہ کو سید جمیل احمد رضوی صاحب نے قلمبند کیا ہے۔ یہ واقعہ جس کتاب میں مذکور ہے اُس کا نام ہے (مختصر تذکرہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ) اس کے ناشر چوہدری محمد حنیف ہیں۔ اس کتاب کی طباعت پنجاب یونیورسٹی پریس میں ہوئی ہے۔

سیّد جمیل احمد رضوی بیان کرتے ہیں کہ آپؒ کے آخری ایام میں جب کہ آپؒ کی طبیعت ناساز رہتی تھی کا واقعہ ہے۔ وہ بتاتے ہیں 2 اکتوبر 2013ء کے شروع میں میاں صاحب کے مرید معروف احمد صاحب ایک علمی کام کے سلسلے میں میرے پاس آئے۔ دوران گفتگو اُنہوں نے بتایا کہ میں یکم ستمبر کو میاں صاحب سے ملنے گیا تھا۔ جب میں اُن کے کمرے میں حاضر ہوا تو آپؒ دوائی کی وجہ سے غنودگی کی حالت میں تھے۔ جب اُنہوں نے آنکھیں کھولیں تو فرمایا ''اور کوئی تمنا نہیں صرف چند کتابیں چھپنے والی ہیں وہ شائع ہو جائیں۔'' پھر آپؒ پر غنودگی طاری ہوگئی۔ کچھ دیر بعد آنکھیں کھولیں اور یہ فقرہ دہرایا۔ تین بار ایسے ہی ہوا۔ یہ صرف اولیاء اللہ کی شان ہے کہ اُن کو مذہب، قوم وملت، علم اور تعلیم سے محبت کی انتہا ہوتی ہے۔ ساری عمر یہ قوم کی فلاح و بہبود کا ہی سوچتے رہتے ہیں اولیاء اللہ کے ایسے فلاح و بہبود کے کاموں کو قوم کے افراد یاد کرتے رہتے ہیں۔ انشاء اللہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا اور لوگ آپؒ کی خانقاہ سے فیض حاصل کرتے رہیں گے۔ اولیاء کرام خاص طور پر مسلم امہ کی راہنمائی کا بیڑہ اُٹھاتے ہیں۔ 54 اسلامی ممالک کے علاوہ ایشیا، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا اور افریقہ جیسے بڑے بڑے

Marfat.com

براعظموں میں قرآن وسنت کی تبلیغ کرنا اپنی زندگی کا مقصد اور نصب العین بنائے ہوئے ہیں۔ اولیاء اللہ کامیابی سے یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ آج کل امریکہ اور یورپ میں نائن الیون کے بعد ہزاروں کی تعداد میں لوگ سوچ سمجھ کر عقل وشعور کی بات مان کر مسلمان ہو رہے ہیں۔ اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس کام میں میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا نام گرامی بھی شامل ہے۔

ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے پیغام کو عام کرنے کے لیے کوئی نبی، رسول نہیں آئے گا۔ اب یہ سارے کام مسلم امہ کے ذمہ ہیں خاص طور پر مسلم امہ کے مشائخ، علمائے دین، بزرگان دین، صوفیہ کرام اور اولیاء کرام ہی کریں گے۔ اولیاء اللہ کے پاس عام لوگ تو اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے آتے ہیں مگر ان سے انسانوں کے علاوہ جنات بھی فیض حاصل کرتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقیؒ نے اپنی ایک کتاب (میرے مخدوم فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ) میں ایک جن کا واقعہ بیان کیا ہے۔ اس جن سے ملاقات حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے صدیقی صاحبؒ سے کروائی تھی۔ اُس جن کا نام سلطان تھا۔ اُس جن کی عمر اُس وقت پندرہ سو سال تھی۔ جن نے اپنی کہانی بیان کی تھی۔ صدیقی صاحبؒ نے اس جن کی گفتگو باقاعدہ میاں صاحبؒ کے ذریعے سنی تھی۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی جن مسلمان ہوتا ہے تو جس ولی نے یا جس پیر نے اُسے مسلمان کیا ہوتا ہے یہ اُس کا مسلک اختیار کر لیتا ہے اور پھر اپنی زندگی اُن کی ہدایت کے مطابق گزارتا ہے۔ اس بات کو کہنے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ آپؒ سے عام انسانوں کے علاوہ جنات بھی فیض حاصل کرتے رہے ہیں۔

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اپنے لیے اللہ سے شاید اتنا کچھ نہ مانگتے ہوں جتنا وہ اللہ کی مخلوق اور اپنے مریدوں اور چاہنے والوں کے لئے مانگتے تھے۔ تب ہی تو ہزاروں انسانوں کا جم غفیر آپؒ کی زیارت کرنے کے لئے شرقپور شریف آتا تھا اور آپ سے دعا کروانے کے لئے ترستا تھا۔ لوگ دُور دراز سے اور ملک کے کونے کونے سے بیرون ممالک سے آپؒ کے پاس دعائیں کروانے کے لئے آتے تھے۔ پھر اپنی جھولیاں بھر کر خوشی خوشی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے تھے۔

اکثر ولی اللہ آستانہ بنا کر وہاں اپنا قیام کر لیتے ہیں۔ پھر اپنی خانقاہ میں ایک مسجد ایک مدرسہ بنا کر دین کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ قوم وملت کی خدمت کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ دوسرے ولی اللہ کے برعکس میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے صرف اپنی خانقاہ کو اور ایک مدرسے کو ہی آباد نہیں کیا بلکہ آپؒ نے تین مدرسے بنائے۔ یہاں پر آج بھی بچے بچیاں علم کے زیور سے مالا مال ہو رہی ہیں۔ آپ نے ایک نہیں دو نہیں کئی مساجد بنائیں بلکہ آپؒ نے بہت سی مساجد تعمیر کروائی ہیں۔ بعض کتابوں میں 28 مسجدوں کا ذکر ہے۔ بعض میں 66 مساجد کا ذکر ہے بلکہ ایک کتاب میں تو 100 مساجد کا ذکر ملتا ہے۔ جیسے جیسے مساجد تعمیر ہوتی گئیں ویسے ویسے ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا مذکورہ تفاوت کوئی حیران کن بات نہیں ہے۔

جس نے ایک مسجد بنائی اُس نے جنت میں اپنا ایک گھر بنا لیا۔ میاں صاحبؒ کتنے خوش نصیب ہیں کہ آپؒ نے 100 مساجد تعمیر کروائی ہیں اللہ کرے کہ یہ تعداد صحیح ہو۔ اس طرح آپ کے جنت میں 100 گھر بن گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو ایسے ہی نوازتا اور انعام واکرام دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میاں صاحبؒ کو دنیا میں کامیاب اور سرخرو رکھا تھا اور

Marfat.com

آخرت میں اپنے انعام واکرام کی بارش ان پر برسادی ہے۔ان پر اللہ تعالیٰ کی خاص نظر عنایت تھی۔اس طرح میاں صاحبؒ دنیا اور آخرت میں سُرخرو ہو گئے ہیں۔

میں نے کتابوں میں پڑھا اور سنا بھی ہے کہ آپؒ سے کرامات بھی ظاہر ہوئیں۔کئی کرامات کا ذکر کتابوں میں بھی آیا ہے۔میں کتابوں کی کرامات کا ذکر نہیں کروں گا کیونکہ یہ کرامات اور آپؒ کے اقوال زریں کتابوں میں ہم پڑھ سکتے ہیں۔میں یہاں پر اپنے پیارے دوست جن کا آپؒ کے ساتھ بہت پیار تھا اُن کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور یہ دوست ان پر دل وجان سے فدا تھے۔اس میرے دوست کا نام چوھدری محمد حنیف ہے۔یہ میرے ساتھ اکثر اولیاء کرام کی باتیں روحانیت کی باتیں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔

چوہدری محمد حنیف صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے چیف لائبریرین بننا تھا مگر آثار اور حالات میرے حق میں نہ تھے۔میں پریشان رہتا تھا۔ایک دن میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ لائبریری تشریف لائے اور مجھ سے پوچھنے لگے چوہدری صاحب آپ کی ترقی کا کیا بنا،اس پر میں نے آپؒ سے عرض کیا حالات میرے موافق نہیں ہیں ابھی تک میری ترقی نہیں ہوئی۔آپؒ نے چوہدری صاحب کی باتیں سن کر آنکھیں بند کر کے سر کو جھکا لیا اور یوں محسوس ہوا جیسے آپؒ مراقبے میں چلے گئے ہوں۔آپؒ نے دو تین منٹ بعد آنکھیں کھولیں اور داڑھی مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بولے چوھدری صاحب فکر نہ کریں اللہ بہتر کرے گا۔کچھ دنوں بعد آپؒ نے چوہدری صاحب کو خوشخبری سنائی کہ چھ ماہ کے اندر چیف لائبریرین بن جاؤ گے۔ پھر ایسا ہی ہوا چوہدری صاحب اس عرصہ کے دوران چیف لائبریرین بن گئے۔اس کرامت کے بعد چوہدری صاحب کی آپ کے ساتھ عشق کی انتہا ہو گئی۔اب بھی جب یہ موڈ میں ہوں تو مجھے خوشی سے چہرے میں ایک خاص قسم کی چمک لا کر کہتے ہیں آج میں جو کچھ بھی ہوں آپؒ کی

Marfat.com

دعاؤں کی بدولت ہوں۔

میں نے بار بار دیکھا کہ آپؒ لائبریری کی دو ہستیوں پر بڑے مہربان تھے سید جمیل احمد رضوی صاحب اور چوہدری محمد حنیف صاحب پر۔ یہ دونوں ہستیاں بھی آپؒ کی آواز، ہر بات اور ارشاد پر لبیک کہنا اپنے لئے باعث رحمت، عزت، اور باعث سعادت جانتی تھیں۔ یہ دونوں ہستیاں آپؒ کی صحبت یافتہ اور فیض یافتہ ہیں۔ ان دونوں ہستیوں نے آپؒ کے ساتھ بہت اچھا وقت دیکھا بھی ہے اور گزارا بھی ہے۔ اللہ کرے کہ ان دونوں کی وجہ سے مجھے بھی فیض مل جائے۔ میں بھی اپنی عاقبت سنوار لوں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کروں۔ آمین۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ جوانی ہی سے نیک پرہیزگار اور سنت رسول ﷺ پر چلنے والے تھے۔ آپؒ بے پردہ عورتوں سے بات نہ کرتے تھے۔ جوانی کے عالم میں رات کو دو دو سو نوافل پڑھا کرتے تھے۔ مراقبے میں عام انسان آدھا گھنٹہ بھی مشکل سے گزار سکتا ہے اور اس کے لئے بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے مگر آپؒ تو تین تین گھنٹے بیٹھے رہتے تھے۔ چونکہ آپؒ ولی اللہ تھے اسی لیے اتنی محنت اور مشقت سے عبادت کیا کرتے تھے۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو شدت سے یاد کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنے دامن کو بھر لیتے تھے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ساتھ دیوانگی کی حد تک آپؒ کو عشق تھا۔ آپؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کو پھر سے زندہ کیا اور ان کی تعلیم کو عام کیا۔ آپؒ چاروں خلفائے راشدینؓ کے ایامؓ بڑی عقیدت اور زور و شور سے مناتے تھے۔ خود بھی اُن کے نقش قدم پر چلتے تھے اور دُوسروں کو بھی اُن کے نقش قدم پر چلنے کی تاکید کرتے رہتے تھے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سالانہ ختم کے موقع پر خاص اہتمام کیا کرتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات ان کو یاد تھے اُن کی زندگی کو ہی آپؒ نے مشعل راہ بنایا ہوا تھا۔

Marfat.com

آپؒ نے ساری عمر اسلام کی تبلیغ کی۔ جب کسی ولی اللہ کا مشن پورا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو واپس بلا لیتا ہے۔ آپؒ کا مشن جب آپؒ کی عمر 80 سال 6 ماہ 18 دن تھی تو پورا ہو گیا۔ جس طرح کوئی مسافر دن بھر مزدوری کرے اور شام کو اپنی اجرت پالے آپؒ بھی صبح صادق کے وقت دنیا میں تشریف لائے سارا دن اللہ تعالیٰ کی مزدوری کرتے رہے اور شام کو اپنی مزدوری کا صلہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے۔ آپؒ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے اور اللہ کے دربار میں حاضر ہو گئے۔

آپؒ کا جنازہ شرقپور شریف کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ لاکھوں کی تعداد میں آپؒ کے مرید اور عقیدت مند نماز جنازہ میں ملک کے کونے کونے سے شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔ ایک اندازے کے مطابق دونوں اطراف تین تین میل لمبی لائن میں گاڑیاں کھڑی تھیں۔ نماز جنازہ میں شامل لوگوں کی آنکھیں شدت غم سے نم تھیں۔

میرا ایمان ہے کہ دنیا اُس وقت تک قائم و دائم رہے گی جب تک ہم اللہ اور رسول ﷺ، صحابہ کرامؓ، مشائخ، صوفیہ کرامؒ اور اولیاء اللہؒ کی زندگیوں کو اپنا کر سیدھے راستے پر چلنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اولیاء اللہ بھی ہمیں حق اور صبر کی تلقین کرتے رہیں گے۔ اب اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے مشن کو پورا کرنے کے لئے علماء کرام، مشائخ، صوفیہ کرام اور اولیاء اللہ ہی یہ کام کریں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آخرت کی کامیابی کے لئے ایسا فیض اولیاء اللہ سے حاصل کرتے رہیں جیسا فیض ہم نے موجودہ دور کے ولی اللہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزید درجات بلند کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہمیں دنیا اور آخرت میں بھی کامیابی ملے۔ آمین۔

Marfat.com

فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر جمیل

از ڈاکٹر محمد سعید نیازی

اب انھیں ڈھونڈ چراغ رُخ زیبا لے کر

اگر آپ کو خزانے تک رسائی حاصل کرنی ہے تو خزانے کے مالک سے تعلق پیدا کرنا پڑے گا۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی شاہی دربار میں عہدہ حاصل کرنا ہے تو اس کے لیے بادشاہ کے مصاحبوں سے تعلق پیدا کرنا پڑے گا۔ اسی طرح اگر آپ کتب تک رسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس لیے اس کے نگران (custodian) یعنی لائبریرین سے رابطہ معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

میری کتاب بینی یا کتاب دوستی بچپن ہی میں مولانا عبدالستار خاں نیازی (مرحوم) کے ذاتی کتب خانے کی کتابیں پڑھ کر شروع ہوئی۔ مولانا موصوف میری والدہ محترمہ کے چچا جان اور میرے نانا جان تھے۔ یہ 1960ء اور 1970ء کی دہائی کا ذکر ہے۔ ان دنوں مولاناؒ کی رہائش لکشمی چوک میں واقع لکشمی مینشن (mansion) میں ہوا کرتی تھی۔ ان کے ذاتی کتب خانے میں مختلف علوم کے کتابی وسائل موجود تھے۔ جن میں قرآن مجید، حدیث، فقہ، سیاسیات اور ادب سے متعلق کتب محفوظ تھیں۔ ہم جب بھی ان کی ملاقات کو جاتے تو میں ان کی اجازت سے دو تین کتابیں ضرور پڑھ کر آتا۔ بعد میں کالج دور میں پروفیسر منور حسین صاحب جیسی علم پرور شخصیت کے زیر سایہ زیادہ وقت کالج کی لائبریری میں گزارتا۔ 1985ء میں میرا داخلہ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں ہوا تو پھر ایک مہربان لائبریرین کے توسط سے میڈیکل کے پانچ سالوں کے امتحانات لائبریری کی کتب پڑھ کر

Marfat.com

پاس کیے۔ دن کے وقت ہم دوست کالج کی لائبریری میں رہتے اور بعد دوپہر رات گئے تک قائداعظم لائبریری باغ جناح میں گزارتے۔ ان دنوں یہ لائبریری باغ جناح میں نئی نئی بنی تھی۔ پنجاب کے سابق گورنر غلام جیلانی خان اور ڈی جی پبلک لائبریریز پنجاب (انعام الحق مرحوم) جیسی کتاب دوست شخصیات نے میرے اس شوق کو مزید جلا بخشی۔

قصہ مختصر جس طرح انسانوں کا خوراک کے بغیر گزارہ ممکن نہیں اسی طرح علم کی تلاش اور جستجو کے لیے لائبریری کے بغیر گزارہ ناممکن ہے۔ بعد میں ملازمت کے حوالے سے جب میرا تعلق پنجاب یونیورسٹی سے قائم ہوا تو اس وقت عظیم تعلیمی خزانہ کے نگران یعنی چیف لائبریرین چوہدری محمد حنیف صاحب سے میرا رابطہ ہوا۔ ان کی وساطت سے لائبریری کے سابق چیف لائبریرین سید جمیل احمد شاہ صاحب، قلمی نام (سید جمیل احمد رضوی) سے تعلق قائم ہوا۔ مجھے یوں لگا گویا ایک پروانے کو پھولوں بھرا گلدستہ مل گیا اور انہی حضرات کی بدولت بہت سی علمی، دینی، اور روحانی شخصیات سے ملاقات ہوئی۔

چوہدری محمد حنیف صاحب اور سید جمیل احمد شاہ صاحب دونوں کا حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ سے گہرا روحانی تعلق تھا اور وہ شرقپور شریف کے آستانے پر اکثر حاضری دیتے تھے اور (وڈے میاں صاحبؒ) بڑے میاں صاحبؒ یعنی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کا کثرت سے ذکر خیر کرتے تھے اور میں خاموشی کے ساتھ ان بزرگوں کی کرامات کے واقعات سنتا رہتا تھا۔ مجھے حضرت میاں صاحبؒ کے گھرانے اور میرے جد امجد مولانا عبدالستار نیازی مرحوم کے درمیان گہری نسبت کا علم تھا، اس لیے میرے دل کے اندر یہ خیال مچلتا تھا کہ مجھے اس زندہ ولی کامل سے ملاقات کرنی چاہیے اور ان سے فیض حاصل کرنا چاہیے۔ چنانچہ میں نے اپنی اس

Marfat.com

قلبی کیفیت کا ذکر ایک دن چوہدری محمد حنیف صاحب سے کیا تو اُنھوں نے یہ بات کہہ کر مجھے خوش کر دیا:۔

''ڈاکٹر صاحب ایہہ وی کوئی گل اے آپاں اتوار والے دن دونوں گڈی تے شرقپور شریف جاواں گے تے دربار شریف یعنی حضرت میاں شیر محمدؒ دے مزار تے حاضری دیواں گے تے حضرت صاحب دی قدم بوسی وی کراں گے۔''

(یعنی ڈاکٹر صاحب یہ کوئی بات نہیں ہم دونوں اتوار کے دن اپنی گاڑی پر شرقپور شریف جائیں گے، وہاں حضرت شیر ربانیؒ کے مزار پر حاضری دیں گے اور حضرت صاحبؒ کی قدم بوسی بھی کریں گے)۔

چنانچہ حسب پروگرام 2005ء میں ایک سہانی صبح میں چوہدری حنیف صاحب کی معیت میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ سے ملاقات کے لیے لاہور سے روانہ ہوا۔ راستے میں آپ کے لطف وکرم کی باتیں ہوتی رہیں اور شرقپور شریف تک پہنچنے میں جو وقت صرف ہوا اس کے گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔ وہاں پہنچ کر چوہدری صاحب نے پیغام بھجوایا اور چند ہی لمحوں میں ہم میاں صاحبؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؒ نے ہمیں پیار اور محبت سے اپنے پاس بٹھایا اور مختلف موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ یہ موضوعات زیادہ تر علمی اور کتب کے متعلق تھے جس میں آپؒ نے اپنے ذخیرہ کتب کی ترتیب، اس کی فہرست اور نئی چھپنے والی کتابوں کا بطورِ خاص تذکرہ کیا۔ اس ملاقات میں مجھے پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ (م: ۷ انومبر ۱۹۹۹ء) نے اپنا کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بطور عطیہ دے دیا تھا۔ اسی طرح اہل سنت کے پیر طریقت فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ نے ہزاروں کتابوں پر مشتمل اپنا ذاتی ذخیرہ کتب پنجاب یونیورسٹی کو

Marfat.com

عطیہ کر دیا تھا۔

چوہدری صاحب نے اس پہلی ملاقات میں میرا تعارف بطور ڈاکٹر ماہر امراض چشم کرایا۔ واپسی پر آپؒ نے شرقپور شریف کا خاص تحفہ گلاب جامن مٹی کے کُجے میں پیکنگ کی صورت میں اپنے دستِ مبارک سے فرداً فرداً ہمارے ہاتھ میں دیئے۔ ایک دو ملاقاتوں کے بعد میں نے آپؒ سے درخواست کی کہ میں آپ سے بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا (بیلیا کسے ہور کولوں بیعت کر لینی سی اسی تینوں کی دینا اے)، (یعنی اے دوست کسی اور سے بیعت کر لینی تھی ہم نے آپ کو کیا دینا ہے)

میں نے عرض کیا حضور میں آپؒ سے پہلے حضرت خواجہ محمد معصوم موہری شریف والوں کا بیعت تھا۔ آپؒ چند سال پہلے اس جہان فانی سے پردہ فرما گئے ہیں۔ یہ سن کر آپؒ نے اپنا دستِ شفقت آگے بڑھا کر میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس ہاتھ کا لمس اور حرارت آج بھی میں اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔ اس واقعہ کے بعد یوں سمجھیے کہ میاں صاحبؒ کے لطف و کرم کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔

کچھ عرصہ کے بعد آپؒ کا فون موصول ہوا۔ آپ کے خادم نے بتایا کہ آپؒ اپنی آنکھوں میں تکلیف محسوس کر رہے ہیں اور بینائی میں بھی فرق آ گیا ہے۔ اس وجہ سے آپ سے معائنہ کروانا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضور آج شام ہی کو آٹھ بجے میرے کلینک احسان ممتاز جوہر ٹاؤن میں تشریف لے آئیں۔ چنانچہ آپؒ اپنے ڈرائیور اور خادمین کے ساتھ پورے وقت پر ہسپتال تشریف لائے۔ اس ہسپتال کا سپروائزر حاجی اسلم بھی آپؒ کا مرید تھا۔ چنانچہ سب مل کر میاں صاحبؒ کو میرے کمرے تک لے آئے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ آپؒ اپنے پاؤں پر چل کر میرے معائنے والے کمرے میں داخل ہوئے۔

Marfat.com

معائنے کے بعد میں نے آپؒ کے لیے نسخہ تجویز کیا اور ساتھ ہی عینک کا نمبر بھی دیا۔ جانے سے پہلے آپ نے اپنے خادم خاص سے فرمایا؛ بیلیو ڈاکٹر صاحب کی کُج خدمت وغیرہ کرو (یعنی فیس ادا کرو)۔ خدا گواہ ہے یہ بات سن کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں نے کہا حضرت آپ کا اس ناچیز کے کلینک پر تشریف لانا اور دعائے خیر کرنا میرے لئے بڑے نصیب کی بات ہے۔ اس سے بڑی خوش نصیبی ایک مرید کے لیے اور کیا ہوسکتی ہے کہ اس کا گوہر مراد خود چل کر تشریف فرما ہو۔ اس طرح آپؒ سے وقفے وقفے سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

آپؒ نے ہوٹل بیت النور واقع جوہر ٹاؤن میں دو سال میں رمضان المبارک میں دو افطار دعوت کا اہتمام کرایا۔ ان میں اس ناچیز کو یاد رکھا اور روح کی بالیدگی کا سامان فراہم کیا۔ آپؒ یہاں گراؤنڈ فلور پر ایک بڑے کمرے میں بڑے پلنگ پر تشریف فرما ہوتے اور آپؒ کی دعوت پر یہاں چیدہ چیدہ علمی اور روحانی شخصیات جمع ہوتیں۔ ان مجالس میں بہت علمی اور روحانیت سے متعلق باتیں ہوتیں۔ جن گرامی قدر شخصیات سے ان افطار محافل میں ملاقات ہوئی ان میں پروفیسر منور حسین صاحب، جسٹس (ر) منیر احمد مغل صاحب، پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحبؒ، محمد عالم مختار حق صاحبؒ، سید جمیل احمد رضوی صاحب، اور میرے ساتھی چوہدری محمد حنیف صاحب۔ ان محافل میں حضرت میاں صاحبؒ اکثر اپنے مخصوص انداز میں جسٹس (ر) منیر مغل صاحب کو ایک مختصر بیان کے لیے فرماتے جس میں جسٹس صاحب سیرت پاک ﷺ، اولیاء کرام کا تذکرہ کرتے اور تصوف کے دوسرے مسائل پنجابی زبان میں بیان کرتے۔ تمام حضرات تمام حاضرین نہایت توجہ کے ساتھ ان پُر نور محافل سے مستفید ہوتے۔ اسی دوران پُر تکلف افطار پارٹی شروع ہو جاتی۔ افطار کے بعد

Marfat.com

وہیں سب لوگ نماز مغرب ادا کرتے۔ نماز مغرب کے بعد حضرت میاں صاحبؒ اور دیگر مہمانوں کے ہمراہ مختلف اقسام کے کھانوں سے لطف اندوز ہوتے اور وہیں حضرت میاں صاحبؒ سے دعاؤں کی درخواست کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتے۔

یہاں پر اس امر کا اظہار مناسب ہے کہ اسی پر بس نہیں سارا سال میاں صاحبؒ کا لطف و کرم جاری رہتا۔ ہر عید اور مذہبی تہوار پر اس ناچیز کو یاد رکھتے اور خصوصی تحائف اپنے مرید خاص جناب محمد شیراز فیض بھٹی (ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ) کے توسط سے میرے گھر پر ارسال کرتے۔

۲۰۰۹ء میں میرا انڈیا جانے کا پروگرام بن رہا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آپؒ سے کب اور کس طرح ملاقات کی جائے اور اجازت طلب کی جائے۔ ایک دن اچانک آپؒ کے خادم خاص کا فون آیا کہ میاں صاحب ڈیرہ حبیب اللہ بھٹی واقع بند روڈ پر موجود ہیں اور آپ کو یاد کر رہے ہیں۔ میں اسی وقت گاڑی پر بند روڈ روانہ ہو گیا۔ آپؒ کو اس وقت آشوب چشم اور انفیکشن (Infection) کا عارضہ تھا۔ میں نے اپنے ساتھ آنکھوں کے قطرے (Eye Drops) رکھ لئے تھے جو اُسی وقت خادم کے حوالے کر دیئے اور ان کا استعمال بھی سمجھا دیا اور کہا کہ شاید میں ضروری کام سے ایک ماہ ملک سے باہر جاؤں۔ آپ ان قطروں کو لگاتار استعمال کرتے رہیں۔ آپؒ نے استفسار کیا کتھے جا رہے او (یعنی کہاں جا رہے ہو؟)۔ عرض کی اگر آپ اجازت دیں تو انڈیا جانے کا پروگرام بن رہا ہے۔ آپؒ نے فرمایا اگر ہو سکے تو شاہی مسجد واقع پرانی دھلی میں اس کے خطیب صاحب سے ضرور ملاقات کریں۔ اس کے علاوہ آپؒ نے تاکید کی کہ بزرگان دین کے مزارات پر ضرور حاضری دیں مثلاً حضرت باقی باللہؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، اس کے علاوہ ایک دو کتب کے نام بھی

Marfat.com

لکھوائے۔ میں حسب ارشاد یہ کام پورا کر کے خیرو عافیت سے ایک ماہ بعد اپنے وطن پاکستان واپس آیا۔

ایک دُوسرا واقعہ آپؒ کی کرامت کا یہاں لکھنا چاہتا ہوں کافی عرصہ سے میری دلی خواہش یہ تھی کہ حضرت پیر قبلہ میاں جمیل احمد صاحبؒ کبھی ناچیز کے گھر پر تشریف لائیں تاکہ سب گھر والے آپؒ کی میزبانی کا شرف حاصل کر سکیں۔ کچھ دن گزرے ہوں گے کہ حضرت صاحبؒ کے مرید خاص کا فون آیا کہ حضرت صاحب نے آپ سے مشورہ اور چیک اپ کروانا ہے۔ میں نے پوچھا حضرت صاحبؒ اس وقت کہاں پر تشریف رکھتے ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ آپؒ ہوٹل (بیت النور) جو ہر ٹاؤن میں موجود ہیں۔ میں نے عرض کی کہ آپ چونکہ میری رہائش گاہ واقع جو ہر ٹاؤن کے بہت نزدیک موجود ہیں میری اور دیگر افراد کی دلی خواہش ہے کہ آپؒ میرے گھر تشریف لائیں۔ چنانچہ آپؒ نے اس درخواست کو قبول فرمایا اور چند لمحوں ہی میں آپؒ کی گاڑی میرے گھر کے سامنے آکر رکی۔ آپؒ نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا: جی ڈاکٹر صاحب اسی آگئے آں اگے دسو کی حکم اے (یعنی جی ڈاکٹر صاحب ہم حاضر ہیں آگے فرمائیں کیا حکم ہے)

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

میں نے عرض کی آپ کا بڑا لطف و کرم ہے کہ آپ ہماری درخواست پر ہمارے گھر تشریف لائے اور میرے اہل خانہ اور بچے آپؒ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپؒ نے اپنے ساتھ آنے والے حضرات کو اشارہ کیا کہ آپ گھر سے باہر سڑک پر چلے جائیں۔ میرے تمام افراد اہل خانہ بشمول میرے آپؒ کی زیارت سے مستفید ہوئے۔

Marfat.com

بعد میں ہمارے پُر زور اصرار پر آپؒ نے چائے پی اور دعا خیر کی، پھر آپؒ نے فرمایا

ڈاکٹر صاحب! تساں پیٹ دا سامان مہیا کر دتا اے تے ایس اکھیاں نوں وی سیراب کرو (ڈاکٹر صاحب! آپ نے پیٹ کا سامان فراہم کر دیا ہے اب ان آنکھوں کو بھی سیراب کریں)۔

چنانچہ میں اپنی گاڑی میں اور حضرت میاں صاحبؒ اپنی گاڑی میں اقراء ہسپتال واقع جوہر ٹاؤن میں آئے۔ چیک کر کے آپؒ کی خدمت میں ڈراپ وغیرہ پیش کئے گئے۔

۲۰۱۳ء رمضان المبارک کے مہینے میں میرا پروگرام عمرے پر جانے کا بن رہا تھا۔ میری دلی خواہش تھی کہ جانے سے پہلے حضرت صاحبؒ سے ملاقات اور اجازت کا کوئی سلسلہ بن جائے۔ میں نے اپنی اس خواہش کا گھر والوں سے ذکر کیا تو انھوں نے مجھے مشورہ دیا کہ آپ اتوار والے دن خود حضرت صاحبؒ سے ملنے شرقپور شریف چلے جائیں۔ میری سُستی کہ میں شرقپور شریف نہ جا سکا۔ اگلے ہی دن آپؒ کا فون آیا کہ میاں صاحبؒ لاہور آ رہے ہیں وہ آپ سے آنکھیں چیک کروانا چاہتے ہیں آپ وقت دیں۔ حسب معمول آپ سے بیعت ہونے کے بعد میرا ایک ہی جملہ ہوتا حضرت صاحب جب بھی حکم کریں خواہ دن ہو یا رات میں حاضر ہوں۔ واپسی جواب ملا کہ آپ دو بجے دوپہر کے قریب یونیورسٹی کلینک میں تشریف لائیں گے۔ چنانچہ آپؒ تشریف لائے۔ میں نے بعد از معائنہ عمرے کا ذکر کیا۔ آپؒ بہت خوش ہوئے۔ آپؒ نے فرمایا کہ میرا اسلام حضور اکرم ﷺ کے روضہ مبارک پر جا کر دینا اور طواف کعبہ کے وقت دعاؤں کے لیے ارشاد کیا۔ حسب حکم میں نے واپس آ کر آپؒ کو اِطلاع دی۔ آپؒ بہت خوش ہوئے۔

اس ناچیز کی آخری ملاقات آپؒ کی رحلت کے تقریباً ایک ماہ پہلے کلینک پر ہوئی۔

Marfat.com

آپؒ سفید رنگ کی گاڑی میں پچھلی سیٹ پر تشریف فرما تھے۔ سفید کُرتا اور تہبند اور سفید چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ ہر طرف سفیدی کا نور طاری تھا۔ آپؒ کمزوری کی وجہ سے لیٹے ہوئے تھے۔ وہیں گاڑی میں لیٹے لیٹے مصافحہ و معانقہ کیا۔ مزاج پرسی کی آپؒ طبیعت میں کمزوری کے باوجود ذہنی طور پر بہت مستعد تھے۔ میں نے عرض کی کہ آپ بہت جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔ اس پر آپؒ نے ایک ہی جملہ کہا اللہ کی مرضی۔ پھر وہ ناگہانی گھڑی آ پہنچی کہ مجھے دوستوں کے فون اور پیغامات آئے کہ حضرت میاں صاحبؒ کا وصال ہو گیا ہے۔ دل و دماغ اس صدمہ کی شدت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ بوجھل قدموں کے ساتھ دوستوں کے ہمراہ شرقپور شریف کی جانب روانہ ہوئے۔ وہاں جا کر دیکھا کہ حد نگاہ تک انسان ہی انسان نظر آ رہے تھے۔ ہر طبقہ فکر کے لوگ آپؒ کے آخری دیدار کے لیے چشم براہ تھے لیکن یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہوئی۔ بے پناہ ہجوم اور گرمی کی وجہ سے ایک مقام پر کھڑے ہو گئے اور وہیں نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپؒ اس فانی دنیا سے پردہ کر گئے۔ آپ جیسی ہستیوں کا فیض وصال کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ جن اولیاء کرام کا دل عشق الٰہی اور عشق رسول ﷺ سے معمور ہوتا ہے ان کا نام اور کام دونوں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

ہرگز نمیرد آن کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

Marfat.com

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ
شخصیت و کارنامے

ساجد محمود خان (مرکزی کتب خانہ، جامعہ پنجاب، لاہور)

کشف و روحانیت اور شریعت و ولایت کے حوالہ سے آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ شرقپور شریف کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ یہ برصغیر پاک و ہند میں ایک ایسا روحانی مرکز تجلیات اور گم کردہ راہ انسانوں کی ایک ایسی منزل جاوداں ہے جو نہ صرف ماضی میں لاکھوں انسانوں کی زندگی میں مثبت شرعی و روحانی انقلاب برپا کر چکا ہے بلکہ اس چشمۂ فیض کی روانی سے تاقیامت انسانیت کو حیات جاودانی اور سوز لاثانی مہیا ہوتا رہے گا۔

فخر المشائخؒ سے میری پہلی ملاقات پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ہوئی۔ اس روز میاں صاحبؒ کسی کام کی وجہ سے پنجاب یونیورسٹی لائبریری تشریف لائے تھے۔ ان کی آمد کی خبر مجھ تک پہنچی تو میں بھی ان سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے لائبریری کے مین گیٹ پر پہنچا۔ سامنے ایک کار کے پاس ملاقاتیوں کا ہجوم دیکھا۔ میں اور میرے دوست خالد محمود صاحب (سینئر کے پی او) بھی قطار میں لگ گئے کچھ دیر بعد ہماری باری آئی۔ ہم نے میاں صاحبؒ کے ساتھ مصافحہ کیا۔ یہ میری میاں صاحبؒ سے پہلی ملاقات تھی۔ اس مختصر سی ملاقات کے بعد واپس پلٹا تو دل روحانیت سے معمور اور جسم مثل کوہ طور ہو چکا تھا۔

ویسے تو اس شیر ربانیؒ خانوادہ کا ہر فرد ملک اور اسلام کے مقدر کا ستارہ ہے لیکن فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی شان ہی نرالی ہے۔

''حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ 3 فروری 1933ء بمطابق 27

Marfat.com

شوال 1351ھ جمعرات کے روز بوقت صبح حضرت قبلہ میاں ثانی لاثانیؒ کے ہاں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے تھے۔ جب آپؒ کی پیدائش ہوئی تو قبلہ حضرت ثانی لاثانیؒ مسجد میں فجر کی نماز ادا کرنے میں مشغول تھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد جب آپؒ اپنے گھر تشریف لائے تو آپ کے تولد ہونے کی خوشخبری سنتے ہی آپؒ کا چہرہ مبارک مسرت وانبساط سے کھل اٹھا اور نومولود کو دیکھتے ہی کہا کہ یہ بچہ تو جمیل (خوبصورت) ہے۔ آپؒ نے فرمایا جمیل تو صرف احمد ﷺ کی ذات ہے۔ ہم اس طرح کرتے ہیں جمیل اور احمد کو ملا کر جمیل احمد رکھ دیتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد واقعی اسم بامسمیٰ (مظہر جمال احمد) تھے۔ آپ کے والد مکرم میاں غلام اللہ المعروف ثانی لاثانیؒ ہیں اور حضرت میاں عزیز الدین صاحبؒ آپ کے دادا جان تھے"۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمدؒ نے اپنی تعلیم کی شروعات قرآن پاک سے کیں اور آپ نے تھوڑے ہی وقت میں سات سال کی عمر میں مولانا محمد علی صاحب سے قرآن مجید ناظرہ کی تعلیم مکمل کر لی۔ بعد ازاں آپؒ نے علوم اسلامیہ کی تعلیم کا آغاز اپنے والد محترم میاں ثانی لاثانیؒ سے کیا اور فارسی کی مشہور و معروف کتب "گلستان" اور "بوستان" پڑھیں اور اسلامی علوم کی تحصیل سے فراغت کے بعد آپ نے مذہبی کتب (فارسی، عربی، اردو) کا سیر حاصل مطالعہ کا شغل اپنایا۔ اسی مطالعہ کے ذوق وشوق کے نتیجے میں ہی آپ تصانیف کے میدان میں داخل ہوئے اور آپ نے متعدد کتب تصنیف کیں۔ قرآن کریم ناظرہ کی تکمیل کے بعد آپ نے اپنے والد مکرم حضرت میاں ثانی لاثانیؒ سے علوم اسلامیہ کی تعلیم کا آغاز کیا اور ساتھ ہی پرائمری سکول شرقپور میں 1940ء میں سات سال کی عمر میں داخلہ لے لیا۔

اس دور میں سکولوں میں ہندو اور مسلمان مشترکہ طور پر پڑھتے تھے مگر اس پرائمری

Marfat.com

سکول کی یہ خصوصیت سمجھ لیں کہ یہاں پر صرف اور صرف مسلمان اساتذہ کی ہی تقرری کی جاتی تھی گویا حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحبؒ اس بات پر فخر کر سکتے ہیں کہ انہیں جملہ اساتذہ مسلمان ملے۔ ان کے سکول کے ہیڈ ماسٹر محمد احمد خان تھے جو کہ باریش اور باشرع اور ہمیشہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کرتے تھے۔

حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ دامت برکاتہ شروع ہی سے عام بچوں سے یکسر مختلف تھے اور ان کو کبھی کسی ہم عمر کے ساتھ کوئی کھیل کھیلتے نہ دیکھا گیا اور نہ آپ کبھی دوسرے بچوں کی طرح گلی کوچوں میں ادھر اُدھر گھوما کرتے تھے۔ جب سکول سے چھٹی ہوتی تو آپ سیدھے گھر تشریف لے آتے اور اپنی تعلیم کی تکمیل میں مشغول ہو جاتے۔ آپؒ نے پرائمری کا امتحان 1944ء میں پرائمری سکول شرقپور شریف سے پاس کیا اور بعد ازاں آپؒ گورنمنٹ ہائی سکول شرقپور شریف میں داخل ہو گئے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ گویا ازل سے ہی منفرد طبیعت لے کر آئے تھے۔ دوسرے لڑکوں کی طرح آپ نہ تو کبھی بچوں سے لڑتے جھگڑتے اور نہ ہی ان سے شرارتیں کرتے غرض یہ کہ ہر غلط عادت سے انہیں نفرت تھی۔ آپؒ اپنے اساتذہ کو نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کی فرمانبرداری کو اپنا نصب العین بنا رکھا تھا۔ جب تک آپؒ نے تعلیم حاصل کی۔ اساتذہ کو کبھی آپؒ نے کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیا۔ میٹرک کر لینے کے بعد آپؒ نے طب کی کتابیں آغا دوست محمد تکمیلی سے پڑھیں اور علم طب میں اچھی خاصی مہارت حاصل کی۔ بعد میں آپؒ نے اپنی خاندانی روایات برقرار رکھنے کے لئے طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لے لیا اور علم طب میں آپ نے ڈگری حاصل کی۔

حضرت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمدؒ نہ صرف تصنیف و تالیف سے بڑا

Marfat.com

شغف رکھتے بلکہ تصنیف و تالیف کی اہمیت سے بھی بخوبی واقف تھے اور یہی وجہ ہے کہ آپ علماء اور فضلا سے بڑے ادب اور احترام سے ملتے۔ آپؒ ہمیشہ عوام و خواص کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے کوشاں نظر آتے۔ اس سلسلے میں آپؒ نے نہ صرف متعدد کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں بلکہ بہت سی دینی مذہبی کتابیں چھاپ کر لوگوں میں مفت تقسیم بھی فرمائیں۔

درج ذیل آپؒ کی مشہور تصانیف (بشمول نور اسلام کے خصوصی نمبر) ہیں:۔

1۔ مسائل نماز
2۔ تذکرہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ
3۔ ارشادات مجدد الف ثانیؒ
4۔ عربی گرامر
5۔ تذکرہ مشائخ نقشبند (دو جلد)
6۔ تذکرہ شیر ربانیؒ
7۔ تذکرہ مجدد الف ثانی (تین جلد)

قبلہ میاں جمیل احمدؒ چونکہ خود صاحب علم تھے لہٰذا علم اور علماء کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کے مقامات علمی سے بھی بخوبی آشنا تھے۔ آپؒ کے علماء کرام سے گہرے تعلقات اس بات کی بھرپور غمازی کرتے ہیں کہ آپ علم اور علماء سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ آپؒ کی طبیعت میں نرمی اور حلیمی گویا کوٹ کوٹ بھری ہوئی تھی اور طرہ اس پر یہ کہ آپؒ کا کوئی مہمان بھی سنت نبوی ﷺ کے مطابق اپنی خاطر تواضع ہوئے بغیر آپؒ کے آستانہ عالیہ سے ہرگز خالی نہیں جاسکتا تھا۔

میاں صاحبؒ کی سرپرستی میں چوہدری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین)، محترم سید جمیل احمد رضوی صاحب (سابق چیف لائبریرین) محترم جناب محمد ہارون عثمانی صاحب (ڈپٹی چیف لائبریرین)، محترم جناب حامد علی انصاری صاحب (سینئر لائبریرین)

Marfat.com

کی زیر نگرانی میاں صاحبؒ کے ذخیرۂ کتب کی فہرست سازی اور دیگر کتب کو کمپوز کرنے کے لیے ہم دونوں نے (راقم السطور اور خالد محمود) بطور کمپوزر اپنے فرائض سرانجام دیے۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے ملازمین کے ساتھ خصوصاً جو ملازمین ان کی ٹیم کا حصہ تھے ان کے ساتھ نہایت محبت کے ساتھ پیش آتے۔ یہ ان کی محبت ہی تھی کہ جب کبھی بھی محترم حامد صاحب ذخیرۂ کتب کی فہرست سازی کے لیے مشورہ یا میاں صاحبؒ کے یاد کرنے پر وہ شرقپور شریف جاتے تو میاں صاحبؒ شیرینی کا تحفہ ضرور بھجواتے خاص طور پر عید کے پرمسرت موقع پر۔

میری دلی خواہش تھی کہ میں خود میاں صاحبؒ کا شکریہ ادا کرنے کی غرض سے شرقپور شریف جاؤں لیکن ان کی حیات میں میری یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ (ایک ٹریفک حادثہ میں ٹانگ کی ہڈی تین جگہ سے ٹوٹ جانے کی وجہ سے بذریعہ موٹر سائیکل پنجاب یونیورسٹی لائبریری سے شرقپور شریف تک کا سفر طے کرنا میرے لیے ناممکن تو نہیں لیکن بے حد مشکل تھا) چوہدری محمد حنیف صاحب کے چیف لائبریرین بننے کے بعد انہوں نے لائبریری کے تمام ملازمین کے لیے پُرتکلف کھانے کا اہتمام کیا۔ یہ ان کی ہمارے ساتھ محبت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

آپؒ کی ذات انسانی آلائشوں مثلاً تکبر غرور سے بالکل ماورا تھی اور ہر قسم کے تفاخر سے آپؒ سخت نفرت کرتے تھے۔ عاجزی اور انکساری گویا آپؒ نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا۔ آپؒ ہمیشہ اپنے حلقہ ارادت میں حسن اخلاق کا ہی درس دیتے نظر آئے۔ ہر ایک سے نہایت شفقت سے پیش آتے۔ مفلسوں کی اعانت کرتے، کوئی غلطی کرتا اس پر مواخذہ بالکل نہ کرتے۔ بیکسوں کا سہارا بننے پر فخر محسوس کرتے اور بیماروں کی عیادت کو بڑی سعادت

Marfat.com

گردانتے تھے۔ یہ تمام خوبیاں اور اوصاف آپ کی گھٹی میں شامل تھیں۔

حضرت صاحبزادہ فخر المشائخ میاں جمیل احمدؒ حسن و جمال میں اسم با مسمی تھے گفتگو کرنے میں بڑی نرمی استعمال کرتے تھے لیکن کبھی کبھی اللہ اور اس کے رسول کی رضا و رغبت کی خاطر جلالت سے بھی کام لے لیتے۔ تاہم اکثر آپؒ کی طبیعت پر جلال کی بجائے جمال ہی غالب رہتا تھا۔ اپنے لخت جگر فخر شیر ربانیؒ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کے وصال کے بعد ان کے داغ مفارقت کی وجہ سے آپ فخر المشائخ کی طبیعت مبارک بہت ناساز ہو گئی تھی اور آپ مریدین کے سہارے اٹھتے بیٹھتے تھے۔

فخر المشائخؒ نہ صرف ایک سچے اور پکے عاشق رسول ﷺ تھے بلکہ فنا فی الرسول ﷺ تھے۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، بولنا چلنا، سونا جاگنا، کھانا پینا اور لباس وغیرہ الغرض اوڑھنا بچھونا تک سنت رسول ﷺ کے عین مطابق تھا۔ آپؒ کی مذہبی اور ملی خدمات کو احاطہ تحریر میں لانا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ تاہم ذیل میں چند سطریں تبرک کے طور پر لکھی جاتی ہیں۔

حضرت قبلہ و کعبہ شیر ربانی قطب حقانیؒ نے سب سے پہلے شرقپور شریف میں ''تحریک احیاء سنت'' کے نام سے ایک مذہبی و ملی تنظیم کی بنیاد رکھی اور آپ کے خلیفہ اول آپؒ کے برادر اصغر حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لاثانی شرقپوریؒ نے اس تحریک کو عملی طور پر فعال بنانے کے لئے **1944**ء میں ''جامعہ میاں صاحب'' کے نام سے ایک ادارہ بنایا۔ دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ میں مستند اور جید علماء کرام درس و تدریس کا مقدس کام سرانجام دینے میں مصروف و مشغول ہیں۔ فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ صاحبؒ نہ صرف قلم و قرطاس کی افادیت و اہمیت سے آشنا تھے۔ بلکہ آپؒ یہ بھی جانتے تھے کہ اسی مادیت کے

Marfat.com

جمودی دور میں ایک یہی موثر اور فعال ذریعہ ہے کہ جس کے طفیل لوگوں کو علم و عرفان کی آگاہی دی جاسکتی ہے۔ معیاری تبلیغ کے لئے معیاری رسائل اور معیاری تصنیفات و تالیفات رقم کی جاسکتی ہیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر شرقپور شریف کی سرزمین میں آپ نے 1955ء میں ماہنامہ ''نور اسلام'' ایک مجلّہ اسلام جاری کیا اور یہ رسالہ اپنے معیاری مضامین اور نقدی مقالات کی بناء پر زمانے کے بے شمار اتار چڑھاؤ دیکھنے کے باوجود زندہ پائندہ اور جاری و ساری ہے۔ اس رسالے میں درس قرآن، درس حدیث، فقہی مسائل، بزرگان دین کے حالات اور شیر ربانیؒ کے افکار و ملفوظات کے علاوہ اخلاقی و تربیتی اور نصابی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ فخر المشائخ کی زیر ادارت اس رسالے کے اب تک کئی ضخیم نمبر بھی نکل چکے ہیں۔ جن میں چند معروف و مشہور یہ ہیں۔

(1) شیر ربانیؒ نمبر (2) امام اعظمؒ نمبر (3) اولیائے نقشبندؒ نمبر (4) مجدد الف ثانیؒ نمبر (3 جلدیں) حضرت صاحبزادہ صاحبؒ نے اس رسالے کو اپنی آمدنی کا ذریعہ بالکل نہیں بنایا بلکہ آپؒ نے اسے دین کی اشاعت و تبلیغ کا ذریعہ گردانا اور اس کار خیر میں آپؒ کو بڑی کامیابی و کامرانی ہوئی۔ علاوہ ازیں آپؒ کی سرپرستی میں پندرہ روزہ ''آواز نقشبند'' اور ہفت روزہ ''اخبار مجدد الف ثانیؒ'' بھی شائع ہوتے رہے جو کہ اب ان کی وفات کے بعد بھی انشاء اللہ جاری و ساری رہیں گے۔ جن میں دین کے مسائل اور تصوف کے نکات بڑے مفصل اور موثر پیرائے میں بیان کئے جاتے ہیں۔

دین اسلام میں تبلیغ و اشاعت کو بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہے اور علماء کرام کا اہم فریضہ بھی ہے اور انہی دینی فرائض کی ادائیگی کی وجہ سے ہی علمائے دین کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''العلماء ورثۃ الانبیاء'' کے درجہ سے سرفراز فرمایا ہے۔

Marfat.com

حضرت قبلہ فخر المشائخ چونکہ ایک عالم دین تھے اور پوری دنیا آپ کو ایک بہترین مبلغ اسلام سے نام سے جانتی ہے اور پہچانتی ہے، آپ بے شمار دینی و مذہبی اجتماعات میں اپنے آپ کو بین الاقوامی حیثیت کے مبلغ بھی منوا چکے تھے۔ نہ صرف پنجاب اور پاکستان بلکہ ترکی، عراق، لندن، مدینہ طیبہ اور دوسرے ممالک میں آپ کے پرتاثیر خطبات کی نہ صرف دھاک بیٹھ چکی تھی بلکہ کئی ممالک میں آپ کی تعلیمات و ملفوظات سے متاثر ہو کر کئی لوگ مشرف بہ اسلام بھی ہو چکے ہیں اور کئی قرآن و سنت پر عمل پیرا ہونے کا عہد کیے ہوئے ہیں۔

آپ کا زیادہ تر خطاب محبت اور تربیتی امور پر مبنی ہوتا، آپ جامع مسجد شیر ربانی" وسن پورہ لاہور میں کئی سال تک مسلسل جمعۃ المبارک کو خطبہ دیتے رہے اور نہ صرف حضرت صاحبزادہ صاحب کی دینی، ملی اور تبلیغی کوششوں سے بہت سے لوگ مسلمان ہوئے بلکہ آپ کی اک نگاہ عنایت سے ہزاروں لوگوں کی تقدیریں بدل گئیں۔ ان کی زندگی ایسے انقلاب سے دوچار ہوئی کہ وہ تمام دنیوی خرافات کو چھوڑ چھاڑ کر اسلامی تعلیمات کے عین مطابق زندگی گزارنے پر آمادہ ہو گئے اور آپ کی حقانیت اور للہیت پر سر تسلیم خم کرنے لگ گئے۔ حضرت فخر المشائخ صاحبزادہ صاحب سیاست کو سنت نبوی گردانتے ہوئے اس پُرخار میدان میں بھی کود پڑے اور آپ نے نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لئے ''جمعیت العلماء پاکستان'' کے پلیٹ فارم سے سیاست میں بھرپور کردار ادا کیا آپ کا اسم گرامی ''جمعیت العلماء پاکستان'' کے اکابرین میں شمار ہونے لگا۔ آپ نے 1971ء کے الیکشن میں جمعیت علمائے پاکستان کے ٹکٹ پر قصور کے حلقہ سے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا۔ 1977ء میں بھی آپ نے عام انتخابات میں حصہ لیا اور پاکستان قومی اتحاد کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا۔ اس الیکشن میں جیسا کہ مشہور ہے کہ پورے ملک میں دھاندلی کی گئی اس کے نتائج سے

Marfat.com

سب کو آگاہی ہے۔ اس وقت کی حکومت نے سیاسی انتقامی کارروائیاں تیز کر دیں جس کے تحت آپؒ کئی بار جیل بھی گئے اور آپؒ نے اسے سنتِ حضرت یوسف علیہ السلام اور سنت حضرت مجددؒ گردانتے ہوئے قید و بند کو ایک سعادت جانا۔

1978ء میں جمعیت علمائے پاکستان کے انتخابات ہوئے تو اس کے نتیجے میں آپ مرکزی نائب صدر چنے گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ہمیشہ ملک و ملت اور تحفظ نظام مصطفی ﷺ کے عملی نفاذ کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہے۔ آپؒ کے قائد اہلسنّت حضرت امام شاہ احمد نورانی علیہ الرحمتہ سابقہ سربراہ جمعیت علماء پاکستان کے ساتھ بڑے گہرے مراسم تھے۔ کچھ عرصہ سے حضرت صاحبزادہ اپنی دینی اور ملی مصروفیات اور ناسازی صحت کے تحت سیاست سے کچھ پرہیز کرنے لگ گئے تھے۔

فخر المشائخؒ کے مریدین کی تعداد گنتی سے باہر ہے اور نہ صرف اندرون پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی آپؒ کے عقیدت منداور مرید پائے جاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ اس بے ثبات دنیا کی 18 دن 6 ماہ 80 سال کی زندگی گزار کر 5 بجکر 5 منٹ پر بروز بدھ 4 ذیقعد 1434ھ بمطابق 11 ستمبر 2013ء کو اس دنیا فانی سے رحمت خداوندی اور جنت میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر برق رفتاری کے ساتھ ملک بھر میں پھیل گئی۔ جہاں مواصلات کا کوئی انتظام نہ تھا وہاں تک بھی آپؒ کے وصال کی خبر پہنچی۔ ہر محلے، گاؤں اور شہر کی مسجد میں آپؒ کے وصال کا اعلان کیا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے اپنے بندے کے وصال

Marfat.com

کا اعلان کروایا۔ آپؒ کے وصال کی خبر سنتے ہی علمائے کرام، مشائخ عظام اور عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر شرقپور شریف کی طرف امڈ آیا۔ آپؒ کے جنازہ میں لاکھوں افراد نے شرکت فرمائی۔ اس جنازے میں ایسے لوگ بھی دیکھے گئے جن کو پہلے کبھی شرقپور شریف میں نہیں دیکھا گیا۔ گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں تھیں۔ ہمیں موٹر سائیکل کھڑی کرنے کے لیے 30 منٹ قطار میں کھڑا ہونا پڑا۔

ہم تک بھی آپؒ کے وصال کی خبر پہنچی۔ صبح سے ہی سوگواری کی حالت طاری تھی، بے حد افسوس ہوا جس کو احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ ہم دونوں نے (راقم السطور، خالد محمود صاحب) نمازِ جنازہ میں شرکت کا ارادہ کیا اور بذریعہ موٹر سائیکل شرقپور شریف پہنچے۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو وہاں موجود پایا، ہر مکتبہ فکر کے لوگ اس میں شامل تھے۔ اتنا بڑا جنازہ میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔ جنازہ صاحبزادہ میاں ولید صاحب نے پڑھایا۔ جنازے کے بعد وہاں سے نکلنے میں ہمیں تقریباً تین گھنٹے لگے۔ آپؒ کو شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے مزار کے قریب حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کے پہلو میں اس مقام پر دفن کر دیا گیا جس کی نشاندہی آپؒ نے خود کی ہوئی تھی۔ ان کی وفات سے ہم ایک عظیم دینی اور محب وطن شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شرقپور شریف جانے کی میری خواہش پوری تو کی لیکن میاں صاحبؒ کی حیات میں نہیں بلکہ ان کی وفات کے بعد اور شکریہ ادا کرنے کی خواہش آج بھی میرے دل میں محفوظ ہے۔

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خُوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حوالہ جات

1. بحوالہ فہرست ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، جلد چہارم

2. بحوالہ ماہنامہ نوائے شرقپور شریف

3. بحوالہ فیضان فخر المشائخ پیرِ طریقت رہبر شریعت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

4. بحوالہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف اور تعمیرِ مساجد، از صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

قیوم زماں۔فردِ دوراں۔مخزن عرفان
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ
ہمہ جہت شخصیت

تحریر و ترتیب: میاں فضل احمد جیبی

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔ ہمہ جہت کے معنی اور مفہوم کو جاننے کے لئے ایک مثال کو بطور تمہید لکھا جاتا ہے۔ ہر دائرہ کا ایک مرکزی نقطہ اور مقام ہوتا ہے۔ تقسیم کے اصول کے مطابق ہر دائرہ (360) زاویوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ مرکزی مقام اصل ہے جس سے تمام زاویے خارج ہوتے ہیں۔ اگر انسان کسی وسیع میدان میں کھڑا ہو تو اس کے چاروں طرف سے فوٹو لی جائے تو ان کی تعداد (360) ہوگی گو انسان کو دیکھنے کے (360) رُخ ہیں۔ فرض کیا جائے سورج زمین کے گرد گردش کرتا ہے تو وہ ایک سال میں زیادہ سے زیادہ (365) دنوں کے ایک سال کو ایک دائرہ میں دیکھا جا سکتا ہے اور اسی طرح چاند زیادہ سے زیادہ (355) دنوں میں ایک سال میں زمین کے گرد چکر کاٹتا ہے۔

سورج ترتیب صعودی کا مظہر ہے اور چاند ترتیب نزولی کا مظہر ہے۔ (360) زاویے انسان کے وجود کی صفات ہیں لیکن وجود انسانی مثل الف ہے جو اصل ہے جس سے (360) کم و بیش روشنی کی شعاعیں خارج ہوتی ہیں۔ چونکہ انسان اصل یعنی ذات ہے اور شعاعیں اس کی صفات ہیں۔ جس طرح چاند اور سورج کرۂ ارض کو ہر زاویہ سے انرجی مہیا کرتے ہیں اسی طرح فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا وجود مبارک بھی فیض تقسیم کرتا ہے کیونکہ ان کی مجلس میں چاروں طرف بیٹھے ہوئے ستارے

Marfat.com

(افراد) ان کے وجود کے نور و فیضان سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔ اس لئے کہ آپؒ ہمہ جہت ہیں۔ اسی طرح حضرت میاں صاحبؒ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی وسعتوں کے فیض کے منبع تھے اور ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فیض کی تقسیم کا ایک اور قانون اور اصول مقرر کر رکھا ہے۔ جس قدر کسی کا ظرف ہے اسی قدر اس کو فیضان پہنچایا جاتا ہے۔ جس کی مثال ہے کہ اگر کسی نے زکوۃ ادا کرنی ہو تو زکوۃ ادا کرنے والے کو پورا پورا علم اور یقین ہونا چاہیے کہ جسے زکوۃ دینا چاہتا ہے وہ واقعی مستحق ہے۔ اگر وہ مستحق نہ ہوگا تو زکوۃ ضائع ہو جائے گی۔ رسالت مآب ﷺ نے تمام ارواح کو عالم ارواح میں ان کی استعداد کے مطابق رزق تقسیم فرما دیا تھا اور تقسیم کر رہے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (اللہ یعطی وانا قاسم، اللہ رزق دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں)۔ اس کے معنی اور مفہوم سورۃ البقرہ آیت نمبر 3 میں واضح ہیں (و مما رزقنھم ینفقون۔ اور ہماری دی ہوئی روزی سے خرچ کرتے ہیں)۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اپنے دور میں رسالت مآب ﷺ کے نائب رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ ان کے وجود سے لوگوں کو فیض ہوتا رہا ہے، ہوتا رہے گا اور ان کی روح سے بھی فیض جاری رہے گا۔

سورۃ والتین کی آیت نمبر 6 میں واقع ہے۔

الا الذین امنو او عملوا الصلحت فلھم اجر غیر ممنون۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بلاشبہ ان لوگوں کو جو ایمان لانے والے اور اعمال صالح کرنے والے ہیں ان کو ان کے اعمال کا اجر انتقال کے بعد بھی ویسا ہی دیتا رہتا ہے جیسے وہ اپنی زندگی میں عمل کرتے رہتے ہیں۔ ان کی مثال فوج کے ہر ملازم کی ہے جو زندگی کی پوری بہار کو ملک و ملت

Marfat.com

کے دفاع کے لئے صرف کر چکے ہیں۔ان کو ریٹائرمنٹ کے بعد پینشن تا حیات ملتی رہتی ہے بلکہ ان کے وصال کے بعد ان کی بیویوں کو ملتی ہے اگرچہ وہ فوج کا کوئی کام نہیں کرتی ہیں۔ اگر ایسا عمل دنیا کی حکومت کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے خزانے جو کبھی کم نہ ہونے والے ہیں اور دُنیوی حکومت سے کئی گنا زیادہ ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ دنیوی حکومت سے کئی گنا زیادہ خزانے نہیں دے سکتا؟ یقیناً دے سکتا ہے۔

قیوم زماں کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے چند اشخاص کو اپنے انعامات دینے کے لئے طریقہ کار بنا رکھا ہے وہ طریقہ کار قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزمائشوں سے آزمایا آپ ہر آزمائش پر پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابراہیم میں تجھے عوام الناس کا امام بنانے والا ہوں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عرض کیا: مجھے عوام الناس کا امام بنانے کی بجائے متقین کا امام بنا۔

اے ہم عصر دوستو! مجھے بتاؤ اللہ تعالیٰ نے اپنی بات تسلیم کرائی یا ابراہیم علیہ السلام کی بات مان لی تھی۔آپ کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بات مان لی تھی۔اس کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا اسے من وعن پورا کیا۔فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ان چیدہ افراد میں سے تھے جن کو امامت کے مقام پر فائز کرنے کے لئے کئی بار آزمایا گیا۔وہ افراد جو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمتہ کی زندگی میں ابتداء سے آخر تک ساتھ رہے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔

جائیداد کا معاملہ آزمایا گیا تو جائیداد بغیر کسی بحث کے اپنے حصہ کی طلب کرنے

Marfat.com

والے کو دے دی۔ اس کے علاوہ بہت سے اپنے حقوق کا ایثار کیا خوشی سے ایسا کیا یہ آزمائش تھی۔ سب سے آخر میں جلیل القدر صاحبزادہ کی جدائی بھی بہت سخت آزمائش تھی جس میں وہ کامیاب ہوئے۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے خاندان میں ولائت وراثتاً جاری رہے گی۔ راقم الحروف نے ان کے صاحبزادہ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی رحلت پر خط لکھا تھا اس میں خوشخبری کو بیان کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آزمائش کا جو طریقہ بیان فرمایا اس کے نتائج کہاں مرتب ہوتے ہیں ان کا ذکر قرآن کریم ہے۔ (پارہ نمبر 12 رکوع نمبر 1)

کان عرشه علی الماء لیبلواکم ایکم احسن عملا (اور اس کا عرش پانی پر تھا کہ تمہیں آزمائش میں ڈالے کہ کس کے اعمال اچھے ہیں)

چیدہ اشخاص کی آزمائش (السّابِقُونُ والاولون) کی صفت پہنچنے تک وہ دوڑ میں تم سب سے سبقت لے جانے والا کون ہے گویا عرش عظیم ہمارے اعمال کے وزن کے لیے ترازو کا کام کرتا ہے۔ یہ تحریر فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے ماضی کے تصرف کا نتیجہ ہے۔

فرد واحد کی وضاحت

اللہ تعالیٰ جب کسی کو آزمائش میں کامیاب قرار دیتے ہیں تو سب سے اعلیٰ انعام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نیابت اور امامت دے کر زمانہ میں یکتا بنا دیتا ہے اور اسے ارض وسماء کی حکمرانی سپرد کر دی جاتی ہے قطب ارشاد قطب زماں کا دایاں بازو ہے۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ قطب ارشاد بھی تھے اور قطب زمان بھی۔

Marfat.com

مخزن عرفان کی وضاحت

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی ذات ہمہ جہت ہے۔آپؒ عرفان اور سلوک کے خزانہ تھے۔آپؒ کے صاحبزادگان اور پوتے عرفان اور سلوک کی اعلیٰ منازل طے کر رہے ہیں۔آپؒ کا سارا خاندان نورٌعلیٰ نور ہے۔آپؒ نے اپنے خلفاء اور وسیع ظرف والے مریدین کو بھی روحانیت کی منازل طے کروائیں۔

☆..................☆..................☆

Marfat.com

عقیدت کے پھول

شیخ محمد ارشد، پشاور

عارف کامل کی صحبت اختیار کرنا انسان کو جہالت اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور اس کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہے۔ مرشد کامل بڑے اعلیٰ طریقے سے نفس کا محاسبہ کراتے ہوئے قلب کی حفاظت فرماتا ہے اور اللہ سے ملا دیتا ہے۔ مرشد کامل کی صحبت سے فرائض ونوافل محفوظ ہو جاتے ہیں۔ تزکیہ قلب کے ساتھ ذکر کثیر کی دولت میسر آتی ہے۔ اس دولت سے انسان حضور الٰہی کا اہل اس کا محبوب اور برگزیدہ بن جاتا ہے۔ اپنے علم پر قناعت کرنا اور اسے کافی سمجھنا مناسب نہیں بلکہ اہل طریقت کی مصاحبت اختیار کرنا کامیابی ہے تاکہ وہ اس کی راہ حق کی طرف رہنمائی فرمائے اس کا تزکیہ فرمائے۔

شیخ کامل کا یہ فائدہ ہے کہ وہ مرید کے لئے راستے کو مختصر کر دیتا ہے بغیر شیخ کامل کے راہ سلوک اختیار کرنا پریشانی کا سبب ہے۔ اس سے مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اگر طریقت میں کامیابی اور وصل بلا شیخ کے محض فہم وفراست سے ہوتا تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جیسے ولی اللہ شیخ کامل کے محتاج نہ ہوتے۔ انہوں نے بھی اپنے شیخ سے تربیت پائی۔ اس لئے ہمارے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ ہم ایک ایسے عارف کامل کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیں جو ہمیں رب سے ملا دے۔

دل کی بیماریاں خاصان خدا کی صحبت ہی سے دور ہوتی ہیں۔ ان کے پاس بیٹھو جو بیٹھنا جانتے ہیں۔ ان کے ساتھ کھاؤ جو کھانا اور کھلانا جانتے ہیں۔ ان کے ساتھ چلو جو چلنا جانتے ہیں۔ الغرض زندگی ان کے ساتھ گزارو جنہوں نے اپنے رب کی خاطر زندگی گزارنا جان لی ہے۔

Marfat.com

میرے مرشد کامل شیخ المشائخ فخر اولیاء تاج الاتقیاء حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے کردار میں یہ ساری خاصیتیں موجود تھیں۔ آپؒ شریعت وطریقت و معرفت کے جامع اور مسلک حق کے سچے پاسبان تھے۔ وہ علم وعمل کا حسین امتزاج تھے۔ آپؒ کا روحانی فیض دور تک پھیلا تھا۔ جب بھی آپؒ کی زیارت کرتے اللہ یاد آ جاتا۔ معتقدین اور مریدین کو ہمیشہ شریعت مطہرہ کی پابندی کی تلقین فرماتے۔ مجھ ناچیز پر بے حد شفقت فرماتے اور اکثر اوقات شرقپور شریف حاضری کا حکم فرماتے۔ آپؒ جب بھی محبت بھری زبان سے گفتگو فرماتے تو دل چاہتا کہ سنتے رہیں اور یہ سلسلہ جاری رہے۔ میں خود بھی جب دنیوی مصروفیات سے بے چین ہوتا تو قلبی سکون کے لئے شرقپور شریف ان کے قدموں میں حاضری دیتا۔ میاں صاحبؒ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے وہ برکات جمع فرما رکھی تھیں کہ جو بھی آپؒ کے ساتھ روحانی تعلق جوڑ لیتا اسے پارسا بنا دیتے۔ آپؒ علمائے کرام اور مشائخ عظام کے انتہائی قدردان، سراپا زہد وتقویٰ، معرفت الٰہی اور عشق مصطفی ﷺ میں ہمہ وقت مستغرق اور سیرت وکردار میں یکتا بے مثال تھے۔

دونوں جہاں میں باقی رہنے والی اللہ کی ذات ہے لیکن چند شخصیات ایسی بھی پیدا ہوئیں جنہوں نے کائنات کے اس گہرے سمندر میں اپنی زندگی کی مسلسل جدوجہد سے ایسے نقوش چھوڑے جس کی وجہ سے ان پر فنا کا قانون محض ان کی جسمانی جدائی کی حد تک لاگو ہوتا ہے۔ جو بظاہر آنکھوں سے تو روپوش ہو جاتے ہیں لیکن قلب ونگاہ میں زندہ جاوید رہتے ہیں۔

آپؒ نے ہمیشہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آپؒ کی علمی اور روحانی کاوشوں سے اُمت محمدیہ فیض

Marfat.com

یاب ہو رہی ہے۔

میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ جہاں حق وصداقت کی نشانی تھے وہاں عالم باعمل اور پیر کامل کا اعزاز بھی رکھتے تھے۔ وہ دین اسلام کے سچے سپاہی اور مجاہد تھے۔ وہ ایسے مرد قلندر اور درویش صفت انسان تھے کہ سیاست میں رہنے کے باوجود تمام بُرائیوں اور غلاظتوں سے پاک رہے۔ میاں صاحبؒ نے جس طرح خودداری قائم رکھتے ہوئے کسی سے مانگنے کی بجائے رب کریم کی قدرت ورحمت اور فضل وعنایت پر بھروسہ رکھا۔ رب کریم کی طرف سے اسی شان سے ان کے لئے اسباب مہیا ہوتے رہے۔ ان کی خودداری دوسروں کے لئے مثال ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ رب کریم اُن کے درجات بلند فرمائے اور ان کے وسیلے سے ہماری آخرت بخیر کرے۔ آمین

جو لوگ نیک اور صالح ہوتے ہیں ان کے وصال پر ان کے چاہنے والے رنجیدہ ہوتے ہیں۔ انہیں اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ ان کی اچھائیوں اور بھلائیوں کے تذکرے کرتے ہیں تو تذکرے کرنے والوں کے لئے یہ باتیں باعث خیر وبرکت ہوتی ہیں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے یہ چند کلمات میرے مرشد کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

وہ میرے دل ودماغ پر اَن مٹ نقوش کی طرح رقم رہیں۔ میاں صاحبؒ کے بارے میں میرے جو جذبات واحساسات ہیں وہ حضرت شاہ نصیر الدین گولڑوی کے اس کلام کے ذریعے آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

سُنے کون قصہ درد دل میرا غمگسار چلا گیا
جسے آشناؤں کا پاس تھا وہ وفا شعار چلا گیا
وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے

Marfat.com

ہے کمی تو بس میرے پیر کی جو تہِ مزار چلا گیا
جسے میں سناتا تھا دردِ دل وہ جو پوچھتا تھا غم دروں
وہ گدا نواز بچھڑ گیا وہ عطا شعار چلا گیا
وہ سخن شناس وہ دور بیں وہ گدا نواز وہ مہ جبیں
وہ حسیں وہ بحر علوم دیں میرا تاجدار چلا گیا
کہاں اب سخن میں وہ گرمیاں کہ نہیں رہا کوئی قدرداں
کہاں اب وہ شوق کی مستیاں کہ وہ پُر وقار چلا گیا
بہیں کیوں نصیرنہ اشک غم رہے کیوں نہ لب پہ مرے فغاں
مجھے بیقرار وہ چھوڑ کر سرراہ گزار چلا گیا

☆..................☆..................☆

Marfat.com

علامہ محمد انور قمر شرقپوریؒ کی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے بارے میں نگارشات

کاوش: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

علامہ مولانا محمد انور قمر شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ کی شخصیت کے بارے میں اپنی نگارشات اس طرح پیش کرتے ہیں:

''مشائخ کی دنیا میں فخر المشائخ کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں اور اسی نام سے پہچانے بھی جاتے ہیں۔ آپ واقعۃً فخر المشائخ ہیں۔ آپ اپنے مقام اور کام کے اعتبار سے صف اول کے مشائخ میں کھڑے ہونے کے قابل ہیں۔ حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب نے مولانا منصب علی صدر مدرس کی موجودگی میں صاحبزادہ سعید صاحب سے فرمایا کہ نقشبندیت اور مجددیت کو متعارف کرانے میں جتنا کام حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے کیا ہے اتنا کسی بھی سجادہ نشین کے حصے میں نہیں آیا۔ اس اعتبار سے آپ بجا طور پر قابل فخر ہستی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ایک طرف آپ فخر ملت ہیں تو دوسری طرف فخر المشائخ بھی ہیں۔ ان کے فخر المشائخ ہونے میں ان کی دینی اور تبلیغی کاموں کی فہرست بڑی طویل ہے جب ان کاموں اور ان کی دن رات کی مصروفیات دیکھتے ہیں تو حیرانی ہوتی ہے کہ آپ دوسرے مشائخ کی طرح حجروں میں بالکل نہیں بیٹھے۔ بلکہ اپنی زندگی کو سفر سے جوڑے رکھا ہے۔ صبح کو آپ شرقپور شریف میں ہیں۔ دوپہر کو فیصل آباد میں ہیں۔ رات کراچی میں گزار رہے ہیں اور رات بھی سو کر نہیں گزاری بلکہ کسی جلسے کی صدارت میں بسر کی ہے۔ جلسہ ختم ہوتا ہے تو منتظمین عمدہ کھانے پیش کرتے ہیں مگر آپ چند لقمے کھانے پر اکتفا کرتے ہیں۔ رات بسر کرنے کا کمرہ اور بستر آپ کو دکھایا جاتا ہے

Marfat.com

مگر آپ بستر کی بجائے جائے نماز پر سجود و قیام میں لگ جاتے ہیں۔ کراچی کے لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ اب آپ کے آرام کرنے کا وقت ہے۔ صبح سویرے آپ سے ملاقات کریں گے یا ناشتہ پر بلائیں گے مگر صبح کو پتہ چلتا ہے کہ آپ پشاور کے لیے تشریف لے جا چکے ہیں۔ بستر تر ستارہ جاتا ہے۔ نیند کی دیوی آپ کو آغوش میں لینے کے لیے منتظر رہتی ہے مگر اس کا انتظار بس انتظار ہی رہتا ہے۔

اَب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ سوتے کب ہیں؟ نہ سونے میں صحت کے خراب ہونے کا احتمال ہے۔ اس کے جواب میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ آپ سوتے ہیں مگر ہماری طرح گھوڑے بیچ کر نہیں سوتے۔ بس، ٹرین اور جہاز منزل کی طرف بڑھ رہا ہے اور میاں صاحب بیک سیٹ کا سہارا لے کر نیند کے خمار کو دور کر لیتے ہیں''۔

آپ کو اشاعت علم سے خاصا لگاؤ تھا اور تصنیف و تالیف کی لگن اور شوق بہت زیادہ تھا۔ چنانچہ آپ نے مسائل نماز، عربی گرائمر، تذکرہ امام ابو حنیفہؒ اور ارشادات مجددؒ اور مسلک مجدد کتب لکھ کر شائع کیں۔ آپ نے رسالہ ماہنامہ ''نور اسلام'' کا اجراء کیا اور اس کے خصوصی نمبر تذکرہ مشائخ نقشبند نمبر دو جلدوں میں، تذکرہ شیر ربانیؒ نمبر اور مجدد الف ثانیؒ نمبر تین جلدوں میں شائع کئے اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہ سب خصوصی نمبر مفت تقسیم کر دیے گئے''۔

علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے آپ کی خدمت میں یوں ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے: حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری مدظلہ العالی بارگاہ نقشبندیہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین ہیں۔ مشائخ پاکستان میں ممتاز اہل سنت کے قدردان بزرگ ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے سلسلہ نقشبندیہ میں سخت محنت

Marfat.com

سے کام لے کر ملک بھر کا دورہ کیا۔ عقیدت مندوں کو روحانی سلسلہ سے مربوط کیا۔ علماء ومشائخ سے رابطے کر کے نقشبندی سلوک کو عام کرنے میں جدوجہد کی۔

لاہور میں 1952ء سے 1964ء تک مقبول عام پریس میں قیام فرمایا۔ ہر جمعرات کو مجلس ذکر و مراقبہ ہوتی۔ 1964ء میں بیرون لوہاری گیٹ ایک مکان میں جہاں علماء وفضلا اور مشائخ کا جمگھٹا رہتا۔ طلبا اور عقیدت مند بھاری تعداد میں آتے۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کا دستر خوان وسیع، زبان شیریں، نگاہ میں احترام، وضعداری میں آلِ نبی ﷺ کے اوصاف تھے، جنہوں نے انہیں ہر دلعزیز بنا دیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری ایک نوخیز پیر کی حیثیت سے شرقپور شریف کی سجادگی پر جلوہ افروز ہوئے، شریعت، حقیقت اور طریقت کی راہ پر گامزن ہوئے۔ لوگ آکر مرید ہوتے اور آپ کی مجلس احراری لیڈروں کے برعکس ایک مجلس تصوف میں بدلتی رہی۔ جہاں پر علماء اہلسنّت آتے، ذکر و نعت ہوتی، بزرگانِ دین کے واقعات بیان کیے جاتے اور ہر طرف خاموشی ہوتی تو سلسلہ نقشبندیہ کے عقیدت مند مراقبے میں نظر آتے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری بڑے دریادِل صاحبزادے ہیں۔ ہاتھ کھلا، مہمان نوازی، دوست نوازی اور پھر مرید نوازی کے سارے مراحل سے گزرتے اور بڑی خوبی سے گزرتے۔

آپ نے اشاعت علومِ اسلامیہ میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ علماء اور مشائخ میں یکساں طور پر مقبول ومحبوب ہیں۔ عبادت گزار اور شب بیدار ہیں۔ آپ نے اسلامی ممالک کے اکثر دورے کیے۔ بزرگانِ دین کے مزارات پر گئے اور مختلف ممالک کے مشائخ سے ملے۔

Marfat.com

آپ نے ہمیشہ علم اور علماء سے محبت کی اور اُن کی شخصیت کی قدر کی۔ چنانچہ ایسے علماء جو ملک میں بڑے مقتدر تھے، وہ آپ کے ہاں ایک مقناطیسی کشش کے ساتھ چلے آتے تھے۔ آپ انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔ ان کی توقیر و تکریم میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔

یوں تو ایسے علماء کی فہرست بڑی طویل ہے۔ مگر چند نام یہ ہیں:

1	مولانا محمد بخش مسلم بی۔ اےؒ	10	محقق اعظم حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ
2	مولانا محمد اکرام مجددی	11	مولانا غلام محمد ترنم
3	مولانا محمد عمر اچھرویؒ	12	سید ریاض حسین شاہ
4	مولانا عبد الغفور ہزاروی	13	مولانا عبد الشکور ہزاروی
5	مولانا عبد الحامد بدایونی	14	مولانا حسن سنبھلی (انڈیا)
6	مفتی محمد حسین نعیمی	15	مولانا سید ابو البرکات لاہور حزب الاحناف
7	محدث پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحبؒ فیصل آباد	16	حضرت سید احمد سعید کاظمی ملتان
8	الشیخ سید یوسف ہاشم الرفاعی کوئٹہ	17	محمد علی مراد باب المسلا حماشام
9	ہازم مصری		

ایسے علماء کے علاوہ مشائخ کرام، پیرانِ عظام اور مختلف آستانوں کے گدی نشینوں کے ساتھ آپ نے ہمیشہ رابطہ رکھا۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری بڑے مہمان نواز ہیں۔ اس کا اندازہ ان کے بچھے ہوئے دستر خوان سے لگایا جا سکتا ہے۔ اکثر لوگ اپنی ہمت اور طاقت

Marfat.com

کے اعتبار سے اپنے دسترخوان بچھاتے ہیں۔ ان کے دسترخوان محض دوست احباب اور عزیز واقربا کے لیے بچھتے ہیں۔ مگر حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کا دسترخوان تو شیر ربانی دسترخوان ہے۔ جسے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے بچھایا ہے اور اسے لپیٹا نہیں گیا۔ اب اسے حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری بچھائے ہوئے ہیں۔ یہ دسترخوان شرقپور شریف کے علاوہ اسلام آباد، کراچی، لاہور، مدینہ طیبہ، عراق، ترکی، لندن اور دوسرے کئی ممالک میں بچھا ہوا ہے۔ اس دسترخوان سے خاص وعام کے علاوہ مسلم اور غیر مسلم سب مستفید ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ ہوتے رہیں گے۔ یہ دسترخوان اگرچہ سادہ ہے مگر لذت اور غذائیت کے لحاظ سے جنت کا لطف پیش کرتا ہے۔ اس دسترخوان کی بدولت بے شمار بیماروں کو صحت یابی ہوئی اور لاکھوں افراد کی تقدیریں بدل گئیں۔ جو شخص ایک دفعہ اس دسترخوان پر بیٹھتا ہے۔ اس کی دلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اسے یہ سعادت پھر حاصل ہو۔

مذہبی اور دینی خدمات کے لیے بھی آپ نے 1960ء میں "جامعہ دار المبلغین حضرت میاں صاحب" کا قیام فرمایا جو پورے انہماک کے ساتھ تدریس قرآن اور درس نظامی کی تکمیل کر رہا ہے۔ ہر سال یہاں سے فارغ ہونے والے حفاظ اور علماء ملک کے گوشے گوشے میں تبلیغِ دین کے لیے جا رہے ہیں۔

آپ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کارہائے نمایاں کو متعارف کرانے کے لیے جو کام کیا ہے، وہ شائد کوئی دوسرا نہ کر سکے۔ آپ نے یوم مجدد پاک منانے کی ایک ایسی تحریک چلائی ہے جو بفضلہ تعالیٰ بڑی مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ اب تو ملک کے کونے کونے میں مجدد پاک" کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے دن منائے جا رہے ہیں۔ انجمنیں بنی ہوئی

Marfat.com

ہیں۔ایک ایک انجمن تیس تیس جلسے منعقد کرتی ہے۔ان انجمنوں کی سرپرستی آپ فرمارہے ہیں اور اکثر جلسوں کی صدارت بھی آپ ہی فرمایا کرتے ہیں۔

یوم مجدد منانے کی طرح یوم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ بڑے اہتمام کے ساتھ مناتے ہیں اور منانے کی اپیل کرتے ہیں۔اس طرح یوم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک تحریک کا رنگ اختیار کرلیا ہے۔

اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے عرس شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور یوم شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور ختم مبارک حضرت قبلہ میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے اہتمام کے ساتھ مناتے ہیں۔ملک کے کونے کونے سے لوگ بڑی محبت اور عقیدت کے ساتھ آتے ہیں اور فیوض و برکات سے جھولیاں بھر کے لے جاتے ہیں۔

مساجد کی تعمیر میں آپ خصوصی ذوق وشوق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔یہ مساجد شیر ربانی" کی نسبت سے بن رہی ہیں۔ایک محتاط اندازے کے مطابق ایسی مساجد کی تعداد 62 سے زیادہ ہے اور یہ مساجد صرف پاکستان میں ہی نہیں ہیں، بلکہ بیرونِ پاکستان یعنی لندن، ترکی، اور مدینہ طیبہ میں بھی ہیں۔ان مساجد کے ساتھ مدارس شیر ربانی" بھی تدریس علوم دین کا کام کررہے ہیں۔اسلام آباد میں بنے والی شیر ربانی" مسجد کی تعمیر میں آپ اپنی زیادہ ہی دِلچسپی کا اظہار فرمارہے ہیں۔آپ نے اس کے لیے رقوم جمع فرمائی ہیں اور مہینوں تک اس کام کی نگرانی فرماتے رہے ہیں۔آپ تیس سے زیادہ حج فرماچکے ہیں۔عمروں کی تعداد کا کوئی پتہ نہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ مریدین ومتوسلین پر تادیر قائم رکھے۔

راقم سے علامہ محمد انور قمر شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت اس طرح بیان کی کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے متعلق کچھ لکھ رہے تھے۔ لیکن اُن کو یہ لکھنے میں دقت پیش آ رہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ فخر المشائخ کیوں لکھا جانے لگا ہے۔ اسی سوچ میں وہ رات کو سو گئے۔ وہ صبح اُٹھے اور فجر کی نماز ادا کرنے اور کچھ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حویلی کی طرف گئے۔ جب وہ اُس چوک پر پہنچے جو دربار حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ہے اور جہاں سے ایک سڑک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حویلی کی طرف جاتی ہے اور دوسری شرقپور شریف کی طرف جاتی ہے (جس کے قریب اب آپ رحمۃ اللہ علیہ اور میاں خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے) تو آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور کی طرف سے آئے اور اُن کے قریب آ کر گاڑی کھڑی کی۔ آپ نے گاڑی کے پچھلے ڈیک بورڈ سے ایک کتاب اٹھائی اور اُن کے ہاتھ میں دے دی اور فرمایا:

قمر صاحب اس کو غور سے پڑھنا آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گاڑی کا رُخ لاہور کی طرف کیا گیا اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ لاہور کی طرف روانہ ہو گئے۔ انہوں نے گھر جا کر کتاب کو کھولا تو وہی صفحہ سامنے آیا (مطلوبہ مسئلہ والے صفحہ پر نشانی رکھی ہوئی تھی) جس پر مطلوبہ مسئلہ لکھا ہوا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فخر المشائخ کیوں کہا جاتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ فخر المشائخ کیوں لکھا جانے لگا ہے۔

حواشی

☆ مطالعہ نقوش شرقپور: محمد انور قمر شرقپوری، صفحہ 908-914: سن اشاعت جنوری 2002ء: سورج پرنٹنگ پریس، لاہور

Marfat.com

فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں دو ملاقاتیں

تحریر: سید جمیل احمد رضوی
(ر) چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی 4۔اگست 2001ء سے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں داخل تھے۔ ان کو دل کا عارضہ تھا۔ آپ کا ذخیرہ کتب 9۔اگست 2001ء کو پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں منتقل ہوا۔ غالباً اسی روز اس وقت میاں صاحب کے خادم خاص محمد معروف احمد شرقپوری نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فون پر بات کروائی۔ مَیں نے سلام کے بعد آپؒ کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے آستانہ عالیہ کی لائبریری پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بطور عطیہ دے کر قوم کے حوالے کر دی۔ حضرت میاں صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ کا بھی شکریہ۔

11۔اگست 2001ء شروع میں ہسپتال میں حضرت میاں صاحبؒ سے ملاقات کی اجازت نہیں تھی۔ میری اور چند دیگر رفقائے کار کی خواہش تھی کہ آپؒ کی مزاج پرسی کے لیے پی آئی سی (P.I.C.) میں حاضری دی جائے۔ آخر ہمیں 11۔اگست کو اجازت مل گئی اور یہ بھی پیغام ملا کہ راقم السطور کے ساتھ ایک دو اور ساتھی بھی آسکتے ہیں۔ ملاقات کا وقت 10 بجے قبل دوپہر کے قریب مقرر ہوا۔ ہم تینوں (راقم السطور، چوہدری محمد حنیف صاحب اور محترمہ خالدہ اختر صاحبہ) محمد معروف احمد صاحب کے ساتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ساڑھے دس بجے پہنچ گئے۔ ہمیں معروف صاحب بلاتوقف ہسپتال کے کمرہ نمبر 10، تیسری منزل میں لے گئے۔ حضرت میاں صاحبؒ سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے

Marfat.com

آپؒ کی طبیعت کا حال پوچھا۔ فرمانے لگے: ڈاکٹراں دے وس پئے ہوئے آں (ڈاکٹروں کے زیرِ علاج ہیں)۔ پھر میاں صاحبؒ نے حضرت حکیم موسیٰ امرتسریؒ (م 17 نومبر 1999ء) کے ذخیرۂ کتب کی تعداد اور مالیت کے بارے میں پوچھا۔ مَیں نے بتایا کہ ان کے ذخیرے میں کتابوں کی تعداد گیارہ ہزار سے زیادہ ہوگئی ہے اور ان کی مالیت کئی لاکھ روپوں میں ہوگی۔ اس پر فرمانے لگے کہ ہم اپنا ذخیرۂ کتب ان کے ذخیرے کے برابر تو نہیں کر سکتے۔ ان کے 'ادھ' (نصف) تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ آپؒ نے مزید فرمایا کہ ایسی کتب کا اضافہ کرنے کی کوشش کی جائے گی جو لائبریری میں پہلے موجود نہ ہوں۔ لائبریری کا سٹاف اس سلسلے میں مدد کرے گا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ طے ہونا چاہیے کہ ہم نے کتنی مالیت کی کتابیں خرید کردینی ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بڑے میاں صاحب (حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) کے نیازمند بھی کتابیں فراہم کریں جو اس ذخیرے (ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی) میں شامل کی جائیں۔ آخر میں میاں صاحبؒ نے فرمایا کہ 20۔اکتوبر 2001ء کے بعد لائبریری کو کتابیں خرید کردیں گے۔ مَیں نے کہا کہ میری ریٹائرمنٹ کی تاریخ 9۔اکتوبر 2001ء ہے۔ مَیں نے چوہدری محمد حنیف صاحب اور محترمہ خالدہ اختر صاحبہ دونوں سے کہا کہ آپ اس حوالے سے خیال رکھیں۔ ویسے انشاءاللہ میرا مشورہ بھی شامل رہے گا تاکہ حضرت میاں صاحبؒ کا ذخیرۂ کتب نشوونما پاتا رہے۔

میاں صاحبؒ کا دسترخوان تو ہمیشہ کھلا ہوتا تھا اور وسیع بھی۔ چنانچہ ہسپتال میں اس ملاقات میں ہم نے کچھ چاول (نمکین وِٹھے) کھائے اور چائے بھی پی۔ حضرت میاں صاحبؒ نے بھی نمکین چاول وغیرہ کھائے۔ کھیر بھی موجود تھی۔ میاں صاحبؒ نے ہمارے

Marfat.com

انتظار میں ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔ پھر میاں صاحبؒ نے کھانے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ ہم نے بھی ان کے ساتھ ہاتھ اٹھائے۔ اس کے فوراً بعد مَیں نے استدعا کی کہ میری اہلیہ کے بازو میں درد کی تکلیف ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔ میاں صاحب نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اوہناں دے صدقے اساں نوں وی شفا دیوے'' (اللہ تعالیٰ ان کے صدقے میں ہمیں بھی شفا دے)۔ تھوڑے توقف کے بعد آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ ہم نے بھی ان کے اس عمل میں شرکت کے لیے برائے دعا ہاتھ اٹھائے۔

پھر ہم آپؒ سے اجازت لے کر چلے۔ معروف صاحب ہمیں لائبریری میں چھوڑ گئے۔

13۔اگست 2001ء

آج بروز سوموار ساڑھے چھ بجے صبح معروف صاحب نے فون پر بتایا کہ آج حضرت میاں صاحب آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ وقت مقرر کر لیں۔ صرف آپ سے ہی ملاقات ہوگی یعنی کوئی اور رفیق کار آپ کے ساتھ نہ ہو۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مَیں ''نور اسلام'' کے دفتر سے کچھ کتابیں آپ کے لیے لایا ہوں۔ وہ میاں صاحب آپ کو بطور تحفہ دیں گے۔ مَیں نے کہا کہ فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی چوتھی جلد شائع ہوگئی ہے۔ مَیں یہ میاں صاحب کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس کے علاوہ ایک اور کتاب: زیارت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بطور ھدیہ میاں صاحب کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ یہ کتاب کل مَیں حکیم محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مطب سے میاں زبیر احمد صاحب سے لے کر آیا ہوں۔ ملاقات کے لیے ایک بجے بعد دوپہر کا وقت مقرر ہوا۔ معروف

Marfat.com

صاحب قریباً ساڑھے بارہ بجے گاڑی لے کر آ گئے۔ مَیں سمجھا کہ شاید ملاقات کا وقت تبدیل ہو گیا ہے۔ معروف صاحب نے بتایا کہ ملاقات کے وقت میں تھوڑی سی تبدیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ میاں صاحب سے آپ کی ملاقات ساڑھے بارہ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک ہو جانی چاہیے۔ اس کے بعد میاں صاحب کو دیکھنے کے لیے ڈاکٹر آئیں گے۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس دوران کوئی مداخلت ہو۔ چنانچہ ہم ساڑھے بارہ بجے لائبریری سے چلے اور ہسپتال میں ایک بجنے میں پانچ منٹ پہلے پہنچ گئے۔ معروف صاحب مجھے میاں صاحب کے کمرے میں لے گئے۔ مَیں میاں صاحب کے پاس رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ مَیں نے فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد چہارم) آپ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ اس کو غور سے دیکھنے لگے۔ پھر دوسری کتاب پیش کی گئی۔ اتنے میں ایک صاحب جناح کیپ پہنے ہوئے میرے ساتھ والی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔ میاں صاحب نے ازراہ تعارف فرمایا کہ یہ میرے بیٹے جلیل احمد صاحب ہیں۔ مَیں نے ان سے مصافحہ کیا۔ پھر میاں صاحب نے کھانے کے لیے فرمایا۔ چنانچہ میاں جلیل احمد صاحب اور راقم السطور دونوں کھانے کے لیے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ میز پر کھانا رکھ دیا گیا۔ نمکین چاول، میٹھے چاول اور گوشت کی ڈش وغیرہ۔ ہم کھانے میں مصروف ہو گئے۔ میاں صاحب حکیم صاحبؒ کے ذخیرے کی فہرست دیکھتے رہے۔ آپ نے خادم سے کہہ کر اپنی عینک منگوائی۔ عینک لگا کر بھی کتاب کو دیکھتے رہے۔ اس طرح آپ نے اس فہرست میں خاصی دلچسپی کا اظہار کیا۔

کھانے سے فراغت کے بعد مَیں میاں صاحب کے پاس کرسی پر بیٹھ گیا اور کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ آپ کے ذخیرۂ کتب کی فہرست سازی کے لیے میری ڈیوٹی لگ گئی ہے۔ اس ملاقات میں اس سے پہلے حضرت میاں صاحب نے اس انداز سے بات کی تھی کہ میں

Marfat.com

فہرست سازی کے کام کے لیے انکار نہ کر سکا تھا۔ مَیں نے مزید کہا کہ اگر ایسا ہے تو کیا حکیم صاحب والی فہرست کا انداز اپنایا جائے۔ میری بات معروف صاحب نے میاں صاحب کو بتائی۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ جو آپ مناسب سمجھیں۔ مَیں نے معروف احمد صاحب کی معاونت کے متعلق کہا۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ وہ اس سلسلے میں ہر ممکنہ خدمت کے لیے تیار ہوں گے۔ اس کے بعد میاں صاحب نے مجھے کچھ کتابیں اور "نورِ اسلام" کے چند پرچے عطا فرمائے۔ پھر فرمایا کہ "نورِ اسلام" کا "اولیائے نقشبند نمبر" ختم (Out of print) ہو گیا ہے۔ مَیں نے اس علمی تحفہ کے لیے میاں صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مَیں نے میاں صاحب سے اجازت لی۔ معروف صاحب نے کتابیں اور رسالے اٹھا لیے۔ وہ میرے ساتھ آئے۔ مَیں ان کی گاڑی میں پہلے لائبریری میں آیا۔ پھر وہ مجھے گھر چھوڑ گئے۔ قریباً ڈھائی بجے بعد دوپہر کا وقت تھا۔

اس مقام پر اس امر کا بیان ضروری سمجھتا ہوں کہ ان ایام میں آپؒ دل کے عارضے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل تھے۔ ان دونوں ملاقاتوں میں گفتگو کا مرکز کتاب رہی۔ ذخیرے کی فہرست سازی بھی زیرِ بحث آئی۔ میاں صاحبؒ کی باتوں سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بیمار نہیں ہیں بلکہ علمی کام کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ان دونوں ملاقاتوں میں کتابیں اور ان کے متعلقات موضوعِ گفتگو رہے۔ اس مضمون کا خاتمہ صہبا اختر کے ان اشعار پر کرتا ہوں:

کتابیں اجالے کی دم ساز ہیں
کتابیں ستاروں کی آواز ہیں
کتابوں کا مقصد ہے روحانیت
کتابوں کا مذہب ہے انسانیت

Marfat.com

کتابوں کی طاقت ہیں فکر و خیال
کتابوں کو ممکن نہیں ہے زوال
کتابوں کو حاصل ہے وہ اقتدار
جسے چھین سکتے نہیں تاجدار
خموشی کبھی ان پہ چھاتی نہیں
کتابوں کی گویائی جاتی نہیں

1

1 یہ اشعار وہاب نامہ، مرتبہ وقار مانوی سے نقل کیے گئے ہیں (دیکھیے صفحہ:213)

Marfat.com

تعزیتی ریفرنس

ڈاکٹر محمد ندیم نقشبندی مجددی

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال سے نہ صرف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی محفلیں ویران ہوگئی ہیں بلکہ عالم اسلام ایک باعمل صوفی اور عالمِ باصفا سے محروم ہوگیا ہے۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کی دینی، ملّی، علمی اور معاشرتی مصروفیات اتنی تھیں کہ اُن کے جنازے میں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔ اُن کی تعزیت کے لیے آنے والوں کا سلسلہ اُن کے چہلم کے بعد بھی جاری ہے۔ پاکستان کے پرنٹ میڈیا میں اُن کے وصال باکمال کو قابل تحسین انداز میں کوریج دی گئی۔ اخبارات نے فخر المشائخ پر خصوصی فیچر بھی شائع کیے جن میں آپ ؒ کی سوانح حیات کو اُجاگر کیا گیا۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ بانی تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے نام نامی اسم گرامی سے برصغیر پاک وہند کا کون شخص واقف نہیں، بلکہ عالم اسلام سے نکل کر عرب وعجم کی آخری وسعتوں تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ ؒ کے دینی، علمی اور روحانی فیض بیکراں سے ایک عالم مستفید و مستفیض ہونے کے ثمرات حاصل کرتا ہے اور قیامت تک کرتا رہے گا۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ اس خاندان کے آفتاب ھدایت ہیں جنہیں اس خطے میں احیائے شرع وسنت کے لئے زندگی کا ہر لمحہ وقف کرنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ ؒ اپنے سلف صالحین کے ظاہر وباطن اور ان ذاتی وجاہتوں کا حقیقی نمونہ تھے جن کی تبلیغ نے دین واسلام کے چراغ

Marfat.com

کو طوفان خیز آندھیوں میں بھی روشن رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ان روایات اور امانتوں کے امین ہیں جو انہیں خانوادہ شرقپور شریف کی قابل احترام ہستیوں قطب الاقطاب شیر ربانی اعلیحضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے وراثت کے طور پر منتقل ہوئی تھیں۔ راقم الحروف بھی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی خصوصی محبتوں میں بسنے والے خادموں میں سے ایک ہے جو فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی شفقتوں، محبتوں، عنایتوں، آپؒ کی دینی، ملی، تبلیغی، اصلاحی، روحانی اور دیگر خدمات کا جنون کی حد تک قائل ہے۔

ترے فیض عام سے بہرہ ور نہ ہوا اگر، میری خطا ہے
مرے ہاتھ کی ہے یہ کوتاہی تری زلف گرچہ دراز ہے

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے، مادی رجحانات کو تیزی سے فروغ پاتے دیکھ کر، روحانی اور اخلاقی اقدار کی ترویج اور ان سے اہلسنت و جماعت کے حلقوں میں آگاہی اور بیداری پیدا کرنے کے لئے سال 1955ء میں ماہنامہ نور اسلام کا اجرا فرمایا، اور ہفتہ وار اخبار مجدد الف ثانیؒ کی اشاعت بھی جاری ساری ہے جو آج بھی اندرون اور بیرون ملک علماء مشائخ اور عقیدت مندوں کے لئے مشعل راہ بنا ہوا ہے۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے نور اسلام کے خصوصی نمبروں کی اشاعت بھی کی جن میں شیر ربانیؒ نمبر، امام اعظمؒ نمبر، مجدد الف ثانیؒ نمبر،

Marfat.com

ثانی لاثانی نمبر، گولڈن جوبلی نمبر شامل ہیں۔ اب حضرت میاں صاحبؒ کے وصال کے بعد ان کے فرزندِ ارجمند صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری اور پوتے صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری کی تجویز اور کوشش سے اُن تین خصوصی نمبروں کی اشاعت کو ممکن بنانے کی سعی کی جارہی ہے۔ جن میں سب سے پہلے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندیؒ کے پہلے عرس مبارک کے موقع پر فخر المشائخ نمبر، اس خصوصی نمبر کی اشاعت کے بعد زینت المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی یاد میں زینت المشائخ نمبر، اور آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ و ثانی لاثانیؒ سے خصوصی عقیدت رکھنے والے محترم المقام جناب ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحبؒ کی یاد میں ایک خصوصی نمبر یعنی ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی نمبر کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

آپؒ نے ساری زندگی سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق عمل کیا اور اپنے متوسلین کو بھی اس کا درس دیا۔ آپؒ بہت سی کتابوں کے مصنف بھی ہیں اور آپؒ نے بہت سی کتابوں کے تراجم کروا کر پوری دنیا کے مسلمانوں میں مفت تقسیم کیے۔ آپؒ کا اپنا ذخیرہ کتب کم و بیش 12 ہزار کتابوں پر مشتمل ہے جو پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو تحفے میں دیا ہے۔ یہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے ذخیرہ کتب میں ذاتی بڑے ذخائر میں شمار ہوتا ہے جس میں ایسی نادر کتابوں کے نسخہ جات موجود ہیں جو کہ پوری دنیا کی صرف چند ہی بڑی لائبریریوں میں موجود ہوں گے۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ علماء مشائخ، پروفیسرز اور صاحب علم و قلم پر بڑی شفقت اور محبت فرماتے تھے۔ آپؒ کے فلاحی اور رفاہی کام آج بھی روشن آفتاب کی طرح چمک اور دمک رہے ہیں اور ایک عالم اس سے فیضیاب ہو رہا

Marfat.com

ہے۔اسی طرح شیر ربانی فری ڈسپنسری کا قیام، دارالمبلغین برائے طلباء، جامع حضرت میاں صاحب برائے طالبات، سفری شفا خانہ شرقپور شریف اور ملک سے باہر بھی شیر ربانی اسلامک سینٹر (مانچسٹر برطانیہ) میں عوام الناس آپؒ کے فیض سے مستفیض ہو رہے ہیں ۔راقم الحروف کو ایک خادم کی حیثیت سے فخر المشائخ کے آخری ایام میں آپؒ کی رفاقت اور شفقت کے بہت سے لمحات میسر آئے ہیں جن میں آپؒ کی گفتگو کا محور زیادہ تر دین کے بارے میں ہوتا تھا۔جن میں آپؒ صوفیہ کرام، علماء اور مشائخ عظام کا تذکرہ فرماتے تھے۔ صوفیہ کرام میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ، شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ اکثر فرماتے تھے۔مشائخ عظام اور علماء کرام میں صدر المشائخ پیر فضل عثمان کابلی مجددیؒ، حضرت ہاشم جان فاروقی مجددیؒ، حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزارویؒ، اور بہت سے دیگر مشائخ عظام بھی تھے۔ سکالرز حضرات میں حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمیؒ، مولانا محمد بخش مسلم بی اےؒ، محقق اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ، پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقیؒ، وقار انبالوی، پروفیسر ڈاکٹر علامہ مسعود احمدؒ، حکیم علی احمد نیر واسطیؒ، پروفیسر ڈاکٹر محمد مکرم مفتی اعظم ہند، حاجی دین محمد کاتبؒ، اور پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقیؒ ، جناب جسٹس (ر) منیر احمد مغل، جناب ڈاکٹر مجید نظامیؒ (چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت)، جناب جمیل اطہر سرہندی صاحب (چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت، تجارت)، پروفیسر منورؒ حسین صاحب (سابق پرنسپل اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور)، جناب محمد عالم مختار حق صاحبؒ، جناب جمیل احمد رضوی صاحب (سابق چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی)، چیف لائبریرین چوہدری محمد حنیف صاحب، جناب شیراز فیض بھٹی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ) شامل ہیں۔شرف ملاقات بخشنے

Marfat.com

میں بھی زائرین کے لیے شفقت اور سہولت فرماتے تھے۔ آپؒ کے فیض و کرم سے مستفید ہونے کے لیے آپؒ کے متوسلین ایک خاص تدبر سے کام لیتے تا کہ آپؒ کے فیض و برکت کا حصول آسان ہو جائے اور آپؒ مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر رونق افروز ہوتے تھے۔ جن جگہوں کو آپؒ نے شرف فیض بخشا اُن میں مقبول عام پریس، مدینہ پریس، سبزی منڈی، کینال ویو، کوٹ لکھپت، ڈیرہ حاجی خوشی محمد ملتان روڈ لاہور، حرفان ہوٹل، دفتر ماہنامہ نور اسلام داتا صاحبؒ، جلیانہ روڑی، شیر ربانی پرنٹنگ ایجنسی فتح گڑھ، ڈیرہ حبیب اللہ بھٹی بند روڈ لاہور شامل ہے۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ ملک پاکستان کے کسی کونے میں بھی تشریف لے جاتے خواہ وہ آزاد کشمیر کی خوب صورت وادیاں ہوں یا صوبہ سرحد کی برف پوش چوٹیاں، صوبہ پنجاب کی زرخیز مٹی ہو یا تھر و چولستان کا بے رحم صحرا، ساحل سمندر کا کنارہ ہو یا پاکستان کا کوئی بھی شہر یا قصبہ ہو آپؒ جہاں بھی تشریف لے گئے لنگر شیر ربانی و ثانی لا ثانیؒ وہاں پر پہنچا۔ (سبحان اللہ)

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے بہت سی مساجد اور مدارس بھی تعمیر کروائے جن میں طلبا علم کی روشنی سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ آپؒ نے مقامات مقدسہ کی تصویروں کی نمائش کا اہتمام 1968ء میں کیا جو آپؒ نے مقامات مقدسہ کی زیارتوں کے وقت لی تھیں۔ یہ نمائش اُس وقت پورے ایشیا میں لگنے والی دوسری بڑی مقامات مقدسہ کی تصویری نمائش تھی اور پاکستان میں پہلی بڑی تصویری نمائش جو شرقپور شریف میں آپؒ کے زیر سرپرستی لگائی گئی۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے طویل علالت کے باوجود زندگی کی آخری سانس تک سنت رسول عربی ﷺ کے مطابق دین اسلام کی سربلندی کے لیے کام کیا اور آنے والوں کو بھی اس کا درس دیا۔ آپؒ

Marfat.com

تقریباً 82 سال کی عمر میں بروز بدھ 4 ذیقعد 1434 ہجری، 11 ستمبر 2013 عیسوی 31 بھادوں کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپؒ کے کسی عاشق نے آپؒ کے عشق میں کیا خوب کہا ہے۔

میں نے اخلاقِ فخر المشائخ " کی محبت کے بڑے دل نشیں انداز دیکھے ہیں
آپ" کی یاد میں عاشقوں کی آنکھوں میں آنسوؤں کے جھلکتے انبار دیکھے ہیں

روز نامہ نوائے وقت گروپ کے چیف ایڈیٹر اور نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے چیئرمین جناب ڈاکٹر مجید نظامی صاحب کی طرف سے آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے نہ صرف پھولوں کی چادریں چڑھائیں گیں بلکہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی حیات طیبہ پر مضامین بھی شائع کیے۔ اسی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ایوان کارکنان تحریک پاکستان میں جناب ڈاکٹر مجید نظامیؒ کی زیر صدارت ایک تعزیتی ریفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جو مؤرخہ 8.10.2013 بروز منگل ایوان کارکنان تحریک پاکستان کے مرکزی ہال میں انعقاد پذیر ہوا۔ اس تعزیتی ریفرنس میں شرکت کے لئے جناب ڈاکٹر مجید نظامیؒ کے علاوہ پاکستان کے نامور علماء مشائخ ،دانشور، جج صاحبان، اور پروفیسر حضرات نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اور فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی اس تعزیتی تقریب میں آپ کی حیات و خدمات کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس تعزیتی ریفرنس کی تقریب کے لئے سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب شاہد رشید صاحب نے ادا کیے۔ جنہوں نے باری باری حاضرین محفل کو خطاب کی دعوت دی۔

اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

Marfat.com

1۔ آبروئے صحافت جناب ڈاکٹر مجید نظامی صاحبؒ۔(چیف ایڈیٹر روز نامہ نوائے وقت، چیئرمین نظریہ پاکستان ٹرسٹ)

2۔ جناب علامہ احمد علی قصوری صاحب۔

3۔ جناب جسٹس (ر) نذیر احمد غازی صاحب۔

4۔ جناب قاری زوار بہادر صاحب۔(جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل)

5۔ جناب صاحبزادہ حضرت میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی۔

6۔ جناب ڈاکٹر محمد اجمل خاں نیازی صاحب (دانشور، کالم نویس)

7۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب (سابق چیئرمین و پروفیسر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور)

8۔ جناب قاضی جمیل اطہر صاحب۔(صدر کونسل آف نیوز پیپر پاکستان، چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت وتجارت)

9۔ جناب چیف جسٹس (ر) میاں محبوب احمد صاحب (سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ (و) وفاقی شرعی عدالت پاکستان)

10۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر رفیق احمد صاحب (وائس چیئرمین نظریہ پاکستان ٹرسٹ لاہور، سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور)

11۔ جناب صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف)

12۔ جناب شاہد رشید صاحب (سیکرٹری جنرل نظریہ پاکستان ٹرسٹ لاہور)

13۔ جناب سکندر واسطی صاحب ابن حکیم علی احمد نیر واسطیؒ۔

Marfat.com

اس تعزیتی تقریب میں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کے علاوہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے عقیدت مندوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جس میں شیراز فیض بھٹی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)، ڈاکٹر محمد ندیم شہزاد رانا، حاجی محمد حیات نقشبندی، شہزاد شفیق (گجرات)، ماسٹر احمد علی شرقپوری، ڈاکٹر فقیر حسین، محمد رفیق (شیر ربانی پرنٹر)، میاں غلام رسول، ڈاکٹر مراتب، شیخ حاجی ارشد، محمد اسحاق بھنڈر، شیخ صفت الٰہی اور محبوب عالم تھابل نے اس تعزیتی ریفرنس میں خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے سیکرٹری جناب شاہد رشید صاحب نے تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد حاضرین محفل میں سے سب سے پہلے مولانا احمد علی قصوری کو دعوت خطاب دی۔

علامہ احمد علی قصوری صاحب

قابل احترام جملہ شرکاء تقریب تعزیت اور تقریب عقیدت ومحبت میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حبیب پاک ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد، آج ہم جس شخصیت کے حضور خراج تحسین پیش کرنے کے لیے اور اُن کے ایصال ثواب کے لیے حاضر ہوئے ہیں، اُن کی بلندی درجات کی دعاؤں کے لیے اور خانوادہ شرقپور شریف سے اظہار تعزیت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ قحط الرجال کے اس دور کے اندر اُن کا دم غنیمت کہنا تو بڑا ہلکا لفظ ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ نعمتِ غیر مترقبہ ایسا انعام اللہ تعالیٰ کا جس کی مثالیں کم کم ملتی ہیں۔ چہلم کی ایک تقریب شرقپور شریف میں ہو چکی میں وہاں حاضر ہوا تھا۔ آیات کریمہ قرآن کریم کی جو دعوت غور وفکر اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک کے اندر مختلف پیرایوں کے اندر بیان فرماتا ہے۔ اُس کے اندر یہ دعوت ہوتی ہے اے انسان تُو اپنی خود شناسی کے ذریعے اور خدا شناسی تک کی منزل حاصل کرنے کے لئے اپنے اندر بھی غور کر اور اپنے خارج میں غور کر

Marfat.com

اور جب دعوت دی جاتی ہے۔ اور کئی پیرائے اللہ پاک نے ہم نادانوں کو سمجھانے کے لئے اختیار فرمائے۔ اُن میں ایک یہ بھی ہے ذرا آسمانوں کی طرف دیکھ (وَاِلَی السَّمَآءِ کَیفَ رُفِعَت) آسمانوں کو اللہ تعالیٰ نے کیسا بلند کیا۔ کیسی وہ چھت بنائی بغیر ستونوں کے بغیر روشن دان کے ہمیں نظر آتی ہے (وَاِلَی الاَرضِ کَیفَ سُطِحَت) اور زمین کو دیکھو وہ کیسے تمھارے لئے پُرسکون بچھونا بنا دیا ہے۔ آگے ایک جملہ ہے (وَاِلَی الجِبَالِ کَیفَ نُصِبَت) پہاڑوں کی طرف دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو کیسے نصب کیا ہے۔ جغرافیائی جو کیفیت ہے زمیں کی اُس کے اندر پہاڑوں کی حیثیت اُن میخوں کی ہے۔ جو ڈاواں ڈول زمین کو متوازن رکھتے ہیں۔ یہ ہم سب کو معلوم ہونا چاہیے کہ تین حصے پانی ہی پانی ہے یہ ارض کائنات اور چوتھا حصہ خشکی ہے جس کے اوپر یہ زمین آباد ہے اور یہ سارے ممالک اور یہ سارے جنگل یہ سارے صحرا اُن کے اوپر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کے ساتھ پہاڑوں کو نصب کیا تا کہ یہ زمین ڈاواں ڈول نہ ہو زلزلے سے بچے۔ البتہ کبھی کبھی مالک یہ کرتا ہے کہ یہ اپنی سنت جاریہ کو معطل کر کے ان زلزلوں سے زمین کو ہلا دیتا ہے۔

تو جیسے یہ ارضیات کے اندر اور مادیات کے اندر پہاڑوں کی حیثیت ایسی میخوں کی ہے جو زمین کے استحکام کا ذریعہ بنتے ہیں اسی طرح روحانیات اور ایمانیات کے اندر یہ ہستیاں اُن میخوں کی حیثیت رکھتی ہیں جو روحانی عالم کے لئے استحکام اور اُس کے فروغِ روشنی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یہ خال خال وہ ہستیاں ہیں جب ہم مجددیت کا ذکر کرتے ہیں اور خانوادہ شیر ربانیؒ کے ساتھ وہ سلسلہ جڑتا ہوا جب آگے بڑھتا ہے۔ ہم سب یہ دیکھتے ہیں کہ اکبر کے مشیر ایسے تھے کہ اُس کو کہا گیا، نادان مشیروں نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ کسی مذہب کی عمر ایک ہزار سال ہوتی ہے اسلام ایک ہزار سال مذہب کی حیثیت سے اپنی زندگی پوری کر

Marfat.com

چکا۔ لہٰذا اب نئے دین کی ضرورت ہے اور جب نادان مشیروں کے گھیرے کے اندر جب کوئی شخصیت آتی ہے تو اس کا کیسے بیڑا غرق ہوتا ہے۔ آپ اکبر کی زندگی کا اگر مطالعہ کریں آپ کو پتہ چلے گا اُس وقت جب دین الٰہی کے نام سے گمراہی کا ایک فتنہ اُٹھایا گیا تو اُس وقت سب سے زیادہ اس بت کے اوپر ضرب لگانے کے لئے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ نے جو کردار ادا کیا وہ کردار آگے برصغیر میں بڑھتا چلا گیا۔ جب ہم یہاں پر آتے ہیں اپنے ماحول کے اندر موجودہ جو جاری حالات ہیں اُن کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس نقطہ نظر سے دیکھتا ہوں۔ علامہ اقبالؒ نے کہا تھا کہ۔

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں مُوہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا کردار کا غازی بن نہ سکا

کردار کے غازی کم کم نظر آتے ہیں لیکن حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی ہستی کو جب ہم دیکھیں تو ایک پہلو سے نہیں ہمہ پہلو وہ کردار کے غازی تھے اُن کے قول اور عمل کے اندر تضاد نہیں مطابقت تھی۔ وہ شریعت کے پاسبان اور طریقت کو فروغ دینے والے، اُن ہستیوں میں شامل ہیں سیّد الاولیاء ابھی آپ نے نعت میں ایک مقطع کے اندر یہ شعر سُنا امام احمد رضاؒ کا کہ۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اُس کو شفیع
جو میرا غوثؒ ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

سیّدنا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ سیّد اولیاء اُن کا ایک ارشاد یہاں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں آپؒ فرماتے ہیں (الدین کلُّ ھُوفی امرَین) سارے کا سارا دین دو

Marfat.com

امور کے اندر ہے۔ (الطاعۃُ لاَ مرِ اللہ وَ الشفقۃُ علیٰ خلقَ اللہ) سارا دین اس میں ہے کہ خالق کی اطاعت کی جائے اور مخلوقات کے ساتھ شفقت کی جائے۔ جب ہم حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی زندگی دیکھتے ہیں تو اُن دونوں پہلوؤں سے ہمیں وہ کامل ترین ہستی کے طور پر ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں۔ یہاں اتفاق سے برادر عزیز جناب جسٹس (ر) نذیر احمد غازی صاحب موجود ہیں تو میں جب عمر رفتہ کو آواز دیتا ہوں۔ جمعیت علماء پاکستان کا وہ پلیٹ فارم جس میں بہت کم لوگوں کو اب یہ یاد رہ گیا ہے۔ بہت سارے حقائق جو ہیں اُس پر اب پردے ڈالے جا رہے ہیں اور پردے پڑ چکے ہیں۔ مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازیؒ جب جمعیت علمائے پاکستان میں اُن کی شمولیت ہوئی تھی۔ تو سب سے پہلے اُن کو صوبہ پنجاب کا صدر بنایا گیا تھا اور یہ 1971ء کی بات میں کر رہا ہوں۔ عمر رفتہ کو آواز دیتے ہوئے صوبہ پنجاب کا صدر اُن کو بنایا گیا اور انہوں نے یہ فرماتے ہوئے کہ میں یہ صدارت اُس وقت قبول کروں گا جب میرے ساتھ میرے معاون کے طور پر اور میرے سرپرست کے طور پر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کو نائب صدر بنایا جائے۔ تو اُس کابینہ کے اندر جمعیت علمائے پاکستان صوبہ پنجاب کا، اس خادم کو ناظم بنایا گیا تھا۔ تو میں نے معذرت کر لی تھی۔ میں اُس وقت غازی صاحب کے ساتھ یا نبی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے لگا رہے تھے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موت بھی قبول ہے۔ نعرے بنانے والے آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ جو آج بچے بچے کی زبان پر اور ہر پاکستانی کی زبان پر فضاؤں کے اندر گونج رہا ہے۔ غازی صاحب کے ساتھ ایک ٹیم تھی۔ اُس وقت میاں صاحبؒ نے جمعیت علمائے پاکستان کی سرپرستی اس انداز سے کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا ذرا یاد کریں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی سرزمین کے اندر ابتدائی مشکل ادوار میں

Marfat.com

جب یہ دُعائیں کر رہے تھے یا اللہ آپ عمر ابن ہشام کو مسلمان کر دے یا عمر ابن خطابؓ کو مسلمان کر دے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنا، یہ میں اشارہ اس سیاق و سباق میں دے رہا ہوں کہ بعض اوقات کسی ایک فرد کی حیثیت جو ہے وہ ایک فرد کی نہیں ہوتی بلکہ وہ پوری کی پوری ایک نمائندہ حیثیت جیسی ہوتی ہے کہ جس کے سارے اثرات ساری سوسائٹی کے اندر مرتب ہوتے ہیں۔فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے جمیعت علمائے پاکستان کے نائب صدر ہونے کی حیثیت سے ایسی سرپرستی فرمائی، کہ اُسوقت ذوالفقار علی بھٹو کا دَور تھا۔اُس دور میں اپوزیشن کا کام کرنا، خاص طور پر اسلام اور دین کے حوالے سے کام کرنا یہ اتنا مشکل بنا دیا تھا کہ وہ ایک لمبا باب ہے میں عرض نہیں کر سکتا۔

میں آپؒ کو ولی کامل ہونے کی حیثیت سے دیکھتا ہوں تو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ولی کسے کہتے ہیں ولی کے لفظی معانی زیادہ تفصیل میں جائے بغیر ایک اُس کا معنٰی ہے (دوست) ایک اُس کا معنٰی ہے (مددگار) اللہ کا ولی جو ہوتا ہے وہ خالق کا دوست ہوتا ہے اور مخلوق کا مددگار ہوتا ہے (یبیتون لربھم سُجَّدًا وَّ قِیَامًا) اُن کی راتیں بھی سجدوں میں گزرتی ہیں اور کبھی قیام میں گزر جاتی ہیں۔تو وہ ایسی ہستی تھے کہ اُن کے علم میں، اُن کے عمل میں وہ پورے کا پورا نقسبندی مجددی تھے۔۔پھر مجددی غیرت ایک لفظ میں استعمال کر رہا ہوں مجددی غیرت کیا ہے۔آپؒ نے لادینیت کو، منافقت کو، بے ادبی کو، انکار کو، کوتاہی کو، دین سے انحراف کو کسی صورت کے اندر لوگ کہتے ہیں (Compromising Attitude) اختیار کیا جانا چاہیے، (give and take) ہونا چاہیے لیکن ہمیں اور ہمارے اکابر اور اسلاف یہ بتاتے ہیں کہ اپنے بنیادی

Marfat.com

عقائد اُن کے اوپر (نو کمپرومائز) اُن کے اوپر کوئی (کمپرومائز) نہیں ہو سکتا۔ سیّدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ساتھ یہ سلسلہ نقشبندیہ جا کر ملتا ہے۔ سیّدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا وہ عمل ذرا ذہن میں لائیں جب غار ثور کے اندر آپ ﷺ جانے لگے تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ تھوڑی دیر رُک جائیں۔ اندر آپؓ گئے۔ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ غار ثور کے اندر جتنے سوراخ نظر آرہے تھے آپؓ نے اپنی چادر مبارک کو پھاڑ پھاڑ کر اُن تمام سوراخوں کو بند کر دیا۔ جس سے کوئی بچھو کوئی سانپ یا کوئی زہریلہ جانور نکل سکتا تھا۔ سارے سوراخ بند کرنے کے بعد آقا ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ آپ اندر تشریف لائیں۔

یہ جو سلسلہ تھا، یہ میں سمجھتا ہوں اُن کا یہ صدیقیؓ فیض ہے۔ اس سلسلے کے جو وابستگان ہیں جو جہاں جہاں بھی دیکھیں گے جس جس لادینیت کے گستاخی کے سوراخ سے کوئی بچھو کوئی سنپولیا نکل سکتا ہے اُن کو وہ بند کرتے ہیں اور اللہ کے دین کو معاشرے اور سوسائٹی کے اندر پھیلانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ درخت پہچانا جاتا ہے اپنے پھل سے، استاد پہچانا جاتا ہے اپنے شاگردوں سے، شیخ اور پیر اور مرشد پہچانا جاتا ہے اپنے مریدوں اور وابستگان سے۔ جب آپ اس نقطہ نظر سے دیکھیں گے تو آپ کو شرقپور شریف کے وہ نظارے جہاں جہاں بھی نظر آئیں گے اُن کے اندر ادب واحترام سادگی اور پھر ساتھ ساتھ تعلیمات کا جو سلسلہ ہے وہ اس طریقے سے نظر آیا۔ اُس دن کم از کم حد نگاہ تک اجتماع کے اندر بالکل یہی رنگ نظر آیا۔ سارے سر جو ہیں وہ ڈھانپے ہوئے ہیں سفید لباس ہے ادب اور احترام اور نیازمندی کا وہ ایک عملی درس چل رہا تھا۔ آپؒ کی سخاوت، آپؒ کی عبادت، آپؒ کی خدمت، جتنے پہلو بھی دیکھے جائیں اس قحط الرجال کے دور میں، میں سمجھتا ہوں وہ ایسے مینارہ نور ہیں کہ

Marfat.com

نہ صرف اُن کی حیات میں بلکہ اُنہوں نے یہ سلسلہ مجددیت آگے بڑھانے کے لیے جگہ جگہ یوم مجددؒ منانے کا جو سلسلہ بنایا ہے یہ ان کے کردار کا اہم ترین حصہ ہے۔ اللہ کریم اُن کے درجات کو بلند فرمائے اور اُن کے ورثا کو۔ اُن کے فیض کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

علامہ احمد علی قصوری صاحب کے خطاب کے بعد جناب جسٹس (ر) نذیر احمد غازی کو دعوت خطاب دی گئی کہ وہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کریں۔

جناب جسٹس (ر) نذیر احمد غازی صاحب

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ سے میرا جو عقیدت اور نیازمندی کا تعلق ہے وہ 43 برس پہ محیط ہے اور 43 برس کی یادیں ہیں۔ اب ایک منٹ بھی ایک بات کی جائے تو پھر بھی 43 منٹ بن جاتے ہیں۔ ہم نے تو صرف ادب سیکھا ہے۔ بزرگوں کا سلسلہ نقشبندیہ میں ادب ہی سب سے بڑی چیز ہے۔ ادب ہی فیضان کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ حضرت شاہ نقشبندؒ کے حوالے سے ہمارا سلسلہ نقشبندیہ مشہور ہے۔ آپؒ نے اللہ کے ولی کی پہچان بہت سادہ فرمائی، اللہ کا ولی وہ ہوتا ہے جو باہر سے بے رنگ اور اندر سے بے زنگ ہو۔ ایک فقرے کے اندر کیا خوب صورت بات فرمائی تو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ صاحب نے کبھی جبہ نہیں پہنا، کبھی رنگ برنگی اُنہوں نے دستاریں نہیں پہنیں، کبھی رنگ برنگے اُنہوں نے لباس نہیں پہنے، جس طرح آج کل روایت چل رہی ہے کہ دس بندوں کو وہ جبہ سنبھالنا پڑتا ہے۔ ساری سڑک کا وہ گند صاف کر رہا ہوتا ہے۔ اتنی سادہ زندگی تھی کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کو دیکھ کر (قرونِ اولیٰ) کے لوگوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ وہ حجازی قافلے کے

Marfat.com

بچھڑے ہوئے کوئی فرد نظر آتے تھے۔

حضرت یحییٰ منیریؒ نے ایک بڑی خوب صورت بات لکھی ہے۔ آپؒ نے اپنے ملفوظات میں ذکر کیا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں جا رہا تھا کہ اللہ کے ولی کامل جو بیٹھے ہوئے بہت افسوس سے ہاتھ مَل رہے تھے۔ تو میں نے اُن سے پوچھا حضرت آپ پریشان کیوں ہیں تو یحییٰ منیریؒ فرماتے ہیں کہ اُن بزرگوں نے کہا کہ میں نے آج شیطان کو فارغ بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔ اس لیے میں بہت پریشان ہو گیا ہوں۔ تو کہتے ہیں میں نے شیطان سے پوچھا کہ ساری دنیا میں جو یہ گناہ پھیلا رہے ہو تمہاری تو زندگی بڑی مصروف ہے، فارغ کیسے بیٹھے ہو۔ اُس نے کہا میرا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ جب سے علمائے دنیا اور علمائے ظاہر پیدا ہو چکے ہیں۔ میرا کام آسان ہو گیا ہے۔ اب میرا وہ کام کرتے ہیں۔ ظاہراً دیندار لوگ جو ہیں تو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اُن لوگوں میں سے تھے۔ جن کا ظاہر و باطن ایک تھا۔ جب وہ جا رہے ہوتے کوئی یہ نہیں کہتا تھا یہ کوئی بہت بڑے پیر جا رہے ہیں۔ آپؒ اتنے سادہ تھے۔ 1971ء جناب احمد علی قصوری نے ذکر فرمایا میں زمانہ طالب علمی سے تھا یونیورسٹی سے، تو 1971ء میں اور حیدر آباد اور سندھ کے سارے دورے پر مجھے ساتھ لے گئے۔ میں نے اُس دَور میں انہیں قریب سے دیکھا اور یہ وہ دَور تھا جب علامہ شاہ احمد نورانی صاحبؒ سے ہمارا تعارف ہوا۔ اور ہم نے اُنھیں دعوت دی۔ پہلی مرتبہ علامہ شاہ احمد نورانیؒ کا جلسہ لاہور میں ہوا۔ اُس کے چیف آرگنائزر یہ عاجز اور علامہ احمد علی قصوری تھے۔ سب سے زیادہ اخراجات علامہ احمد علی قصوری نے کیے، اور علامہ شاہ احمد نورانیؒ صاحب کو ہم نے متعارف کروایا تو وہاں بڑی دلچسپ بات ہوئی جو میں نے نورانی صاحبؒ سے کہا کہ آپ پنجاب میں تشریف لائیں اُنہوں نے کہا کہ پنجاب کے پیر تو ہمیں

Marfat.com

کھا جائیں گے اُنہوں نے تو اپنی انڈسٹریاں لگائی ہوئی ہیں۔ میں نے کہا یہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ صاحب مدظلہ العالی بیٹھے ہیں ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہنے لگے یہ تو درویش ہیں۔ یہ تو انتہائی درویش صوفی پرانے وقتوں کے لوگ ہیں۔ اب جو میں حالات پنجاب کے دیکھ رہا ہوں وہ بہت اس طرح ہیں۔ تو مجھے کہنے لگے آپکا تعارف کیا ہے مجھے جانتے نہیں تھے نورانی صاحبؒ۔ اجمل نیازی صاحب نے ایک زمانے میں میرا ایک خاکہ لکھا تھا (دھان تان آدمی) تو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ نے فرمایا کہ اس دھان تان کا پتہ آپ کو پنجاب میں آکر لگے گا۔ جب آپ لاہور میں آئیں گے جلسے میں تو پھر آپ کو پتہ چلے گا۔ ایک اُن کی بہت بڑی خوبی تھی وہ یہ تھی کہ اصاغر نوازی جو آج دنیا میں مٹتی جا رہی ہے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ اُن میں سے تھے۔

علامہ اقبالؒ کا واقعہ مجھے یاد آجاتا ہے عبدالقادر گرامیؒ جو فارسی کے بڑے نامور شاعر ہوئے ہیں اور وہ اتنے بڑے شاعر اور اُن کی اتنی فارسی دانی تھی۔ جب وہ آئے تو علامہ اقبال اُن کو بہانے بہانے اپنے پاس بلایا کرتے تھے وہ واپس جانا چاہتے تو علامہ اقبالؒ کوئی نہ کوئی بہانہ کرتے کہ کل فلاں جگہ سے بہت اچھے آم آرہے ہیں اور آپ کے لئے آرہے ہیں آپ یہاں ٹھہر جایئے، عبدالقادر گرامیؒ کا کلام علامہ اقبالؒ کو بہت پسند تھا اور اُس پر ناز کرتے تھے۔ (Senate Hall) میں جلسہ ہو رہا تھا علامہ اقبال " کھڑے ہوئے جب عبدالقادر گرامیؒ کی باری آئی خطاب کرنے کی تو کھڑے ہو کر کہا کہ لوگو آج عبدالقادر گرامی اُن کے سامنے خطاب کرنے لگا ہے اس کو دیکھ لو کل آنے والی نسلوں کو کہا کرو گے فخر کے ساتھ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے عبدالقادر گرامی کو دیکھا تھا۔ تو دوستو ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کو صرف دیکھا ہی نہیں

Marfat.com

،اُن کے ساتھ نیاز مندی رہی اور ہم سفر بھی رہے ایک مدت تک ، مجھے خاص طور پر یہ فخر بھی حاصل تھا کہ ایک دن اپنے دونوں بیٹوں صاحبزادہ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اور صاحبزادہ حضرت میاں سعید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کو لے کر 1978ء میں میرے دفتر میں تشریف لائے ۔ساتھ چائے پی ۔حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ کی ایک خاص عادتِ مبارکہ تھی جب بھی آتے پھل مٹھائی کوئی نہ کوئی چیز ضرور لیکر آتے ۔یہ ان کا بڑاپن تھا کہ چھوٹوں کے پاس جاتے تھے وہ دوسرے پیروں کی طرح نہیں تھے کہ جو مریدوں کے منہ کی طرف دیکھتے تھے کہ وہ کیا لے کر آئے ہیں۔حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ دینے والے پیر تھے۔اس طرح کے بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔کبھی مجھے یاد نہیں کہ میاں صاحب تشریف لائے ہوں اور میرے لئے کچھ لائے نہ ہوں۔

یہ برادر شیراز فیض بھٹی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ) اس بات کے شاہد ہیں۔میاں صاحبؒ کا جو آخری دور تھا یہ آپؒ کے بہت قریب رہے ہیں۔پچھلی سردیوں میں ایک دن بارش ہو رہی تھی میرا دفتر سیکنڈ فلور پر ہے۔میں نیچے آیا آپؒ گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے کہا کہ حضرت آپ نے بہت تکلیف کی بارش ہو رہی ہے اور اتنی سردی میں آپ تشریف لائے تو آپؒ فرمانے لگے کہ کچھ ضروری باتیں کرنی تھیں۔گاڑی کے اندر بیٹھ جاؤ اور ساتھ ایک بہت بڑا ڈبہ گاجر کا حلوہ شرقپور سے تیار کروا کر لائے تھے۔آپؒ فرمانے لگے سردی دُور کرنے کا ساتھ میں علاج بھی لایا ہوں آپ کے لیے، یہ میں آپ کو دے رہا ہوں اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گاڑی میں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔

1978ء میں اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ جانتے ہیں یہ میاں خلیل احمد اور میاں سعید احمد ہیں۔حضرت میاں خلیل احمدؒ کا انتقال ہو گیا ہے کوئی

Marfat.com

ڈیڑھ برس پہلے، وہ بڑے ولی کامل تھے۔ میری اُن سے بڑی دوستی رہی ہے اور میرے بچوں کی عقیدت حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ کے ساتھ رہی ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ فرمانے لگے میری خواہش ہے کہ جس طرح تمھیں کتابیں پڑھنے کا شوق ہے (مجھے ایک نشہ تھا جہاں سے کتاب ملی جیسی کتاب ملی حاصل کر لی اور پھر اُس کو پڑھ لیا) تو آپؒ فرمانے لگے میرا شوق یہ ہے کہ یہ میرے بیٹوں کو کتابیں پڑھنے کا شوق تمھارے جیسا ہو جائے اور تقریریں بھی تمھارے انداز میں کریں۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ایک ایسے سادہ درویش تھے جنہوں نے لوگوں کے اندر انقلاب پیدا کر دیا۔ میں نے آپؒ کے ساتھ باہر کے سفر بھی کیے ہیں۔ میں نے دیکھا کیا بات کریں۔ مرزا غالب فوت ہوا (اُستاد محترم بیٹھے ہوئے ہیں ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب) تو مصطفیٰ خان شیفتہ بہت افسردہ تھا کئی دن تک اپنے گھر سے باہر نہیں آیا تھا جب مرزا غالب کی یاد میں پہلا جلسہ ہوا تو وہاں مصطفیٰ شیفتہ پہنچے اور کھڑے ہو کر کہا۔ (اب حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ کو ذہن میں لے آئیں شاید اُن کے بارے میں تصور میں اُس نے کہا ہوگا)۔

غالب وہ شخص تھا ہمہ داں جس کے فیض سے
ہم سے ہزار ہیچمداں نام ور ہوئے
زہد و تقویٰ صدق و صفا اور حسن و عشق
چھ لفظ اُس کے مرتے ہی بے پاؤں سر ہوئے

تو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا دنیا سے اُٹھ جانا، مجھے ڈر لگتا ہے مجھے خوف آتا ہے کہ کہتے ہیں جو بڑے لوگ اس طرح کے ہوتے ہیں وہ عطا کے طور پر قوموں کو دیئے جاتے ہیں

Marfat.com

اور سزا کے طور پر واپس لے لیے جاتے ہیں۔ حضرت مظفر عزیقؒ (ترکی) قبرص کے بہت بڑے بزرگ تھے جن کا ایک حلقہ اثر ہے۔ سلسلہ (حلواقیہ) اُسے کہتے ہیں۔ جرمنی، انگلینڈ اور امریکہ میں اُن کا بہت بڑا سلسلہ ہے حضرت مظفر عزیقؒ نے ایک بہت بڑی کتاب لکھی ہے کوئی تین ہزار صفحات کی جس کا نام (الارشاد) ہے۔ اُس میں فلاسفی جو لکھی ہے وہ کمال کی ہے۔ کہا کہ حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کافر آ کر کہتے تھے اور قرآن میں سورۃ انفال کی آیات نمبر 33 میں اس کا ذکر ہے 9 پارے میں، کہ ہم قرآن کو نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر پتھروں کی بارش کر دے، ہم پر عذاب کیوں نہیں نازل کر دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواب فرمایا قرآن حکیم میں (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان کافروں کو بتا دیجیے کہ ہم ان پر عذاب اس لئے نازل نہیں کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود ہیں)۔ حضرت مظفر عزیقؒ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح وارث ہیں۔ جہاں یہ ہوتے ہیں یہ رحمتوں کے سائبان ہوتے ہیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس معاشرے پر اور اُس مملکت پر اُس علاقے پر رحمتوں کی بارش کرتا ہے۔ جس کو اس کا تجربہ نہ ہو شرقپور شریف جا کر دیکھ لے۔ حضرت علامہ اقبالؒ کو بھی جب بے چینی تھی، اور بے اطمینانی تھی حضرت علامہ اقبالؒ بھی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اگرچہ ہماری کتابوں میں واقعہ بالکل اور طرح لکھ دیا گیا ہے اور دوستوں نے ایسی ایسی قصے کہانیاں بنائی ہیں۔

میں نے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے پوچھا کہ حضرت اصل واقعہ کیا ہے تو حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہوئی تھی کہ علامہ اقبالؒ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میاں صاحبؒ کے جو مرید وغیرہ اور دیگر جو لوگ تھے تو یہ سب جانتے تھے کہ شرقپور شریف میں شریعت کی بہت

Marfat.com

زیادہ پابندی کرواتے تھے اور کرتے تھے پابندی شریعت کے لحاظ سے میں سمجھتا ہوں برصغیر پاک و ہند میں اگر شریعت کی پابندی کسی سلسلے میں بہت زیادہ ہے تو وہ یہ سلسلہ ہے۔ باقی سلسلوں میں کافی آزادی کے معاملات دیکھیں گے۔ علامہ اقبالؒ سر محمد شفیع کے ساتھ شرقپور شریف پہنچے جو حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے قریبی عزیز تھے۔ پابندی شریعت کے لحاظ سے میں سمجھتا ہوں تو حضرت میاں صاحبؒ فرمانے لگے بھئی وہ حجام کہاں ہے اُس کو بلاؤ۔ مریدوں نے عرض کی حضرت کس لئے تو آپ نے فرمایا حکیم الامت آیا ہوا ہے اور اُس کی داڑھی بھی نہیں ہے ہم بھی شیو نہ کروالیں! ۔تو علامہ اقبالؒ نے رونا شروع کر دیا۔ کہا کہ حضرت داڑھی رکھنا چاہتا ہوں میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا جس دن میرے اعمال اس کے مطابق ہوں گے میری آرزو ہے کہ میں حضور ﷺ کی طرح اپنے چہرے پر داڑھی رکھوں۔ حضرت میاں صاحبؒ کے ہاں ادب کی کیفیات تھیں اُس وقت آخری بات جو اُنہوں نے اپنے انتقال سے چند روز قبل جو سُنائی، میاں صاحبؒ نے بُلایا تھا میں حاضر ہوا، کہا غازی صاحب اب معاشرے میں ادب اُٹھتا جا رہا ہے اور کہنے لگے ایسا ادب کا عالم تھا کہ حضرت خواجہ سید امام علی شاہ نقشبندی مجددیؒ کے جو شیخ تھے۔ وہ اپنے شیخ حضرت خواجہ سید شاہ حسین نقشبندی مجددیؒ (بھوریوالی سرکارؒ) کے گھوڑے کا پیشاب نیچے نہیں گرنے دیتے تھے برتن میں لیتے تھے اور اپنے سر پر اُٹھا کر آبادی سے دُور جا کر دریا راوی میں پھینک کر آتے تھے۔ ایک دن پیر صاحبؒ نے کہا کہ یہ آپ نے کیا اُٹھایا ہوا ہے تو پتہ چلا کہ یہ اپنے مرشد کے گھوڑے کا جو پیشاب ہے یہ اُس کا احترام کرتے تھے اور فرمانے لگے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے خلیفہ سید محمد اسماعیل شاہ بخاری نقشبندی مجددی حضرت میاں صاحبؒ کے ہمراہ حضرت امام علی شاہؒ اور حضرت سید حاجی شاہ حسینؒ کے عرس مبارک پر

Marfat.com

مکان شریف جا رہے تھے۔ لوگ ٹھیلوں پر اور گھوڑوں پر جا رہے تھے۔ ظاہر ہے کچا علاقہ تھا حضرت کرماں والے جو تھے اُنہوں نے اپنے کندھے پر کپڑا رکھا ہوا تھا اپنے ناک کے آگے کر لیا تو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری صاحبؒ فرمانے لگے (پیر جی اے مرشد دے قدماں دی دُھول اے جیدے واسطے تسیں منہ اگے کپڑا رکھ لیتا اے، اے تے کحل بصرا اے، اے تے میریاں اکھیاں دا سرما اے) تو کرماں والے جو تھے معذرت کی اور ایک دم کپڑا ہٹا دیا۔ اور عرض کی حضور مجھے معاف کر دیں مجھ سے گستاخی ہو گئی ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ فرمانے لگے یہ ادب کی کیفیتیں تھیں۔ ہمارے اسلاف کی اب خانقاہی نظام میں یہ باتیں مٹتی جا رہی ہیں۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ باغباں تھے جن لوگوں کی اس معاشرے میں ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت امام غزالیؒ نے فرمایا بنیادی طور پر باغ میں گلشن میں گلستاں میں جنگل میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ فرمایا یہ صوفیہ جو ہوتے ہیں یہ علماء ہوتے ہیں جو معاشرے کے باغباں اُسی طرح ہوتے ہیں جس طرح باغباں کی قینچی چلتی ہے اُس کا ہاتھ لگتا ہے تو جنگل کی تراش خراش سے وہ گلستاں میں تبدیل ہوتا ہے۔ اگر جنگل کی اور گلستاں کی تراش خراش وہ باغباں نہ کرے تو گلستاں جنگل بن جاتے ہیں۔ کہا اسی طرح معاشروں میں جو اھل اللہ ہوتے ہیں یہ معاشرے کی تراش خراش کرتے رہتے ہیں۔ اصلاح کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ اصلاح نہ کریں تو معاشرے جنگل بن جائیں۔ آپ کو معلوم ہے تحریک ختم نبوت ﷺ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ جہاں جہاں ملک میں کوئی تحریک ہوئی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ نقشبندی مجددی اپنی خانقاہ سے نکل کر آگے آگئے اور وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے۔

مصلہ بیچ کر خنجر خرید اے صوفیء نادان
ٹکرانے کو ہے تیری فقیری سے شہنشاہ ہند

Marfat.com

وہ جو لوگ اہل کمال تھے وہ کہاں گئے

وہ جو آپ اپنی مثال تھے وہ کہاں گئے

جناب جسٹس (ر) نذیر احمد غازی صاحب کے بیان کے بعد جناب شاہد رشید صاحب نے دعوت خطاب جناب قاری زوار بہادر مرکزی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان کو دی کہ وہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں

قاری زوار بہادر صاحب

مرکزی سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے پاکستان

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے ہمیں بھی عقیدت اور محبت ہے۔ بہت سارے واقعات جو ہمارے سامنے ہیں۔ جب ہم نے آنکھ کھولی تو حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ کا کام اپنے پورے عروج پر تھا۔ جی چاہتا ہے جو بہت سارے واقعات ہم سے پہلے ہوئے ہیں ان بزرگوں کی زبانی سنے۔ الحمد للہ تھوڑا بہت بزرگوں کے خطاب سے استفادہ ہوا ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے، بہت کچھ کہا جائے گا اور بہت کچھ لکھا جائے گا۔ آپؒ ایک تحریکی آدمی تھے۔ جناب مجید نظامی صاحب نظریہ پاکستان ٹرسٹ سے اُن کی محبت اس لئے ہے کہ نظریہ پاکستان کے قافلہ کے سالاروں میں صفِ اوّل میں تھے اور آج اُس کی ضرورت ہے۔ حکمران اور سیاست دان بھارت کے سامنے لیٹے ہوئے ہیں مذاکرات کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پیروکار حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ جیسے قائدین اور سپہ سالاروں کی ضرورت ہے۔ ہم جو اُن کے ماننے والے

Marfat.com

ہیں ہمارے لئے اُن کی زندگی کا پیغام ہے کہ ہم اس پاکستان کے لئے اس نظریے کے لئے جس کے لئے ہمارے اکابرین نے قربانیاں دی ہیں۔ ہر میدان میں نکلیں اور حق ادا کریں۔ انشاء اللہ اسی کام سے حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ کی روح خوش ہوگی۔ قاری زوار بہادر کے مختصر خطاب کے بعد جناب شاہد رشید نے صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری سے گزارش کی کہ اپنے والدِ گرامی کے متعلق کچھ ارشادات بیان فرمائیں۔

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

اسی ہال میں چند ماہ قبل حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں ہم جمع ہوئے تھے اور حضور والد گرامیؒ کی زیر نگرانی وہ پروگرام ہوا تھا اور آج اُن کی یاد میں جمع ہیں۔ یہ اللہ رب العزت کا نظام ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک اور قیامت تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ ہر ایک نے اپنا وقت پورا کرنا ہے اور یہی کردار ہے ہر بندہ اپنی زندگی کیسے گزارتا ہے۔ اس امتحان گاہ سے کیسے آگے جاتا ہے اور اصل زندگی تو وہ ہے جو یہاں سے آنکھیں بند کرنے کے بعد شروع ہوتی ہے جس کی نہ کوئی انتہا ہے اور نہ کوئی اخیر ہے، وہ زندگی تو چلتی ہی رہنی ہے۔ حضور والد گرامی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کے پہلوؤں کا صرف تذکرہ کرنا شروع کروں تو دس بیس منٹ کم از کم درکار ہیں اور باتیں کرنے لگیں کئی کئی دن کئی مہینے گزر جائیں۔ آپ کی زندگی میں ہمیں جب باتیں سننے کو ملتیں تو ساری ساری رات گزر جاتی تھی لیکن بزرگوں کا ہمیشہ یہ شیوہ رہا ہے کہ اُن کی تعریف یا اُن کے بارے میں جب باتیں کی جاتیں تو وہ نہیں سنتے تھے۔ شرقپور شریف کی اسٹیج پر اگر بعض اوقات علماء کرام نے آپؒ کی کرامت بیان کرنا شروع کر دی۔ تو ہم نے دیکھا آپؒ اُنہیں ڈانٹ دیتے

Marfat.com

تھے اور فرمایا (چھڈو چھڈو اس گل نوں کوئی ہور گل کرو) تو اس لئے یہ باتیں پہلے بھی ہم سنتے تھے اب تو یہ باتیں بیان کی جائیں گی لکھی جائیں گی اور آئندہ کے لیے راہنمائی کا باعث بنیں گی۔ جناب محترم غازی صاحب جس مضمون کو لیکر چلے ایک ایک جملے کے اندر جو محبت اور پیار نظر آرہا تھا اُسی کے حوالے سے صرف دو باتیں کر کے اجازت چاہوں گا کہ زمانہ طالب علمی میں جب ہم یہ شرف حاصل کر رہے تھے کہ مولانا نورانی صاحب تشریف لائے ہیں تو اُن کے سامنے بیٹھنے کا موقع ملتا۔ مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب تشریف لائے ہیں اُن کی خدمت میں بیٹھنے کا موقع ملتا یا اُن کے علاوہ ذوالفقار علی بھٹو کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تو میں ذاتی طور پر یہ سوچا کرتا تھا یہ بہت بڑے بڑے لوگ ہیں ان کے ذہن بہت اوپر کے ہیں۔ یہ دنیا سے جائیں گے تو بعد میں کون ہوگا اور پھر میں اپنے آپ کو تصورات میں روکتا کہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس سے پہلے قائداعظمؒ تھے اور قائداعظم کے بعد یہ دَور چلتا رہا۔ آج یہ لوگ ملک کی قیادت کر رہے ہیں لوگوں کی راہنمائی کا باعث ہیں۔ یہ چلے جائیں گے تو اور بڑے لوگ آجائیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سارے لوگ چلے گئے۔ آج کسی پارٹی کے پاس کوئی بڑا بندہ نظر نہیں آتا اور میں ایک سیاست کے طالب علم کے طور پر کہتا ہوں کہ حقیقت میں لیڈر شپ بونی نظر آتی ہے اور اسی طریقے سے جب برادر محترم میاں خلیل احمد صاحب شرقپوریؒ اور حضور والد گرامی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ آپؒ کا دن رات اُٹھنا بیٹھنا دیکھتا اور باقی بزرگوں کو بھی موجودہ دور میں جن کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ دین کی خدمت میں کوئی ادنیٰ کاوش بھی کرتا ہے اُس کے جوتے ہم کو سر پر رکھنے کیلئے مل جائیں تو ہمارے لئے فخر ہے لیکن مزاج کے اعتبار سے جب ہم دیکھتے ہیں جیسے غازی صاحب نے فرمایا، بہت

Marfat.com

جیسے شُبے اور بہت بناؤ سنگھار سے بھی یہاں معاملات چلتے ہیں تو میں خود بطور طالب علم سوچتا ہوں کہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ جیسا کوئی اور ہے۔ خدا کی قسم نظر نہیں آتا تھا اور اسی طریقے سے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے بارے میں سوچتا ہوں تو وہ بھی خانہ خالی نظر آتا ہے اور پاکستان خالی خالی نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے ہمیں وہ طریقہ سمجھ آجائے اور زندگی گزارنے کا وہ طریقہ آجائے جو سیدھا سیدھا سنت نبوی ﷺ کی طرف لے جاتا ہے اور آقا دو جہاں ﷺ کی سنت اور حدیث کے مطابق ہے وہی خانقاہی نظام ہے جسے اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے ہمیں تفویض کیا۔ اُس نظام کی اگر ہم پیروی کریں، یہ فلاح کا راستہ ہے اور اگر ہم شعبدہ بازیوں میں لگے رہے تو صرف اور صرف بے سمجھی کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقوش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان بزرگ ہستیوں سے ہمیں راہنمائی لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو اور پاکستان کو اللہ تعالیٰ تا قیامت قائم و دائم رکھے اور یہ وطن جسے ہم کہتے ہیں۔

اولیاء کا ہے فیضان

پاکستان پاکستان

پاکستان کا مطلب کیا لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ۔ پاکستان کی عظمت اسی میں ہے اور اعلیٰ حضرت شرقپوریؒ کا ایک قول سنا کر اجازت چاہوں گا کہ آپؒ فرمایا کرتے تھے (مسلمان اَج دُنیا تے ٹھوکراں اس توں کھا رہیا اے کہ نبی پاک ﷺ دی سنت تے عمل چھڈ دیتا اے، اگر مسلمان نبی پاک ﷺ دی سنت دے اُتے چلن تے ساری دنیا انہاں دے قدماں وچ جھک جاوے) آج عالم اسلام تہیہ کر لے کہ سنت نبوی ﷺ کے مطابق زندگی گزارنی ہے یہ

Marfat.com

امریکہ، یہ برطانیہ، یہ روس مسلمانوں کے پاؤں کے اندر بیٹھے نظر آئیں ہمارے حکمرانوں کے پاؤں چاٹتے پھریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائے۔ اور ہمیں سیدھے رستے کی تعلیم عطا فرمائے۔ جناب صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری کے بیان کے بعد معروف کالم نگار جناب ڈاکٹر محمد اجمل خاں نیازی نے خطاب فرمایا۔

دانش ور کالم نویس جناب ڈاکٹر محمد اجمل خاں نیازی صاحب

اب میں تو صرف عقیدت کے چند پھول فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے لئے لایا ہوں۔ مجھے ایک دو بار شرقپور شریف جانے کا اتفاق ہوا اور جب میں لاہور سے نکلا تو تنہائیوں نے مجھے گھیر لیا۔ خاموشیوں کی پناہ گاہ میں شرقپور شریف پہنچا۔ وہ اللہ والے کیسے آدمی تھے جنہوں نے دور دراز کی بستیوں میں اپنا ٹھکانا بنایا۔ ہم لوگ تو شہروں کی طرف آتے ہیں مگر اللہ والے جو ہیں اکیلی جگہوں کی طرف جاتے ہیں یہ چھوٹی چھوٹی بستیوں کی طرف جاتے ہیں۔ جہاں پر ولی اللہ قیام کرتا ہے تو پوری دنیا میں مشہور ہو جاتی ہے۔ آپ نظر دوڑائیں آپ دیکھیں جتنی بھی خانقاہیں ہیں میں انہیں خانقاہیں نہیں کہتا میں بارگاہیں کہتا ہوں۔ کہ خانقاہ کے ساتھ (نگیٹیو) قسم کا تاثر پیدا ہو گیا ہے تو خانقاہیں نہیں ہیں بلکہ بارگاہیں ہیں اور میں اُن لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر وارث ہیں ان خانقاہوں کے کہ وہ ان کو بارگاہوں میں تبدیل کر دیں، پھر بات بنے گی۔ تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے تنہائیوں کو آباد کیا، وہ لوگ تھے اُنہوں نے خاموشیوں کو زبان دی۔ یہ اسرار والے لوگ تھے انوار والے لوگ تھے۔ یہ ایسے لوگ تھے کہ جن کا قلب بھی زندہ تھا جن کی قبر بھی زندہ ہے۔

میں قربان اوہناں توں باہو
قبر جنہاں دی جیوے ہو

Marfat.com

تو یہ ٹیسٹ بھی ہے کہ وہ آدمی جس کی قبر بھی زندہ ہے۔ وہ ولی ہے اُس کا تعلق اللہ کے ساتھ ہے۔ آپ داتا دربار چلے جائیں تو آپ کو معلوم ہوگا دربار تو یہ ہے۔ کسی حکمران کی بارگاہ دربار نہیں ہوسکتی اور کبھی نہ ہوا کہ ولی جو ہے کسی حکمران کے دربار میں پہنچا ہو، ہمیشہ حکمران جو تھے وہی ولیوں کے درباروں میں پہنچتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جن کی محفل بھی آباد ہے جن کا مرقد بھی آباد ہے۔ جن کی محفل میں ہر طرح کے لوگ بیٹھے ہوتے تھے۔ اتنا ظرف ان لوگوں کو اللہ دیتا تھا کہ وہاں پر وہ لوگ بھی بیٹھے ہوتے تھے جو مسلمان نہیں ہوتے تھے لیکن اُن کا دل مسلمان ہوتا تھا۔ جب وہ اس محفل میں موجود ہوتے تھے وہ دل سے مسلمان ہوتے تھے تو حکمران کیا جانیں دلوں کی حکومت کیا ہوتی ہے دلوں پر حکمرانی کیا ہوتی ہے۔ یہ جو لوگ ویرانی کو حیرانی میں تبدیل کر دیتے ہیں کیونکہ آج کل لوگ جو ہیں پریشان زیادہ ہیں آج کل لوگوں کو حیران کرنا بھی نیکی ہے اور میرے خیال میں میری ملاقات حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ سے تو زیادہ نہیں ہوئی، میری ملاقات حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ سے زیادہ ہوئی ہے۔ میں حیران تھا آپ میرے ساتھ محبت کرتے تھے جب بھی میں اُن کو نظر آتا تھا نظریہ پاکستان ٹرسٹ میں، ایک تو وہ نظریہ پاکستان کی ہر محفل میں موجود ہوتے تھے۔ یہ کبھی ہوا نہیں تھا کہ نظریہ پاکستان میں کوئی اجتماع ہو اور وہاں پر حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ نہ ہوں اور وہ بیٹھے ہوتے تھے اور اُن کے دوست عزیز مرید بھی ہوتے تھے۔ میں جب اُن کے سامنے سے گزرتا تھا تو مجھے بُلا لیتے تھے اور میرے ساتھ باتیں کرتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں یہ میری عقیدت ہے یہ میری محبت ہے اُس خاندان کے ساتھ ہے اُسی وجہ سے ایک کشش جو تھی وہ اُن کے دل میں پیدا ہوتی تھی۔ لوگ میری باتوں کا عجیب وغریب مطلب بھی نکالتے ہیں ورنہ میں تو اس حصول کی کیفیتوں میں پڑا ہوا ہوں اور میں پاکستان کو قریہ عشق محمد ﷺ

Marfat.com

کہتا ہوں۔ مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ غازی صاحب نے ایک دفعہ کوٹ کیا تھا یہ وہ شخص ہے جو پاکستان کو قریۂ عشق محمد ﷺ کہتا ہے۔ اسلام کے نام پر یہ خطہ بنایا گیا۔ یہ خطہ عشق مصطفیٰ ﷺ کی عطا ہے اور جب تک عشق رسول ﷺ کا چراغ لوگوں کے دلوں میں جلتا رہے گا یہ ملک قائم رہے گا۔ یہ ملک قائم رہنے کے لئے بنا ہے کیونکہ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ جو علاقہ جسے ہم پاکستان کہتے ہیں یہاں کے رہنے والوں کے دلوں میں جو عشق رسول ﷺ ہے اس کی مثال ہی نہیں ملتی۔ پورے عالم اسلام میں یہ وہ خطہ ہے جس طرف میرے آقا و مولا ﷺ نے انگشت شہادت سے اشارہ کر کے فرمایا تھا مجھے ادھر سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا کبھی تو چلے گی اور ٹھنڈی ہوا میرا جو خیال ہے تمام کفار کو اور تمام باطل قوتوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گی۔ ایک اور بات جو میرے ذہن میں آئی ہے غزوہ بدر اور غزوہ احد وہ لڑائی ہے جس میں رسول کریم ﷺ بنفسِ نفیس شرکت کرتے ہیں اور شرکت کی قسمیں بھی ہیں جو ہم نہیں جانتے۔ جس طرح شہید کی کئی قسمیں ہیں جو کہا جاتا ہے کہ شہید زندہ ہیں تو ہم بعض لوگ سوچتے ہیں کیسے زندہ ہیں۔ وہ اتنے زندہ ہیں اُن کی زندگی کے بارے میں صرف اللہ کی ذات جانتی ہے کوئی اور شخص نہیں جان سکتا اور ہم سے زیادہ زندہ ہیں۔ جس کی ایک مثال صرف یہ ہے کیاری سیکٹر کی برف زاروں سے دب جانے والے شہیدوں کی جسد خاکی کو جنرل کیانی نکال کر لائے وہاں سے اور گھروں کے قبرستانوں کے اندر لا کر دفن کیا۔ مجھے یاد ہے ایک شہید کی ماں روتی تھی اور کہتی تھی شہید زندہ ہوتا ہے۔ برف میں میرے بیٹے کو سردی لگتی ہوگی اُس کو نکال کر لاؤ اور اُس کو قبر میں ڈالو۔ اگر لوگ قبر میں کسی کو ڈالتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہم نے اس کو اللہ کے حوالے کر دیا ہے۔ قبر صرف مٹی کی ہوتی ہے برف کی قبر نہیں ہوتی یہ کچھ لوگ جلاتے ہیں کچھ لوگ اور طریقے اختیار کرتے ہیں لیکن قبر جو ہے میں سمجھتا ہو

Marfat.com

ں یہ ایسی جگہ ہے کہ جس کے لئے کہنا چاہیے وہ آخری آرام گاہ ہے۔ دنیا میں آدمی مرتا ہے اور قبر میں جا کے آدمی زندہ ہوتا ہے۔

قبریں زندہ ہیں کہا جاتا ہے اور اُس کی قبر ہے۔ جب شہر میں آتے ہیں یہ کہتے ہیں یہ اس کا مال تھا یہ حکومت والے تھے اور کافر کب سمجھ سکتے ہیں یہ اُس کی قبر ہے یعنی قبر زندہ ہے۔ مال زندہ نہیں ہے مال تھا میں تبدیل ہوتا ہے اور قبر ہمیشہ رہتی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ حضرات گرامی میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو لوگ تھے جنہیں ہم ولی اللہ کہتے ہیں جس طرح قصوری صاحب نے فرمایا کہ غنیمت نہیں بلکہ نعمت غیر مترقبہ ہیں اور جب تک یہ ہیں یہ کائنات جنت بن سکتی ہے۔ میرے آقا و مولا رسول کریم ﷺ آخرت کے لئے جنت کا وعدہ لیکر نہیں آئے تھے۔ وہ اس دنیا کو بھی جنت بنانے آئے تھے۔ اور اُنہوں نے جنت بنا کر دکھا دی تھی اور جس طرح یہاں کہا گیا اگر رسول کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلا جائے تو پھر یہ دنیا جنت بن سکتی ہے۔ ہمیں چاہیے ہم اولیاء اللہ کو اپنا رول ماڈل بنائیں۔ اُن کی عقیدت کو تیز کریں اپنے دلوں میں، کیونکہ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ عقیدت جو ہے وہ عقیدے سے بڑی ہوتی ہے۔ عقیدت ہے تو پھر عقیدے کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ اس لئے عقیدت بڑی چیز ہے عقیدت نہ ہو تو عقیدے کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ عقیدت اپنے دل میں رکھو عقیدہ خود بخود آپ کے دلوں میں راسخ ہوتا چلا جائے گا۔

یہاں غازی صاحب نے علامہ اقبالؒ کا جو واقعہ بیان کیا ہے جو علامہ اقبالؒ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو اُنہوں نے اُس واقعہ کی تفصیل بتائی تو وہ یہ شعر سُنانا بھول گئے۔ مجھے غازی صاحب کے گھر میں میلاد کی محفلیں اور اولیاء اللہ کے ذکر کی کئی محفلیں (Attend) کرنے کا موقع ملا ہے اور اُس سے مجھے بڑا فائدہ ہوا۔ میں

Marfat.com

اب تک اُس فائدے کو یاد کرتا ہوں۔ اور اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں تو علامہ اقبال نے شرقپور شریف سے واپس آتے ہوئے یہ شعر کہا تھا۔

نہ پوچھ اِن خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو

یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اور یہ یدِ بیضا اُن کے ہاتھ میں تھا اور چمکتا تھا۔ اُس کی چمک چاروں طرف پھیلتی تھی، دنیا اُس سے پُر نُور ہوتی تھی۔ حضرات گرامی میں کہوں، حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ وہ اس بارگاہ کے بانی تھے۔ ولی جب بھی سجادہ نشین ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو اللہ کا شیر سمجھتا ہے اور وہ لوگ جو اس ملک میں سیاسی شیر ہیں اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ روحانیت دنیا کی کسی بڑی حقیقت سے بڑی حقیقت ہے۔ شیر محمد ﷺ کا ہوتا ہے سیاست کا نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر اجمل نیازی صاحب کے بیان کے بعد ممتاز عالم دین جناب پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب نے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کا ذکر کیا اور جامع بیان فرمایا، اس تعزیتی تقریب میں شرکت کے لئے پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب (سابق) چیئرمین شعبہ عربی جامعہ پنجاب لاہور نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔ حاضرین میں وہ سب سے مصروف شخصیت ہیں جنہوں نے اس تقریب میں شرکت کی اور ان کی علمی و دینی خدمات کا اعتراف فخر المشائخؒ اپنی محفلوں میں کیا کرتے تھے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب

سابق چیئرمین شعبہ عربی جامعہ پنجاب لاہور

میں بھی آپ کی طرح وقت کا ضرورت مند ہوں، فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری

Marfat.com

نقشبندی مجددیؒ سے میرا تعلق بھی دو دہائیوں سے اوپر کے عرصے پر مشتمل ہے۔ یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے اور میرا خیال یہ ہے اُن کے خاندان کے معزز حضرات جو ہیں اُن کے علم میں بھی نہ ہو لیکن دو پیر اس عہد کے ایسے ہوئے ہیں ویسے تو میں تمام پیروں کو محترم سمجھتا ہوں اور ان کا احترام کرتا ہوں اور سب سے مجھے یکساں احترام اور محبت ہے۔ اس دور میں جن کے علم اور کردار دونوں نے مجھے اپنا غلام بنالیا، اُن میں سے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اور دوسرے حضرت پیر نصیر الدین شاہ گیلانیؒ ہیں۔ یہ میرے بہت گہرے دوست تھے اور مہربان دوست تھے۔ تو میں ان دونوں کو اپنے دور میں غنیمت جانتا ہوں۔ مجھے اُن سے ملاقات اور اُن کے پاس بار بار بیٹھنے اور باتیں سننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ بات صرف پیر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی کروں گا۔ میری اُن سے ملاقات میرے دوست پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقیؒ کی ہمراہی میں ہوئی تھی اور اس کے بعد پھر یہ سلسلہ چلتا رہا۔ دو تین مرتبہ اُن کی صدارت میں مجھے تقریر کرنے کا بھی موقع ملا اور پھر جب اُنہوں نے ملتان روڈ پر حوزہ نقشبندیہ کی ایک نشست کا اہتمام کیا تو اُس میں خصوصیت سے مجھے بُلایا تھا۔ اُس کے بعد مجھے اکثر بُلاتے رہتے تھے لیکن جو اہم بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے اور میرے گواہ بیٹھے ہیں جناب شیراز فیض بھٹی صاحب حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ اکثر و بیشتر بغیر بتائے میرے غریب خانے پر تشریف لاتے تھے اکثر اوقات میں اُن سے کہتا تھا کہ حضرت آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو میں حاضر ہو جایا کروں گا۔ آپؒ فرمانے لگے نہیں مجھے آپ سے ضرورت ہوتی ہے، اس لئے مجھے آنا چاہیے۔ یہ بڑوں کی بڑائی ہے۔ بڑے لوگ جب اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتے ہیں تو وہ تکبر ہو جاتا ہے۔ تکبر کا معنی ہے خود کو بڑا سمجھنا۔ بڑا ہونا اور بات ہے اور بڑا

Marfat.com

سمجھنا ایک دوسرے کو یہ اور بات ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ حقیقت میں ایک عظیم انسان تھے، بڑے تھے اور یہ ایک ان کی بڑائی ہے۔ یہ دونوں پیر حضرات جو ہیں یہ عالم تھے اور عامل بھی تھے۔ عامل میں اُس معنوں میں نہیں کہتا جو سڑکوں پر بیٹھے ہوتے ہیں وہ شریعت کے عامل تھے اسلام کی ہر بات پر وہ عمل کرتے تھے۔ یہ دونوں پیروں میں دیکھا ہے بڑے سخی دل پیر تھے۔ سخی دل فقیر یہ بڑی مشکل بات ہوتی ہے کہ فقیر ہو اور سخی دل ہو پیر ہو اور سخی دل ہو۔ اگر آپ مجھ سے پوچھیں ان دونوں پیروں میں بڑا سخی دل کون ہے تو میں آپ کو بلا تردد کہوں گا کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ تھے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ صاحب حال صوفی تھے لیکن وہ صاحب حال واعظ و ناصح بھی تھے۔ میں نے جب اُن کی باتیں سنی ہیں اُن سے ایسی شیرینی اور ایسی احتیاط اور ایسی راہنمائی ٹپکتی تھی کہ جو اہل اللہ کا مقام ہے۔ آپؒ جب تشریف لاتے تھے ہم بڑی دیر تک بیٹھے ہوتے تھے۔ تو بھائی شیراز بھٹی صاحب جانتے ہیں کہ آپ کہتے یہ لوگ ہماری باتوں میں مخل نہیں ہونا چاہیے۔ میں کہتا تھا حضرت کوئی بات نہیں ہم کون سی ایسی بات کر رہے ہیں تو آپ فرماتے نہیں یہ باہر بیٹھیں گے ہم نے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔ اور آپ سے بہت سی باتیں پوچھنی ہیں۔

حضرت پیر میاں جمیل احمد شرقپوریؒ جو ہیں اس لحاظ سے ایک نادر شخصیت تھے کہ وہ جہاں صاحب جمال تھے وہاں صاحب جلال بھی تھے۔ جمال تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا کہ مجھ جیسا ایک حقیر جاہل جو ہے اُس کو بھی وہ قابل قدر اور قابل احترام سمجھتے تھے۔ یہ کسی انسان کی بڑائی اور عظمت اور شخصیت کی دلیل ہے۔ جلال کی آپ کو ایک بات سناتا ہوں میں پنجاب یونیورسٹی سے ریٹائرڈ ہو کر پنجاب پبلک کمیشن کا ممبر رہا۔ تین سال

Marfat.com

اُس کے بعد پھر مجھے فیصل آباد میں ایک پرائیویٹ یونیورسٹی میں جانا پڑا تو مجھے معلوم تھا کہ میرے علاقے میں (میرا علاقہ خوشاب ہے) حضرت صاحبؒ کا وہاں بھی سلسلہ طریقت ہے وہاں بھی وہ جاتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے کہا کہ حضرت آتے جاتے کبھی فیصل آباد بھی تشریف لائیں تو آپؒ کہنے لگے اب تم کہتے ہو تو میں آؤں گا میں نے عرض کی کہ میں آپ کو پابند نہیں کرتا اور صرف یہ درخواست ہے اب اگر کبھی وہاں تشریف لا سکیں تو مجھے بڑی خوشی ہو گی۔ آپؒ فرمانے لگے میں آؤں گا اور میں آپ کو ٹیلی فون کروں گا۔ تو ٹیلی فون کیا کہ میں فلاں وقت میں جوہر آباد سے چلوں گا، تو یونیورسٹی کا جو چیرمین تھا بورڈ آف گورنرز کا وہ بھی بڑا مال دار آدمی تھا۔ بڑا ہی اچھا آدمی ہے بہر حال اُن کو میں نے بتایا کہ پیر صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ اچھا پیر صاحب آ رہے ہیں! خود ٹیلی فون کیا کہنے لگے پیر صاحب کو یہ (Message) دینا ہے۔ آپ سے کہا کہ حضرت آپ ادھر ضرور تشریف لائیں۔ چیئرمین صاحب کو نہیں پتہ تھا کہ میں نے اُن سے کہا ہوا ہے کہ آپ تشریف لائیں۔ آپؒ فرمانے لگے کہ میں آ رہا ہوں، کہنے لگا میں دروازے پر کھڑا رہوں گا آپؒ جب تشریف لائے، تو موصوف جو ہیں وہ کسی کاروباری میٹنگ میں چلے گئے تو اُس دن میں نے آپؒ کا جلال دیکھا۔ میں وہیں کیمپس پر ہی رہتا تھا، تو میں نے عرض کی اگر آپ مناسب سمجھیں آپ کا بڑا مہربان تو چلا گیا ہے اگر اس حقیر کو شرف بخشیں تو آپؒ فرمانے لگے "ڈاکٹر صاحب آپ اپنے آپ کو حقیر نہ کہا کریں کہاں ہے تیرا جھونپڑہ میں تیرے جھونپڑہ میں بھی آؤں گا" آئے تشریف رکھی جو بھی ممکن تھا ابھی ہم اسی میں لگے ہوئے تھے کہ اُن کا ٹیلی فون آ گیا اور میں نے جواب میں صرف اتنا کہا میں اُن کو کیسے روک سکتا ہوں حضرت سمجھ گئے آپؒ بہت ذہین انسان تھے تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے میں نے تیری چائے بھی پی لی ہے اور تیری

Marfat.com

باتیں سُن لی ہیں اب میں چلتا ہوں۔ جب باہر گاڑی کے پاس گئے کہا کہ اس بدبخت نے میرے ساتھ وعدہ بھی کیا تھا کہ میں یہاں گیٹ پر کھڑا ہوں گا اور وہ ابھی تک نہیں آیا۔ اُس کے بعد آپؒ تشریف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ پیر صاحب میں جلال بھی ہے۔ تو بہر حال یہ باتیں ہیں اور آپ میں سے سب حضرات کے ساتھ اُن کے بڑے واقعات ہیں۔ بڑا پڑھا ہے بڑا سنا ہے میں صاحبزادگان سے جو اس وقت یہاں تشریف فرما ہیں اور صاحب علم لوگ بیٹھے ہیں میری ایک تجویز ہے کہ اس قسم کی ہستیاں جو ہیں وہ بہت کم وجود میں آتی ہیں۔

زندگیاں گزر جاتی ہیں لوگ دعائیں کرتے رہتے ہیں تب جا کے کوئی ایک دانائے راز سامنے آتا ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اپنے عہد کے دانائے راز تھے اور میں نے آپؒ کو بہت قریب سے دیکھا ہے اُن کے ساتھ بھی رہا ہوں اور اُن کی باتیں بھی سُنی ہیں۔ اس لئے میں یہ جو بات آپ سے کہہ رہا ہوں یہ اپنے مشاہدے اور اپنے عمل سے کہہ رہا ہوں سُنی سُنائی بات نہیں ہے۔ یہ ایک تجویز ہے کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے اوپر یادگار کتاب لکھی جانی چاہیے۔ کیونکہ وہ صاحب علم پیر تھے۔ تو علمی دنیا کے لئے ایک ریفرنس کتاب ایک ایسا مجموعہ مقالات کا کہ جس میں اُن کے حالات بھی ہوں۔ اُن کے خاندان کے بھی ہوں اور اُن کی جو تعلیمی سرگرمیاں رہی ہیں۔ اُن کے جو علمی کارنامے اُن پر بھی دوستوں کے ساتھ جو اُن کا تعلق رہا وہ ریکارڈ میں آجائے۔ اُن کے جو عام مریدین ہیں اُن سے بھی کہا جائے کہ وہ بھی اپنی یادداشتیں قلم بند کریں۔ تاکہ ایک ریکارڈ علمی شکل میں حضرت شیخ المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے لئے قائم ہو جائے۔

میں یہ بھی عرض کر دوں۔ اپنے دوست پیر نصیر الدین گیلانیؒ کو ایک نذرانہ پیش کر

Marfat.com

دیا تھا میں فیصل آباد ہی تھا۔ اور حضرت میں نے ایک نسخہ کتاب کا جو ہے شیراز بھٹی صاحب کو دیا ہے۔

دار المطالعہ کے لئے مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نے فخر المشائخ کے نام سے "دار المطالعہ" بنایا ہے۔ جو اُن کے زیر سایہ لوگ ہوتے ہیں وہ اُن کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ میری یہ ایک تجویز ہے۔ کہ ہدیہ جمیل یہ نام ہونا چاہیے۔ اُس کتاب کا خوب صورت تحفہ ہے، اُس میں نام بھی آجائے گا۔ تو میری آپ لوگوں سے درخواست ہے۔ خصوصیت کے ساتھ صاحبزادگان سے کہ ہدیہ جمیل کے لئے کوشش ہونی چاہیے۔ یہ اُن کی ایسی یادگار ہوگی جو دنیا بھر کی لائبریریوں میں ایک ریفرنس بک کے طور پر استعمال ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

جناب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب کے بیان کے بعد دعوت خطاب جناب قاضی جمیل اطہر سرہندی کو دی گئی۔ جو اس وقت کونسل آف پاکستان نیوز پیپر کے صدر اور ممتاز صحافی ہیں اور روزنامہ جرات وتجارت کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے اپنی 33 سالہ رفاقت کا تذکرہ کیا۔

جناب قاضی جمیل اطہر سرہندی صاحب

صدر کونسل آف پاکستان نیوز پیپر

چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت وتجارت

نظریہ پاکستان ٹرسٹ واقعی مبارک باد کا مستحق ہے کہ اُس نے نظریہ پاکستان کے ایک سالار اور سپاہی اور مجاہد کے لئے تعزیتی تقریب کا انعقاد کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ملت اسلامیہ کے بطل جلیل اور پیکر جمیل تھے۔ اُن کے والد محترم حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ نے جب اُن کا نام رکھا تو انہیں بتایا گیا کہ جو آپ کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے وہ (ماشاء اللہ) بہت خوب صورت ہے اُنھوں نے ارشاد فرمایا خوب صورت تو ہمارے نبی ﷺ ہیں تو اس کا نام جمیل احمد رکھ دیتے ہیں۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ کے ساتھ میری رفاقت کی بھی عمر کوئی 33 برس پر پھیلی ہوئی ہے اور مجھے اُن کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانیؒ سوسائٹی میں ایک کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ تین شخصیتوں کے اوصاف کا پیکر اور مجموعہ تھے اُن میں سب سے پہلے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ ہیں جن کے مشن کو لیکر وہ 60 سال پہلے پنجاب اور پاکستان کے قریے قریے میں گئے اور لوگوں کو یوم مجدد الف ثانیؒ منانے کی تلقین کی۔ دوسرے وہ تصویر تھے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی اور پھر زندگی کا چلن انہوں نے سیکھا اپنے والد صاحب حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانیؒ سے۔ اُن کی پوری زندگی ایک مقصد اور نصب العین کے ساتھ گزری ہے۔ میں عینی شاہد ہوں کہ وہ صبح صبح نماز فجر ادا کر کے شرقپور شریف سے روانہ ہوتے تھے اور جہاں کہیں وہ دیکھتے تھے (جیسا کہ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے فرمایا) ،کوئی جراثیم موجود ہے یہ شخص اُس مشن میں ساتھ چل سکتا ہے تو وہ علامہ اقبالؒ کے اس شعر کی تصویر بن کر حاضر ہو جاتے ہیں تشریف لے آتے تھے۔

کیا عجب! میری نوا ہائے سحر گاہی سے
زندہ ہو جائے وہ آتش کہ تیری خاک میں ہے!

تو وہ اُس خاک کو آتش میں تبدیل کرنے کے لئے شب و روز کام کرتے رہے۔ کم ہی لوگ

Marfat.com

ایسے ہوں گے جنہوں نے کسی مقصد اور نصب العین کو عزیز رکھ کر ایسی شاندار زندگی بسر کی ہو جیسے حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ نے کی۔ یقین جانیے کہ آج اس خطے میں حضرت امام ربانیؒ کا چرچا ہو رہا ہے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کا ذکر ہو رہا ہے جو دو قومی نظریے کے پہلے مصورؒ تھے۔ اکبر اور جہانگیر کے زمانے میں وہ شخصیت تھی جو اُٹھی اور ایک بیان دیا کہ ہندو اور مسلمان دو علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں اور اُن میں کوئی قدر مشترک نہیں ہے یہی پیغام اقبالؒ نے اخذ کیا۔ اُن سے اسی پیغام کو لیکر حضرت قائداعظمؒ چلے۔ سب سے بڑا کارنامہ حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ کا یہ ہے کہ وہ فنافی مجددؒ تھے۔ اُنھوں نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے چراغ کو روشن رکھا۔ آج پاکستان جن مسائل سے دوچار ہے ہم بحیثیت اُمت جس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اُس سے نکلنے کا وہی ایک راستہ ہے جو حضرت مجددؒ نے دکھایا تھا، وہی راستہ جو حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے دکھایا تھا، وہی راستہ جو حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ نے دکھایا، اور جس کا پرچم لیکر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ اس ملک کے قریے قریے میں گھومتے رہے۔ کوئی تصور نہیں کر سکتا یہ رسالہ اُٹھا کر دیکھیے نوائے شرقپور جو ہے تو اُن کا 1984ء کا ایک شیڈول ہے کہ وہ یوم مجدد الف ثانیؒ کا پیغام لیکر جا رہے ہیں پنجاب کے مختلف علاقوں میں اور دس دس جگہوں پر وہاں خطاب کر رہے ہیں۔

حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ اُن لوگوں میں تھے جو غیر ضروری کوئی گفتگو نہیں کرتے تھے۔ وہ ٹو دی پوائنٹ اپنے مقصد کو سامنے رکھ کر بات کرنے والے شخص تھے۔ اُن کی دُعا بھی بہت مختصر ہوتی تھی اگرچہ وہ بہت جامع ہوتی تو پاکستان اپنے ایک مجاہد اور سالار سے محروم ہو گیا ہے۔ اُن کی رحلت سے اور اگر یہ میں کہوں شاید بے جا نہیں ہو گا روحانیت کی دُنیا میں بھی اور تصوف کی دنیا میں بھی ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسبب

Marfat.com

الاسباب ہے وہ ہر دور کے لئے اپنے آدمی پیدا کرتا رہتا ہے آپ سب کا اور میرا یہ فرض ہے کہ میاں صاحبؒ نے جن مقاصد کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا تھا اُن کی زندگی کا اگر ایک فقرے میں بیان کرنا ہو تو انھوں نے زیادہ جس چیز کو عزیز رکھا وہ کتاب ہے۔ کتاب سے مراد قرآن حکیم بھی ہے، کتاب سے مراد وہ مقالات وہ تحریریں، نگارشات بھی ہیں جو حضرت میاں صاحبؒ چھوڑ گئے، اس معاملے میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سچے پیروکار تھے اس لئے کہ حضرت مجددؒ نے بھی سارا کام تحریری طور پر کیا اور آج اُن کے مکتوبات، مقالات اور اُن کی تحریریں جو ہیں وہ اُسی طرح راہنمائی کرتی ہیں جس طرح وہ اُس وقت لکھی گئی تھیں ۔اسی طریقے سے جو کتابیں حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ چھوڑ گئے ہیں یہ بھی ہمیشہ راہنمائی کا فریضہ ادا کرتی رہیں گی۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اُن کی روح کو خوش کرنے کے لئے اُن کے مشن کو آگے بڑھائیں اور آگے لے کر چلیں۔

جناب قاضی جمیل اطہر صاحب کے جامع خطاب کے بعد جناب چیف جسٹس (ر) میاں محبوب احمد صاحب کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔

جناب میاں محبوب احمد صاحب

سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سابق چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت

یہ بات باعث سعادت ہے کہ ایک ایسی شخصیت کی تعزیت کے لئے اس اجلاس میں مجھے مدعو کیا گیا ہے جو نبی مکرم ﷺ کی تعلیمات پر بالکل عمل درآمد کرتے تھے اور اُس کے علاوہ اُس کا مجسمہ خود بھی تھے۔ آقا و مولا نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی کے تین واقعات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرواؤں گا۔ پہلا واقعہ جو دین میں رواداری ہے میثاق مدینہ کا دیتا ہوں اور ایک فیڈرل سسٹم کی گورنمنٹ چلانے کا طریقہ جو ہے ایک فسٹ ریٹرن

Marfat.com

میں کہوں گا۔ وفاقی قانون کی ایک امریکن یونیورسٹی میں مجھے خطاب کرنے کا موقع ملا، تو وہاں پر ایک امریکن مقرر نے کہا امریکہ وفاقی قانون کا Founder Father ہے، تو میں نے اُس کو deny کیا کہ نہیں آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے آقا ﷺ نے فیڈرل سسٹم دے دیا تھا۔ اور اس سے بہتر فیڈرل سسٹم آج تک کوئی نہیں دے سکا۔ مدینہ شریف کی جو سوسائٹی اُس وقت تھی Multi Religious Multi Trible اور معاشیات اور معیشت کے لحاظ سے مختلف اقوام کا ایک مجموعہ تھی۔ اُس کو کیسے چلانا تھا تو وہ حضور ﷺ نے بتایا۔ دوسری بات جو قابل ذکر ہے وہ خطبہ فتح مکہ ہے۔

آپ ﷺ نے فتح مکہ پر یہ نہیں کہا میں نے کفر کو ذلیل کر دیا (Embayass) تھا کہ میں نے جہالت کو اپنی ایڑیوں کے نیچے کچل دیا اور علم کا علم بلند کر دیا۔ تیسرا واقعہ خطبہ حجتہ الوداع ہے اُس میں حضور ﷺ نے (Equality) بندے کی عربی کو عجمی پر کالے کو گورے پر، گورے کو کالے پر کوئی فوقیت نہیں۔ سوائے تقویٰ کے اور اس پیرے کے بعد تین پیروں میں عورت کی عظمت اُس کی فلاح اُس کی قدر و منزلت ہر لحاظ سے۔ ایک دفعہ ایک صاحب اقتدار وزیر اعظم نے مجھ سے کہا آپ عورتوں سے الرجک لگتے ہیں۔ کچھ جج بنانا چاہتے تھے وہ عورتوں میں سے، میں نے کہا یہ بالکل غلط بات ہے میری ماں عورت تھی میری دو بڑی بہنیں ہیں اُن کی میں بڑی عزت و تکریم کرتا ہوں میری بیوی جو نہایت خوش اسلوب خاتون ہے اب تو میری ایک پوتی بھی ہو گئی ہے۔ تو میں کیسے عورت کی نفی کر سکتا ہوں۔ عورت کو جو مقام میرے آقا و مولا ﷺ نے دیا ہے وہ نہ کسی اور مذہب نے دیا ہے اور نہ کسی تہذیب نے دیا ہے۔

انگلستان میں عورت کو (Right of vote) اور رائیٹ آف ان حیری ٹینس جو

Marfat.com

ملا 1962ء میں ملا اُس سے پہلے اُس کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ چودہ سو سال پہلے عورت کا مقام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جائیداد میں، وراثت میں اُس کی قدر و منزلت میں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ماں کی فوقیت بتائی ہے۔ جنت کہاں ہے ماں کے پاؤں میں، ایک اور بات یہ صحیح بخاری کا ایک اقتباس ہے (مجھے تم میں وہ زیادہ پیارا ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں)۔ آپ ان تینوں باتوں کو حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ کی زندگی پر منطبق کریں۔ کیا وہ سارا کچھ اسی کا پہلو نہیں ہے ہر لحاظ سے علمیت کا یہ مقام ہے۔ مجھے غازی صاحب نے ابھی بتایا کہ جو کتابیں اُنھوں نے یونیورسٹی کو دیں اس کی متعدد کتب میں اُن کے نوٹس موجود ہیں، جو اس بات کے شاہد ہیں کہ اُنھوں نے اُن کتابوں کا مطالعہ کیا تھا۔ یہ علم دوستی ہے کیونکہ سب لوگوں کو اُن سے وابستگی رہی ہے سمجھ سکتے ہیں کس مرتبے کا اخلاق تھا۔ اُنھوں نے کبھی کسی چھوٹے آدمی کو چھوٹا نہیں سمجھا کسی بڑے آدمی کی بڑائی نہیں کی۔ کسی نے بتایا تھا اُن کی آمد پر کوئی کھڑا ہوا اُنھوں نے کہا بیٹھ جاؤ۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے جو آدمی یہ توقع کرے یا پسند کرے کہ اُس کے آنے پر اُس کی منزلت کھڑے ہو کر کی جائے، اُس کا مقام جنت کے قریب نہیں بنتا تو بس آدمی کی زندگی ان باتوں سے عبارت ہو اُس کی اور کیا تعریف ہو سکتی ہے۔ تعریف تو سب ہے رب تعالیٰ کی، باتیں صرف تین چار ہیں شرک نہ کرو اُس کا کوئی پہلو نہیں نکلنا چاہیے (Ghazi you are witness to that) میرا نوجوان بیٹا شہید ہو گیا اُس وقت کے صاحب اقتدار آتے رہے ایک نے کہا جناب اُس کی بیوی میرے بیٹے کے ماتحت کام کرتی تھی کہ بڑی بے وقت موت ہے، میں نے کہا نہ خود شرک کرو نہ مجھ سے کرواؤ۔ میں غم زدہ ہوں دل بھی روتا ہے اور آنکھ بھی روتی ہے لیکن یہ بات نہیں کہہ سکتا یہ بے وقت ہے۔ وقت تو اُس کا ہے سورۃ احزاب میں واضح طور پر لکھا ہے کہ موت کا وقت مقرر

Marfat.com

کیا ہے وہ اُسی وقت ہو گی اُسی جگہ اُسی طریقے سے آئے گی جو میں نے مقرر کیا ہے۔ چاہے کوئی اپنے آپ کو سات تہوں میں لے جائے یا بلندیوں میں لے جائے اس کے بعد یہ کہنا یہ بے وقت ہو گیا ہے اس نے جو مقرر کیا ہے وہ وقت ہی وہی ہے۔ میں گزارش ہی کروں گا لیکن ایک بات کہوں گا تعزیت کا بہترین طریقہ ہے کہ اُس بات پر عمل کرو جس پر اُنھوں نے عمل کیا۔ وہ جو تین باتیں بتائی ہیں اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات کی وہ ایک بہت بڑا راہنما اصول ہے اُن پر کاربند ہو جائیں علم کی پرورش کریں۔

جہالت کے خلاف جہاد کریں اور اپنے آپ کو انسانیت کے لیے وقف کر دیں۔ انسانیت کا مرتبہ ہر لحاظ سے بہت بلند ہے اور اُس میں تفریق نہ کریں۔ اور یہی دین اسلام کی روح ہے اگر اس سے ہٹ گئے تو دین سے ہٹ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ سابق چیف جسٹس صاحب کی تقریر کے بعد دعوت خطاب جناب پروفیسر ڈاکٹر رفیق احمد صاحب وائس چیئرمین نظریہ پاکستان ٹرسٹ کو دی گئی۔

پروفیسر ڈاکٹر رفیق احمد صاحب وائس چیئرمین نظریہ پاکستان ٹرسٹ

سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور

ہم نے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے حوالے سے اُن کی تعلیمات اور ان کا ذکر سنا ہے۔ اس ساری گفتگو کے بعد میرے ذہن میں تو یہی بات آتی ہے کہ اُن کی زندگی کا جو قومی پہلو ہے اُس کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیے میں نے اُن کو صرف ایک بار دیکھا تھا میری اُن سے کوئی زیادہ ملاقات نہیں رہی لیکن اُس خانوادے کے دو اصحاب جو ہیں اُن کے ساتھ ہمارے نظریہ پاکستان کو بڑی عقیدت اور ساتھ رہا ہے۔ ایک حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری صاحبؒ وہ ہمیشہ یہاں آتے تھے۔ اپنی جسمانی کمزوری

Marfat.com

کے باوجود بڑی محبت سے کہتے تھے میں نے اوپر آنا ہے۔کئی بار ہماری محفل میں شریک ہوئے اور ہمیں دُعاؤں سے نوازا۔بڑی واضح اُن کی گفتگو ہوتی تھی آپؒ اونچے انداز میں نصیحت کرتے تھےاور دوسرے حضرت صاجزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری صاحب بیٹھے ہیں

فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ کا جو خانوادہ ہے ملت اسلامیہ کی خدمت کرتا ہےاورایک روایت اُنھوں نے چھوڑی ہے۔صاجزادہ میاں جلیلؒ احمد صاحب جب ضلع ناظم شیخوپورہ تھے تو اُنھوں نے کہا کہ میں نظریہ پاکستان کی کیا خدمت کروں۔ہم نے کہا آپ یہ کریں اپنے ضلع کے جتنے بھی اساتذہ ہیں۔خاص طور پر ہیڈ ماسٹر تین چار روز کے لئے ہمارے پاس بھیجیں۔ہم اُنھیں تحریک پاکستان کے بارے میں جو اسلام کا بنیادی کارنامہ ہے کے بارے میں ان کو آگاہی دیں گےاور ان کی تربیت کریں گے تو اُنھوں نے تمام اساتذہ کو ہمارے پاس بھیجا۔ہمیں یہ سعادت حاصل ہے کہ ہم نے اساتذہ کی یہاں ورکشاپ کی۔اس تحریک پاکستان کو کامیاب کرنے میں درحقیقت ایک ہزار سالہ تاریخ میں جو کردار صوفیہ نے ادا کیا ہے اُس کو ہم نظرانداز نہیں کر سکتے۔آج کی جو تقریب ہے ایک تعزیت کی تقریب نہیں ہے مردانِ حُر کی جو تعزیت ہوتی ہے وہ عمل کا پیغام ہوتی ہے۔اسی بارے میں حضرت علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

اے پیر حرم رسم و رہِ خانقہی چھوڑ
مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا
اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت
دے اُن کو سبق خودشکنی، خودنگری کا
تُو اُن کو سکھا خارہ شگافی کے طریقے

Marfat.com

مغرب نے سکھایا انھیں فن شیشہ گری کا

یہی پیغام ہے حضرت مجدد الف ثانیؒ کا اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا، مسلمان کی جو موت ہوتی ہے وہ قوم کی حیات ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر رفیق احمد کے مختصر اور جامع بیان کے بعد اب خطاب کی دعوت میزبانِ محفل جناب ڈاکٹر مجید نظامی صاحبؒ کو دی گئی جنہوں نے مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا۔

جناب ڈاکٹر مجید نظامی صاحب

چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت چیر مین نظریہ پاکستان ٹرسٹ

پیر صاحبان اور شیرانِ شرقپور شریف میں حضرت کی تصویر دیکھ کر پریشان تھا کہ میں نے انہیں دیکھا ہوا ہے کہ نہیں، کیونکہ شرقپور شریف سے اس ادارے کا خاص تعلق ہے یہاں تک پیر صاحب ویل چیئر پر تشریف لایا کرتے تھے۔ اُس زمانے میں ابھی لفٹ نہیں لگی تھی اور ہم حیران ہوتے تھے کہ وہ کس طرح اُس ویل چیر میں سیڑھیوں کے ذریعے یہاں تشریف لاتے۔ بہر حال ابھی میں تذبذب میں تھا کہ مجھے شاہد رشید نے یہ رقعہ بھیجا کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ جن کا آج تعزیتی ریفرنس منعقد ہو رہا ہے گزشتہ سال آپ کے دفتر نوائے وقت ہم سے ملنے آئے تھے اور جاتے وقت آپؒ کی میز پر لفافے میں ایک لاکھ روپے چھوڑ گئے تھے۔ آپ کے پوچھنے پر اُنھوں نے فرمایا یہ نذرانہ ہے آپؒ نے وہ رقم نوائے وقت ریلیف فنڈ برائے معذوران پاکستان ڈھاکہ میں دے دی۔ تو میں حیران تھا کہ پیر صاحب میں معافی چاہتا ہوں جو نذرانہ لینے والے ہیں وہ ایک لاکھ روپے اس حقیر فقیر کو بطور نذرانہ دے گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں شکر گزار ہوں شاہد رشید کا بھی اُنھوں نے مجھے یہ رقعہ بھیج کر چند

Marfat.com

باتیں کرنے کی گنجائش پیدا کر دی ورنہ میں حیران تھا میں کیا عرض کروں۔ بہر حال شرقپور شریف اور پاکستان اور قیام پاکستان کا ایک خاص تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس تعلق کو قیامت تک قائم رکھے پاکستان کو بھی اور شرقپور شریف کو بھی۔ (آمین)

جناب حکیم علی احمد نیئر واسطی کے صاحبزادے جناب حکیم سکندر واسطی

جناب حکیم علی احمد نیئر واسطی کے برخوردار جناب سکندر واسطی نے بھی خصوصی طور پر اس تعزیتی ریفرنس کی تقریب سعید میں شرکت کی۔ حکیم سکندر واسطی جو کہ حکیم علی احمد نیئرؔ واسطی کے صاحبزادے ہیں اور شرقپور شریف سے اُن کی عقیدت و محبت اُن کے والد جناب حکیم علی احمد نیئرؔ واسطی کی نسبت سے ہے۔ حکیم علی احمد نیئرؔ واسطی اُن دانشور لوگوں میں سے ایک تھے جنہیں اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ سے خاص نسبت تھی۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے وصال کے بعد اُن کی ملاقاتوں کا سلسلہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے ساتھ جاری رہا۔ حکیم نیئرؔ واسطی کی عزت و تکریم کا ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اپنی علمی محفلوں میں اکثر اُن کا تذکرہ فرماتے تھے۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی وفات کے بعد حکیم سکندر واسطی نے اس تعزیتی ریفرنس میں شرکت کی انھوں نے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے بارے میں اپنے بیان میں کہا کہ آپؒ کا سب سے بڑا کارنامہ جو تھا کہ آپؒ وحید عصر، امیر طریقت، اور امیر شریعت تھے اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری ساری زندگی اُن کے مشن کو جاری و ساری رکھا اور وہ بھی بڑے پُر امن طریقے سے، کیونکہ جو ہمارے اولیاء

Marfat.com

کرام کا راستہ ہے وہ امن کا راستہ ہے، محبت کا راستہ ہے۔ میری اور آپؒ کی رفاقت تقریباً پچاس سال پر محیط ہے میں نے اپنے بچپن سے لے کر جوانی تک اور جوانی سے لیکر بڑھاپے تک آپؒ سے وقتاً فوقتاً ملاقات رہی۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ بہت خوش طبع، خوش اخلاق اور بڑے مہمان نواز انسان تھے وضع دار تھے اور بہت ہی عاجزی، انکساری تھی۔ اتنی عظیم شخصیت ہونے کے باوجود آپؒ نے اپنے آپ کو کبھی ظاہر نہیں کیا تھا۔ آپؒ اکثر بسوں پر بھی سفر کرتے رہے اور بعض اوقات ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے آپؒ پیدل بھی تشریف لے جاتے اور کبھی یہ نہ سمجھا کہ میں بہت بڑا پیر ہوں ۔ خاص طور پر آپؒ کا طرز تکلم بہت منفرد تھا۔ آپ کی علمی خدمات بہت زیادہ تھیں۔ آپؒ نے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات کو جس طرح سے اُجاگر کیا اور یوم مجدد الف ثانیؒ جگہ جگہ منانے کا اہتمام کیا، یہ ایک بہت بڑا کارنامہ اور صدقہ جاریہ ہے۔

صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس تعزیتی تقریب کے آخر میں دُعا فرمائی یا الٰہ العالمین جو قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت کی گئی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت شریف پڑھی گئی درود پاک پڑھا گیا بزرگانِ دین اولیاء کرام خصوصاً فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا ذکر خیر کیا گیا اس کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمایا۔ یا الٰہ العالمین جو بھی باتیں کی گئیں اس محفل کی کاوش کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ہدیۃً پیش کرتے ہیں اللہ پاک اس کو قبول

Marfat.com

فرما۔ یا اللہ العالمین حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے آپ ﷺ کے والدین کریمین تمام انبیاء کرام تمام امہات المومنین تمام اہل بیت عظام تمام صحابہ کرام تمام بزرگان دین اولیاء کرام کی ارواح کو ایصال ثواب پیش کرتے ہیں یا اللہ قبول فرما۔ تمام سلاسل کے بزرگان دین کی ارواح کو پیش کرتے ہیں قبول فرما، خصوص بالخصوص اعلیٰ حضرت میاں شیر محمدؒ، حضور ثانی لاثانی میاں غلام اللہؒ، حضرت میاں غلام احمدؒ اور قبلہ دادا جان پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمدؒ، قبلہ والد گرامی حضرت میاں خلیل احمدؒ، حضرت میاں غلام نقشبندؒ ان کی ارواح کو پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ یا الٰہ العالمین جتنے حاضرین بیٹھے ہیں سب کے عزیز و اقارب جو اس دنیا سے رخصت ہوئے اُن کی روحوں کو اس پاک محفل کا ثواب پیش کرتے ہیں یا اللہ قبول فرما۔ یا الٰہ العالمین اس محفل کی برکت سے تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرما۔ خصوصی طور پر یا الٰہ العالمین ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں عرض کرتے ہیں جناب ڈاکٹر مجید نظامی شرقپوری صاحب دامت برکاتہ العالیہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما اور جس طرح آپ دین اسلام کی خدمت فرما رہے ہیں تا دیر اس ملک کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو آپ کے اس مشن میں ایک کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ بزرگان دین اولیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ قبلہ دادا جان کے افکار پر عمل کرنے دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترویج دینے کی توفیق عطا فرما، یا الٰہ العالمین ہم سب کے حال پر رحم فرما سب کا خاتمہ ایمان پر فرما۔ ہمارے ملک پاکستان کو استحکام اور ترقی عطا فرما اس ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

Marfat.com

تعزیتی اجلاس

بیاد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

ثوبیہ سلطانہ

فَاذْكُرُونِىٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا۟ لِى (سورۃ البقرہ:۱۵۲) ترجمہ: تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔ اور میرا شکر کرو۔

اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ کا یاد کرنا بہت بڑی چیز ہے۔ ایک قدسی حدیث میں ہے جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے۔ میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جو مجھے کسی جماعت یاد کرتا ہے۔ میں بھی اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ مسند احمد میں ہے کہ وہ جماعت فرشتوں کی ہے۔ جو شخص میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے۔ میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھاتا ہوں اور اگر تو اے بنی آدم میری طرف چلتا ہوا آئے گا تو میں تیری طرف دوڑتا ہوا آؤں گا۔ صحیح بخاری میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند کیا۔ پوری زندگی کے شب و روز اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند کرنے میں گزار دیئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد کے مطابق اُن کے ذکر کو بلند کر دیا اور اسی لیے اُن کے وصال کے بعد تعزیتی اجلاس منعقد ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر تا قیامت جاری وساری رہے گا۔ انشاء اللہ۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا شمار

Marfat.com

بیسویں صدی کی ان شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے برصغیر پاک و ہند میں چلنے والی ہر اس تحریک میں حصہ لیا جو دین اسلام کی سربلندی کیلئے چلی۔ خواہ وہ ''تحریک ختم نبوت'' ہو یا ''تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم''۔ تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اہم کردار مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ تھے، جنہوں نے ہمیشہ ''جمعیت علمائے پاکستان'' کے فورم سے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے کارہائے نمایاں کا اعتراف کیا۔ یہاں تک کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے ظالم حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کہتے ہوئے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے نظر بندی کی صعوبتیں برداشت کیں۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کی محمد سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

تعزیتی اجلاس ایوانِ کارکنانِ تحریکِ پاکستان

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اظہار عقیدت کرتے ہوئے'' ایوان کارکنان تحریک پاکستان'' میں جناب ڈاکٹر مجید نظامی صاحب کی زیر صدارت ایک ''تعزیتی ریفرنس'' کا اہتمام کیا گیا۔ جو مورخہ 8.10.2013 بروز منگل کو ''ایوان کارکنان تحریک پاکستان'' کے مرکزی ہال میں انعقاد پذیر ہوا۔

تعزیتی اجلاس حاصل پور میں

حضرت علامہ مولانا سرفراز الرحمٰن رزاقی صاحب نے اپنے مخصوص اور پُرشکوہ انداز

Marfat.com

میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال اور حالات پر نہایت ہی مختصر مگر گرانقدر مقالہ پیش کیا۔ جسے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر ایک مختصر تعارفی مقالہ کہا جا سکتا ہے۔

میاں خالد محمود نقشبندی مجددی نے پیر طریقت و رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ بانی ''تحریک یوم مجدد الف ثانی'' کی زندگی، مذہبی و ملی جدوجہد، خدمات اور کرامات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ میاں خالد محمود صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی نے کہا کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا شمار بیسویں اور اکیسویں صدی کی اُن شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے برصغیر پاک و ہند میں چلنے والی ہر اس تحریک میں حصہ لیا جو دین اسلام کی سربلندی کے لیے چلی خواہ وہ ''تحریک ختم نبوت'' ہو یا ''تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ''۔ ''تحریک ختم نبوت'' اور ''تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ'' کے دو اہم کردار مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ تھے جنہوں نے ہمیشہ ''جمعیت علمائے پاکستان'' کے فورم سے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا اعتراف کیا۔

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبدالعزیز چشتی صاحب نے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ دین کی اشاعت پر تفصیل سے گفتگو کی۔ اُنہوں نے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اشاعتِ کتب کے شوق اور اپنی دس ہزار سے زائد کتب آپ نے پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو دی ہیں کو بہت تفصیل سے بیان کیا اور سراہا۔

Marfat.com

"فخر المشائخ کانفرنس گوجرانوالہ میں"

علامہ مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے حضرت قبلہ فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار اور آپؒ کی خدمات پر بھرپور روشنی ڈالی۔ آپ کو محسنِ ملک و ملت کے لقب سے یاد کیا۔ مزید کہا کہ آپ نے اخفاء پسند ہونے کے باوجود آفتاب و ماہتاب کی طرح زندگی گزاری۔ مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق معلومات کو نشر کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولین ذمہ داری تھی۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی ملی خدمات کو خراج محبت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میں خود کو شرقپور شریف کے فیضیابوں کی آخری صف میں جگہ ملنا سعادت سمجھتا ہوں۔ بالخصوص فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ روحانیت کا گلشن ہونے کے باوجود علم کے ادب کرنے والے تھے۔ آپؒ کی علم دوستی اور علماء کی قدردانی پر مفصل خطاب فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ پیر سید نوید الحسن شاہ صاحب مشہدی، سجادہ نشین بھکھی شریف نے حضور قبلہ فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی عنایت و برکات کا ذکر کیا کہ آپؒ نے لاکھوں لوگوں کی اصلاح فرمائی۔ آپؒ ہمہ تن خوبیوں والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم و سخاوت دونوں اوصاف سے نواز رکھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف انسانی جوہر کو پہچانتے تھے بلکہ اس کی شایانِ شان قدر بھی کرتے تھے۔ اپنا ذاتی کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی کو وقف کر کے اپنا عوام الناس کے لئے خیر خواہ ہونا ثابت کیا۔

استاذ العلماء علامہ محمد منشاء تابش قصوری صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دورِ حاضر میں اللہ کی رحمت میں ڈوبی شخصیت کا نام میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ زہد و تقویٰ اور عاجزی و انکساری کے پیکر تھے۔ ساری زندگی تعلیم و تعلم سے شغف رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مستجاب الدعوات تھے۔

Marfat.com

شیخ الحدیث مولانا قاری خالد محمود نقشبندی گیلانی صاحب نے ان الفاظ میں خراج محبت پیش کیا کہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا فیضان ہمہ گیر ہے اور اس گھر کے چراغ ہر سمت روشنی بکھیرنے والے ہیں۔

استاذ العلماء علامہ مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی کامونکی نے کہا کہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ آنے والوں کے ظاہر و باطن کو نکھارتے تھے۔ آپ احیائے سنت کے لیے کسی کی تنقید کی کوئی پروانہ کرتے تھے۔ اس کی دلیل شرقپور شریف کے عرس پر سنت کی پابندی نظر آئے گی اور میں تو یہ ہی کہوں گا کہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف خود رہبر تھے بلکہ رہبر گر تھے۔

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی صاحب ایم اے شکر گڑھ نے کہا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول ایک مرد کامل میں تین علامات پائی جاتی ہیں۔ سورج کی طرح شفیق ہونا، دریا کی طرح رفیق ہونا اور سمندر کی طرح عمیق ہونا۔ آپؒ میں یہ تینوں علامات بدرجہ اتم موجود تھیں۔

Marfat.com

مناقب فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

کاوش: ارشد محمود، انجینئر A.T.V. لاہور

منقبت ادب کی وہ صنف ہے۔ جس میں کسی برگزیدہ ہستی کے اُن اوصافِ حمیدہ، کمالات وفیوض وبرکات کو بیان کیا جاتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔ (البقرہ 2: آیت 105)

ترجمہ: اور جسے اللہ چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" ۔

لوگو! تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا طریق کار ہی کامیابی وکامرانی کا ضامن ہے۔ آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے والا ہی دین ودنیا اور آخرت میں کامیابی وکامرانی سے سرخرو ہوسکتا ہے جس کسی نے آپ ﷺ سے روگردانی کی وہ ناکامی سے دوچار رہا۔ آپ ﷺ کی اتباع وپیروی سے محبوبیت تامہ کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے "لوگو! اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو میری اتباع اختیار کرو۔ پھر تجھے اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لے گا اور تمہاری ہر قسم کی کوتاہی ولغزش اور خطا معاف فرمائے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بے حد رحیم ہے"۔

اس حکم پر اللہ کے جن مخلص بندوں نے عملاً سر تسلیم خم کیا ان مقبولان بارگاہ صمدیت

Marfat.com

میں پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی نمایاں نظر آتا ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ اتباع مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کا عکس جمیل تھی۔ آپؒ نے سنت مبارکہ کو زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنالیا تھا۔ مجال ہے کہ کوئی فعل خلاف سنت سرزد ہوتا ہو۔

آپؒ کے فیوض و برکات کا شہرہ چار دانگ عالم میں بفضلہٖ تعالیٰ نظر آتا ہے جس کی ایک دنیا معترف ہے۔ آپؒ کا وجود اس دور میں اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں تھا۔ آپؒ فیض لٹانے پر مامور تھے۔ علمی اور روحانی حوالے سے آپ کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ اپنے ملنے والوں پر نہایت مشفق و مہربان تھے۔ ان کا دریائے سخاوت فیض بہہ رہا تھا جبکہ طالبان و سالکان حسب توفیق و ہمت ان کے فیضان سے استفادہ کناں تھے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

آپؒ کے عقیدت مندوں/نیازمندوں نے آپ کی شانِ عالیہ میں جو منقبتیں پیش کی ہیں وہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں:

Marfat.com

منقبت

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

روحانیت کے بحر بیکراں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

دینِ حق کے رازداں تھے حضرت میاں جمیلؒ
ایک میرِ کارواں تھے حضرت میاں جمیلؒ

رونقِ بزم تصوف راہِ سنت کے نقیب
دین کے کوہِ گراں تھے حضرت میاں جمیلؒ

حاملِ فکر مجددؒ، عاملِ شرع شریف
عہد کی تاب و تواں تھے حضرتِ میاں جمیلؒ

مظہر شیرِ محمدؒ، محورِ اہل نظر
سادگی کا اک جہاں تھے حضرتِ میاں جمیلؒ

زندگی بھر دین کی ترویج میں شاغل رہے
فیض کا روشن نشاں تھے حضرتِ میاں جمیلؒ

ان کے در پہ درد مندوں کو میسر تھا سکوں
ایسا برکت کا سماں تھے حضرتِ میاں جمیلؒ

میں نے آصف ان سے پایا دردِ دل کا ولولہ
روحانیت کے بحرِ بیکراں تھے حضرت میاں جمیلؒ

1

Marfat.com

منقبت

حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ

محمد جہانگیر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

اپنی ساری زندگی تابع سُنتِ حضور ﷺ میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے
جس قدر ہو سکی خدمت اسلام، وہ ضرور، میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

بلاشبہ بڑے مقام و نام ہیں شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ و ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے
حقیقت میں ان ناموں کو زمانے میں مشہور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

ماہنامہ نورِ اسلام، اشاعتِ کثیر اور وقف ذخیرۂ کتب اسلام
روشن دنیا میں علم کا نور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

تحریک ختم نبوت ﷺ خاتمہ قادیانیت میں تھے آپ پیش پیش
غرق کفر و شرک کا سارا غرور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

بانی تحریکِ یومِ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ صرف آپ رحمتہ اللہ علیہ ہی ٹھہرے
دلوں میں برپا عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا سرور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

ہمیشہ رہے کوشاں جانبِ منزلِ دینِ اسلام
بیدار اِک عملی زندگی کا شعور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

صاحبزادوں اور پیروں کی طرح شاہانہ زندگی نہیں گزاری
پیدا کردار سے شریعت و حقیقت کا دستور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

بے پناہ وسعت تھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اندازِ شفقت و محبت میں
ملنے کی حسرت کی کمی کو دور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

Marfat.com

انوکھا رنگ چڑھایا بیٹوں اور پوتوں کی تربیت میں
شہزادوں کو بچپن میں ہی علم سے بھرپور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے
بھولتے نہیں مرشد کے دیدار و پیار کے جلوے جہانگیر کو
اب بڑھ رہا ہے غمِ فراق، ایسے رنجور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

2

Marfat.com

پیر طریقت

محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی، مرید کے لاہور

جمیل احمدؒ تھے اک پیر طریقت	عمل پر ان کے نازاں تھی شریعت
صفات شیرِ ربانیؒ کے مظہر	وہ لاثانیؒ کے تھے فرزند اطہر
تھے اوصاف حمیدہ سے مرصّع	کمالاتِ جمیلہ کے مرقع
زباں تر تھی درودِ مصطفیٰؐ سے	قلب روشن تھا نورِ مصطفیٰؐ سے
درود خضری تھا معمول ان کا	بناء نام تھا مقبول ان کا
مجدد پاک سے عشق و محبت	عدیم المثل تھی ان سے عقیدت
وہ تحریک مجددؒ کے تھے بانی	ہمیشہ خوش رہے ثانی لاثانیؒ
وہ تھے شیر محمدؒ کے پیارے	عظیم المرتبت قائد ہمارے
رہے پڑھتے علالت میں نمازیں	بزرگوں کی رہے دیتے نیازیں
تھا لنگر شیرِ ربانیؒ کا جاری	رہے گا تا ابد جاری و ساری
یہ سب شیر محمدؒ کی عطا تھی	جمیل نقشبندیؒ پر نگاہ تھی
سراسر عاشقِ شاہِ مدینہ	زباں پر ذکر تھا دل میں مدینہ
دعا کے واسطے جب لوگ آتے	سکونِ قلب کی دولت وہ پاتے
غم و آلام سے دوچار تابش	لکھے پُر درد کیا اشعار تابش

Marfat.com

نشانِ رحمت میاں جمیل احمد شرقپوری قدس سرہ‘

مولانا محمد نورالدین نقشبندی

نشانِ رحمت جمیل احمدؒ	پیام روشن جمیل احمدؒ
سروں کی غیرت جمیل احمدؒ	دلوں کی دھڑکن جمیل احمدؒ
وہ ناز کرتی ہے جس پہ	اہل نظر کی روحانی زندگی بھی
شعورِ غیرت جمیل احمدؒ	فروغِ گلشن جمیل احمدؒ
وہ فضل حق کو اُٹھانے والا	وہ باغِ جاں کو بسانے والا
برس رہا تھا وفا کی کھیتی	پہ بن کے ساون جمیل احمدؒ
مجھے نظر آ رہا تھا	جس کے جمال میں اِک جمال زیبا
یہ کیا ہوا وہ کہاں چھپا ہے	خودی کا آنگن جمیل احمدؒ
وہ نقشبند جہاں کا پیارا	وہ شیر حق کا حسیں دُلارا
وہ دِل ربا، دِل فزا، دِل آرا	وہ دِل کا درپن جمیل احمدؒ
ہم ایسے دیوانگانِ شب کو	کسی کے احسان کی کیا ضرورت
گلوں سے بھر کر چلا گیا ہے	ہمارا دامن جمیل احمدؒ
غلامِ دربار مصطفےٰؐ تھا	مرید صدیقؓ باصفا تھا
عمرؓ کا نوکر، غنیؓ کا چاکر	علیؓ کا خرمن جمیل احمدؒ

4

Marfat.com

منقبت بحضور

قرۃ عیون الاولیاء، فخر بساطِ نقشبندیت

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

محمد شکیل جنجوعہ

تو کہ اخلاص کا پیکر، عمل کا کوہِ گراں	یقیں نژاد، سراپا کمال، فیض رساں
حیات بخش، منور، حسین ، روشن تر	تیری صورت، تیری سیرت، تیرا لہجہ دبیاں
بے بدل خادم ملت ھوائے سرمایۂ دین	ھو ناز گاز بزرگاں، مبلغ دوراں
تمہاری سوچ کا محور حقیقت دنیا	حیات ساری کی ساری فقط فہم کی اذاں
نظر کہ روح کے اندر بھی روشنی کردے	بیاں کہ تلخی دنیا کو بھی کرے آساں
بلا کی دھوپ میں ہو مجھ کو سائباں جیسے	جہاں کی تیرہ شبی میں ہو روشنی کا نشاں
میں ایک قطرہ عقیدت کا اور تیری مثال	ازل سے فیض کا چشمہ کہ جس طرح ہو رواں
اے ترجمان مجددؒ، اے دین کے معمار	کرم کہ ہم بھی ہوں تقلید دین پر نازاں
جو تیری فکر کو دو لفظوں میں بیان کروں	نبی کی سیرت عالی ، حیات مردہ دلاں
بغیر لطف و کرم ہم کبھی نہیں لوٹے	نہ اس دوارے کے منگتوں کو ہے کوئی امکاں
نبی کی یاد میں ملبوس اے تنہائی پسند	تیرے وصال کا منظر و رائے فہم و گماں
میں ناز کیوں نہ کروں نسبت مرشد ہی تو ہے	مرا حوالہ، مرا حوصلہ ، میری پہچاں

5

Marfat.com

مدح منقبت

درمدح و منقبت والا حضرت صاحبزادہ پیر میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

سرودہ: قدر آفاقی نقشبندی مجددی

عظیم المرتبت فخر المشائخ	کرم فرمائے ما شمس المشائخ
ولائے حضرت شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ	ادائے دلربا بدر المشائخ
جگر گوشہ و جانِ ثانی صاحبؒ	سرانور حق قمر المشائخ
عطائے رب رحمان جان سنت	کمال اھتدی صدر المشائخ
صدائے بلبل و باغ مدینہ	صلائے خوش نوا فخر المشائخ
ثمندار رہ قرآن و سنت	چمن زار عطا فضل المشائخ
بیا بہر سرود فضل و رحمت	بہ کوچہ سخا تاج المشائخ

6

Marfat.com

جمیل احمد نامہ

در ذکر صفات نیک و اخلاق حمیدہ حضرت آقائی الحاج صاحبزادہ جمیل احمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی حضرت شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ)

نتیجہ فکر: دکتر محمد حسین تسبیحی ''رہا'' کتاب خانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان، اسلام آباد

جمیل احمد دبیر نور اسلام	رسد از او محبت ها به پیغام
پدر را شیر ربانی فقیر است	فقیری را بود جان دل آرام
پیام شرق ما از قلب اقبال	پیام شرقپور از نور اسلام
جمیل احمد خطیب علم و عرفان	سخن از دل کند پیوستہ اعلام
جمیل احمد جمال پاک اللہ	مبادا در جہانش ہیچ آلام
سخاوت پیشہ و آگاہ و دانا	ادیب نکتہ سنج و شیخ اسلام
مجدد الف ثانی را دل آگاہ	کراماً کاتبین او راست اکرام
صفات عشق ربانی فراوان	صداقت پیشہ و معروف و خوشنام
بخشند آن چہ را در پیش وارد	سخاوت مند و دانش مند و بانام
اگر از عشق حق خواہی نشانہ	جمیل احمد بود آغاز و انجام
بنوشید آب عشق و از جام احمد	توانائی وحدانی جام گلفام
لبش خندان و قلبش شادمان باد	جمیل است و بود در دست او جام
محبت می کند با ہر فقیری	رساند فائدہ بر خاص و بر عام

Marfat.com

نماز و روزه وحج و زکاتش	به قرآن و حدیث و نص احکام
جهان گشته، سفرکرده، همیشه	شناسد هر کسی را پخته و خام
به شرق وغرب عالم سیرکرده	حجاز و طیبه و مصرو دگرشام
طریق عارفان حق سپرده	بود در اوج عشق نیک فرجام
''رہا'' خواند دعا هر روز وهر شب	جمیل احمد به راه حق زده گام

7

Marfat.com

در شان و منقبت فخر المشائخ پیر طریقت سرچشمہ معرفت، مصدر انوار شریعت، شہباز حقیقت حضرت صاحبزادہ پیر میاں جمیل احمد شرقپوری، زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

سرودہ: ابوالبقا قدر آفاقی

آپؒ ہیں فخر المشائخ خادم دین متین	اپنے ناداروں کے حق میں دولت دنیا و دیں
گلشن ثانی ولاثانی کی ہیں فصل بہار	نقشبندی سلسلہ کے رہ نورد فیض بار
مہرہمت ماہ شفقت رہبر دنیا ودیں	آستان شرقپور کے آپؒ سجادہ نشیں
آپ کو حق نے عطا کردی ہے شان جان فزا	آپؒ کی برکت سے علم ونور کا ہے در کھلا
ایک ہلچل مچ گئی ہے نعرہ توحید سے	راہ حق پر گامزن ہیں، کل جو تھے بھٹکے ہوئے
سادہ وشاداب ودل کش ہے حدیقہ آپ کا	بوذرؓ وسلمانؓ سے ملتا ہے طریقہ آپ کا
مشرق ومغرب میں پیارا نقشبندی سلسلہ	آپؒ کی برکت سے پیہم پھیلتا ہے جارہا
جس نے پایا نقشبندی سلسلہ لاثانیہ	یاد حق میں اس کا گزرے ہر دقیقہ ثانیہ
آپؒ احیائے شریعت کے نقیب باکمال	اور طریقت کے امیں عرفاں کے مہر بے مثال
اہل سنت کے گلستان کے ہو شمشاد بلند	معرفت کی بزم دوراں کے ہو رکن ارجمند
''نوراسلام'' آپؒ کے علمی کرم کا چاند ہے	''مکتبہ'' کے دم سے رعنائیِ باطل ماند ہے
ہے سراپا فضل ربی آپ کی نظر کرم	رحمت حق کا ہے چشمہ گفتگو کا زیر و بم
رحمت حق آگاہ ہو ہر صاحب پندار کو	دفع کردیتے ہو فوراً آستیں کے مار کو
فضل باری سے پہنچ جاتے ہو اہل دل کے پاس	کامیاب وکامران ہوتے ہیں یکدم اہل یاس

Marfat.com

راہ حق پر گامزن رکھتے ہو ہمت سے ہمیں	طے کراتے ہو مراحل بھی محبت سے ہمیں
آپ کے در پر جو آیا جھولیاں بھر کر گیا	آ گیا جو کوئی بھوکا سیر ہو کر گھر گیا
شرقپور کے فیض کے بجتے ہیں ڈنکے چارسو	گلشن اسلام کا ظاہر ہے جس سے رنگ و بو
آپ کا در فیض لاثانی کا جام جاں فزا	گلشن شیر محمد کا معتبر سلسلہ
لائیے تشریف حضرت آیئے خوش آمدید	کھول دیجیے اک نظر سے رحمت باری کے بھید
کھینچ لیتے ہو دلوں کو منزل حق کی طرف	حوصلہ دیتی ہے بے ظرفوں کو بانگ لاتخف
رہنمائی غائبانہ مل گئی نادان کو	بخش دی عین یقین تک طالب عرفان کو
جلوت وخلوت میں دل کی رہبری کرتے ہیں آپ	اور کرواتے ہیں جسد وروح کا رنگین ملاپ
رازدار رشتہ جان وتن وقلب وجگر	آپ جب چاہیں بٹھا دیں اک نظر سے بام پر
ناکسوں کو آپ نے بخشا وقار تمکنت	رحمت حق، فضل باری اور بہار وتمکنت
نور اسلام آپ کے فیض و کرم کا سلسلہ	ضوفشاں عالم میں ہے نور حرم کا سلسلہ
بے سراب و سبز وشاداب آپ کا صحرائے فیض	شاداں وفرحاں کناں ہے آپ کا دریائے فیض
کشور جودو سخا کے آپ سلطان عظیم	کیجیے لطف وکرم ہے آپ کی شان عظیم
روح قرآن جان سنت آپ کا ہر اک عمل	ہے توکل برخدا راہ نبی تیں چل سوچل
آپ نے نام "مجدد" کو کیا ہے زندہ تر	ہو گیا "یوم مجدد" آپ سے تابندہ تر
خواجگاں کے عرس بھی ہر سال کرواتے ہیں آپ	یاد سے ان کی دلوں کو خوب گرماتے ہیں آپ
چشمہ فیض رواں ہے شیر ربانی کا عرس	ہے کرم باری کا مرکز ثانی لاثانی کا عرس

Marfat.com

آپ کا فیض وکرم دنیا بھی ہے اور دین بھی ہے	زیر سایہ چل رہا ''دار المبلغین'' بھی ہے
علم ودیں کی روشنی سے ہیں منور شش جہات	فیض حاصل کر رہے ہیں طالبان وطالبات
آپ بیرونی ممالک میں بھی ہیں محو کرم	ہیں علم دار یقیں اور دافع وہم والم
ماشاء اللہ کس قدر جوبن پہ ہے حق کی بہار	جامۂ باطل ہوا جاتا ہے جس سے تار تار
آپ سے مخفی نہیں ناچیز کی بے مائیگی	ہو عطا سائل کو بہرایں نوا ہر اک خوشی
کشت ہو سرسبز ومحکم پار ہو بیڑا مرا	کیجیے نظر کرم ہیں آپ میرے ناخدا
آپ میری ڈھال ہیں سب پرفتن ادوار میں	ڈوب جائیں سب ستم گر اپنے ہی منجدھار میں
سید کونین کا صدقہ عنایت کی نظر	فضل باری تعالیٰ ہو، کرم ہو، رحمتیں ہوں برقدر

8

Marfat.com

حواشی

1۔ فیضانِ فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ:
از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص23

2۔ فیضانِ فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ:
از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص35

3۔ فیضانِ فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ:
از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص36

4۔ فیضانِ فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ:
از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص 342/341

5۔ فیضانِ فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ:
از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص367

6۔ انوارِ شیر ربانی (دوسرا ایڈیشن فروری 2008ء): از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص293

7۔ انوارِ شیر ربانی (دوسرا ایڈیشن فروری 2008ء):
از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص293۔294

8۔ انوارِ شیر ربانی (دوسرا ایڈیشن فروری 2008ء):
از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص294۔296

Marfat.com

فخر المشائخ

سیّد عارف محمود مہجور رضوی

فقر و غنا کی خوب تھے اس دور میں مثال	میاں جمیل احمدؒ طریقت کا تھے جمال
علم و عمل کی جان تھے زیبائے جستجو	قائم تھی ان کے دم سے ولایت کی آبرو
تحقیق کی لگن میں وہ دیوانہ وار تھے	ترویج علم کے لئے وہ بے قرار تھے
حضرات نقشبند کی خدمت میں تھے مگن	اس کام کی تھی ان کو صبح و مسا لگن
یوم مجددؒ ان کے سبب سے ہوا ہے عام	پھیلا انہی سے شیخ مجدد کا جگ میں نام
توسیع ذکر شیخ مجدد کے باب میں	ہے نام ان کا ثبت جہاں کی کتاب میں
اسلام کے انوار کے تقسیم کار تھے	دارالمبلغین کی وہ باغ و بہار تھے
فیضان تھا اُن میں شیر محمدؒ کا جلوہ گر	بے جا نہیں جو ان کو کہیں دیں کا راہ بر
اللہ کے غلام کا اک عکسِ ذات تھے	ہر جہت سے وہ بالیقیں عالی صفات تھے
اپنے عمل سے رکھی تصوف کی آن بان	کہتا ہوں سچ کہ تھے وہ طریقت کے حکمران
اسرار معرفت کے وہ کرتے رہے بیاں	گرویدہ بے سبب تو نہیں اُن کا اک جہاں
رشد و ھدیٰ کے باب میں اپنی مثال تھے	پیروں کا وہ بھرم تھے ستودہ خصال تھے
فخر مشائخ اُن کی رہی ذات با صفات	اس ضمن میں نہیں ہے روا اور کوئی بات
فیضانِ موسوی کے رہے عمر بھر اسیر	ہر علمی کام میں جو رہا ان کا ہے مشیر
ترغیب موسوی کے سبب سے امر ہوئے	وہ کار ہائے علمی و ملی، جو سر ہوئے

Marfat.com

دانشکدہ تھا علم کا ایک مطب موسوی	جس کے سبب سے دانش وحکمت کی شان بڑھی
اس مکتب عظیم کے حضرت بھی فرد تھے	رکھتے جو دل میں ملت بیضا کا درد تھے
حاصل مجھے وہاں پہ زیارت کا ہے شرف	مسرور ہوں کہ ان کی رفاقت کا ہے شرف
نظروں کے سامنے ہے وہ اک پیکر حسیں	مظہر جو سادگی کا تھا الحق و بالیقیں
پیروں سی کوئی بُو نہ کوئی طمطراق تھا	یکساں تھا اُن کا ظاہر وباطن، کہوں بجا
ہر لحہ اُن کے لب پہ کتابوں کی بات تھی	کیا خوب ان کی ذات والا صفات تھی
حضرات اہل علم عقیدت سے تھے نہال	ان کے سبب سے حسن فقیری رہا بحال
کی رہنمائی قوم کی ہر موڑ پر بجا	کردار قائدانہ تحاریک میں رہا
سالار تھے وہ اہل سنن کی سپاہ کے	راہی رہے وہ زندگی بھر حق کی راہ کے
حاصل رہی ہے ان کی مدد قائدین کو	ہے ناز جن پہ آج بھی ارضِ حسین کو
تھے قائدین اہل سنن ان کے معتمد	فخر زمین ،فخرِ زمن اُن کے معتمد
نورانی و نیازی سا اب رہنما کوئی	لائے کہاں سے ڈھونڈ کر اہل وفا کوئی
درویش تھے وہ بزم سیاست کے سربسر	اُن سا دکھا دو دوسرا کوئی بھی راہ بر
دامن گرفتہ آج ہیں مغموم وغم زدہ	غم خوار جن کو چھوڑ کر دنیا سے چل بسا
ہر لحہ مضطرب کرے آہ اُن کی یاد ہے	درد، الم کی مجتمع اب دل میں باد ہے
روئیں گئے اُن کو اہل نظر، اہل دل سدا	زخم جدائی ان کا رہے گا ہرا بھرا
اربابِ نقشبند کو صدمہ ہے بے پناہ	مشکل ہے اس سے جانبر ہونا خدا گواہ
مجبور ختم اب تو قلم کا خرام کر	سلطانِ شرقپور کی مدحت تمام کر

Marfat.com

منقبت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

ڈاکٹر محمد نوید ازہر

علم و عمل کا پیکر، حضرت جمیل احمدؒ
انوارِ حق کا مظہر، حضرت جمیل احمدؒ
اک ہاتھ میں شریعت، اک ہاتھ میں طریقت
خلقِ خدا کے رہبر، حضرت جمیل احمدؒ
تیری بلند خُو کی خوشبو نے کر دیا ہے
مَشَامِ جاں معطّر، حضرت جمیل احمدؒ
جب مسکرا کے تو نے دستِ دعا اٹھایا
بدلے قضا کے تیور، حضرت جمیل احمدؒ
پوشیدہ شرق پور کی مٹی میں کیسے کیسے
تجھ سے ہیں لعل و گوہر، حضرت جمیل احمدؒ
فیضانِ حق عطا ہو دامن گرفتگان کو
برزخ میں بھی برابر، حضرت جمیل احمدؒ

(حسب فرمائش: چودھری محمد حنیف)

Marfat.com

تعزیت نامے

فرخ ارشد، سمن آباد، لاہور

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۗ ہر جاندار کو ایک نہ ایک دن موت کا مزا چکھنا ہے۔ پھر تم سب کو ہمارے پاس لوٹ آنا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ اللہ کریم تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "اے میرے حبیب ﷺ آپ فرمادیں۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے"۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑا۔ پھر حدیث بیان فرمائی کہ "دنیا میں مسافر کی طرح رہو یا جیسے راہ چلتا مسافر سفر میں زیادہ ٹھہرا نہیں کرتا۔ ہر دم وطن کو یاد کر کے زادِ راہ کی فکر میں رہتا ہے"۔ اسی طرح ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دنیا کو سرائے جان کر بیہودہ حرص و ہوس کو گنوا کر اصلی وطن کا سامان کرے۔ موت کو یاد رکھے۔ آئی کہ آئی۔

فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے ایسا کوئی گھر نہیں جس میں موت کا فرشتہ دِن میں پانچ وقت نہ آتا ہو۔ جس کی باری موت کی آتی ہے۔ اُس کی روح قبض کرتا ہے تو اُس کے گھر والے روتے ہیں۔ فریاد کرتے ہیں تو موت کا فرشتہ کہتا ہے افسوس تمہارے رونے پر۔ مَیں نے تمہارا رزق نہیں کم کیا۔ مَیں نے کسی کو اُس کے عوض نہیں مارا اور بغیر حکمِ خُداوند کریم یہاں نہیں آیا۔ یاد رکھو مَیں پھر آوں گا۔ پھر آوں گا۔ پھر آوں گا۔ یہاں تک کہ کسی کو نہ چھوڑوں گا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب صبح ہو تو شام کا منتظر نہ رہو۔ شام ہو تو صبح کی آرزو مت رکھو۔ صحت کو غنیمت جانو۔ سامان آخرت کی نیت سے سب کام کرو۔

Marfat.com

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پَل کی خبر نہیں

اولیاء اللہ کو جو زندگی مرنے کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ اس کے آگے دنیا کی بادشاہت ہونے کی کچھ وقعت نہیں۔ قرآن حکیم اس پر گواہ اور ناطق ہے۔ بزرگوں کے لیے موت ایک دروازہ ہے۔ جس سے گزر کر وہ خدا تعالیٰ کی ایسی وسیع سلطنت کے وارث جا بنتے ہیں۔ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْكًا كَبِیْرًا ؁ط۔ ترجمہ۔ اور جب تُو دیکھے وہاں تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا فیض پوری دُنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پُر ملال پر نہ صرف اندرونِ پاکستان بلکہ بیرونِ پاکستان سے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین/عقیدت مندوں/نیاز مندوں نے اظہارِ تعزیت کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دینی کارہائے نمایاں پر بالعموم اور بانیٔ ''تحریک یوم مجدد الف ثانی'' کے حوالے سے بالخصوص روشنی ڈالی۔

قدم قدم پہ اندھیرے ہیں زندگی کے لیے
جلا رہا ہوں دل و جاں کو روشنی کے لیے
یہ دورِ کش مکشِ زیست آدمی کے لیے
جہاد فرض ہے ہر رنج میں خوشی کے لیے
غموں کی آگ سے روشن کیے ہیں دیدہ و دل
جفا پرست طبیعت کی تازگی کے لیے

Marfat.com

چمن میں دورِ بہاراں تو آ گیا لیکن
وہی اُداس فضائیں ہیں زندگی کے لیے

محمد انوار الحق قادری لنڈی کوتل خیبر ایجنسی جامعہ جنیدیہ غفوریہ انڈسٹریل ایریا جمرود روڈ پشاور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر اپنے غم کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں: ''آج آستانہ شیر ربانیؒ شرقپور شریف پر بسلسلہ تعزیت وفات حسرت آیات حضرت قبلہ عالم نائب شیر ربانیؒ مخدومی سیدی میاں حضرت جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایصال ثواب کے لیے اپنے خانوادہ اور دوستوں کے نیابت میں میں حاضر ہو گیا ہے۔ ''موت العالِم موت العالَم'' کے مصداق قبلہ گلستان نقشبندیت کے ایک گل سر سبز تھے اور اپنے عالی ہمت کے ساتھ دین متین کے اشاعت و تبلیغ اور عشق نبی رسالت علیہ التحیہ والثنا کے پرچار میں ہمہ وقت مشغول و مصروف رہے، دُعا ہے کہ یہ خانوادہ اور اس کا فیضان جاری و ساری رہے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''۔1

☆......☆......☆

صاحبزادہ میاں تنویر احمد کوٹلوی آستانہ عالیہ درگاہ مقدسہ کوٹلہ شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان الفاظ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں: ''حضور پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ والا شان حضرت میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی سجادہ نشین درگاہ مقدسہ شرقپور شریف کے عظیم سانحہ پر ہم آپؒ کے اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ حضرت میاں صاحب کی دینی خدمات کو تا قیام قیامت یاد رکھا جائے گا اور حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمات جو کہ آپؒ نے ملک کے کونے کونے میں پیش کیں کو

Marfat.com

بالخصوص امت مسلمہ یاد رکھے گی۔

حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپؒ نے ان تھک محنت کی اور ملک اور بیرون ملک میں شریعت و طریقت کے درس دیے۔ اللہ کریم حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور آپؒ کے صاحبزادگان اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الکریم"۔ 2ے

☆......☆......☆

ڈاکٹر محمد یوسف گلشن کالونی لاہور برادر صوفی عبدالمجید فیصل آباد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں: "میں اپنے پیرو مرشد صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کا ذکر کرنے لگوں تو ایک کتاب چاہیے۔ میں میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کا بچپن سے مرید ہوں۔ میاں صاحب کی بے شمار کرامات سے فیض یاب ہوا ہوں۔ جب بھی ملاقات ہوتی آپؒ بے حد شفقت فرماتے تھے۔ فیصل آباد جب بھی آپؒ تشریف لاتے۔ آپؒ ہمارے ہاں ہی قیام فرماتے تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ فیصل آباد میں میرا یہ گھر ہے۔ تمام مریدین کو کہا کرتے تھے کہ آپ مجھے اس گھر میں مل لیا کریں۔

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مکمل ولی تھے۔ اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ ان کی شان بہت اعلیٰ تھی جو کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ 8 ستمبر 2013ء کو میاں صاحبؒ سے میری آخری ملاقات ہوئی۔ جب میں کمرے میں داخل ہوا تو آپ نے تبسّم فرمایا۔ میری طرف اشارہ فرما کر دو مرتبہ کچھ فرمایا۔ بات سمجھ میں نہ آسکی مگر ان کے تبسّم سے مجھے بے انتہا سکون ملا۔ مجھ ناچیز سے بہت پیار اور محبت فرماتے تھے۔ آج وہ فانی دنیا سے ظاہر پردہ فرما گئے ہیں۔ اس

Marfat.com

دکھ اور درد کو میں بھلا نہ سکوں گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حبیب آقائے دو جہاں رحمت للعالمین ﷺ کی قربت عطا فرمائے۔ ان کی زندگی ایک مثالی زندگی تھی۔ ان جیسا ولی کامل کا ملنا بہت مشکل ہے۔ وہ ایک ایسا خلا چھوڑ گئے ہیں جو پُر کرنا بہت مشکل ہے۔ 3

☆......☆......☆

صاحبزادہ میاں تنویر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے اپنے دادا جان حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کو ایک بہت بڑا سانحہ قرار دیا ہے:

''حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی ایک روحانی روشنی کا نام ہے۔ میں جب بھی ان سے ملاقات کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوا خواہ وہ ملاقات ایک مہینے بعد ہوتی یا ایک گھنٹے بعد، اس ملاقات کے دوران وہ دینی اور دنیوی معاملات کے متعلق مختلف نصیحتیں فرماتے جن میں زندگی سے موت تک کے سفر کے متعلق باتیں ہوتیں۔ اگر چہ ان کی گفتگو میں عام زندگی کے مسائل کی طرف نشاندہی ہوتی لیکن جو کوئی ان کی باتیں سنتا، اس کی زندگی میں بہت ساری تبدیلیاں آجاتیں۔ ان کی راہنمائی خاص کر میرے لیے نسبتاً زیادہ قابل تقلید تھی تاکہ میں صراطِ مستقیم پر رہوں اور عصر حاضر کی بے راہ روی سے پرہیز کروں کیونکہ میرا تعلق ان کے خانقاہی خاندان سے تھا۔ انہوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنی زندگی لوگوں کی زندگیاں سنوارنے میں گزاری اور اس کوشش میں انہوں نے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں۔ مجھے سال 2009ء کے موسم سرما کی ایک سہ پہر یاد ہے جب انہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا۔ میں ان کے کمرہ میں داخل ہوا اور انہوں نے مجھے حکم دیا کہ دروازہ بند کر دیں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے ایک ڈائری دی اور مجھے حکم دیا کہ ایک شعر اس میں لکھوں اور اکثر اس پر غور و فکر کرنے کا کہا تاکہ مجھے اپنی صلاحیتوں کا اندازہ ہو سکے۔ انہوں نے مندرجہ ذیل شعر پڑھا:

Marfat.com

گھٹے اگر تو اک مشتِ خاک ہے انسان
بڑھے تو وسعتِ کونین میں سما نہ سکے

ان کا وصال نہ صرف میرے لیے بلکہ ہر اس شخص کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ ہے جو ان کے ساتھ رابطہ میں رہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ حکمت اور دانائی عطا فرمائے۔ جس سے ہم اپنی زندگیوں کو ان اصولوں کے مطابق ڈھال سکیں۔ جن کی انہوں نے تبلیغ فرمائی''۔4

☆......☆......☆

جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل صاحب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ان الفاظ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں: ''اعلیٰ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری (رحمۃ اللہ علیہ) اُن نابغہ روزگار ہستیوں میں سے ایک ہستی ہیں جن کا وجود مسعود خطہ پاکستان میں تو بدر منیر کی طرح ہر طرح کی روشنی اور فیض عام جاری کرتا رہا۔ پوری دنیا میں نُورِ اسلام کی اشاعت نے سلسلہ نقشبندی کی تابناکیاں بھی عام فرمادیں۔ وہ علم و عمل اور اخلاص کا پیکر تھے۔ جدھر جاتے علم و عرفان کا نُور پھیلتا ہی جاتا تھا۔ پڑھے لکھے لوگ تو ان کا نام سنتے ہی محبت میں ڈوب جاتے۔ ان کی فیاضی، ان کا حسن سلوک، ان کا طرزِ تکلم، ان کی الفت، ان کی مجالس، ان کی ہر ادا حتیٰ کہ خاموشی بھی پُر فیض اور نفع بخش تھی۔ ہر کوئی یہی محسوس کرتا کہ ساری محبت ساری الفت ساری چاہت میرے ساتھ ہی ہے۔ ان کی نگاہ پُر تاثیر کے چرچے ہر جگہ موجود ہیں۔ ان کی کرامتیں بے شمار ہیں وہی لوگ ان کو بیان کرنے کے حقدار ہیں۔ جن کے سامنے وہ ظاہر ہوئیں۔ اللہ کا فضل بزرگوں کا فیضان اُن پر بہت ہی زیادہ تھا۔ وہ زندہ ولی تو تھے ہی جانے کے بعد ویسا ہی فیض جاری ہے۔ الحمد للہ ان کی اولاد بھی سعادت مند، انتہائی تقویٰ شعار اور ورع والی اور محبت و فیض رسانی والی ہے''۔5

Marfat.com

☆......☆......☆

عطاالرسول اویسی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر اپنے غم کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں: ''بانی تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ، مظہر فیضانِ شیر ربانی'' ،حضرت پیر میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کی خبر ہوئی۔ دلی صدمہ ہوا آپؒ نے مسلک حق اہلسنت کی خوب سرپرستی فرمائی، علماء حق سے بڑی شفقت فرماتے بالخصوص میرے والد گرامی فیض مجسم مفسر اعظم حضرت العلام شیخ القرآن حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی شفقت ومحبت فرماتے جب بھی ضلع بہاولپور کے دورہ پر آتے تو پہلے ہمارے دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد، بہاولپور میں تشریف لاتے ۔اساتذہ علماء وطلبہ کے لیے علم باعمل کی دعائیں فرماتے۔ حضرت کے ایصال ثواب کے لیے جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد وادارہ فیضان رسول فرید آباد بہاولپور میں کثرت ختمات قرآن کریم پڑھے گئے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب سید المرسلین رحمت للعالمین ﷺ کے وسیلہ جلیلہ وبزرگان دین کی برکت سے درجات بلند فرمائے۔ سید عالم نور مجسم ﷺ کا دیدار پرانوار اور آپؐ کی شفاعت عظمیٰ نصیب فرمائے۔ اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے کر حوض کوثر سے سیراب وشاد فرمائے۔ آمین ثم آمین''۔ 6

☆......☆......☆

شاہ انس نورانی صدیقی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کو سُنّیوں کے لیے بہت بڑا نقصان کہتے ہیں: ''صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر ملال کی خبر پڑھ کر دلی افسوس ہوا۔ درحقیقت ان کا وصال ہم سنیوں کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہے مگر اللہ کی مرضی کے سامنے ہم بشر بے بس ہیں اور اس کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔

Marfat.com

بہر حال اس دکھ کی گھڑی میں میری ہمدردیاں آپؒ اور تمام گھر والوں کے ساتھ ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت کی بخشش فرماتے ہوئے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے آپ، اہل خانہ اور تمام مریدین کو یہ نا قابل تلافی نقصان برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت کی خدمات کو ان کے لیے وسیلہ نجات بننا نصیب فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین"۔ 7

☆......☆......☆

حضرت پیر سید محمد نور الحسنین قادری گیلانی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر اظہارِ تعزیت ان الفاظ میں کرتے ہیں: "حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ والاصفات نور اللہ مرقدہٗ کے سانحۂ ارتحال کی جانکاہ خبر ہر نفس کی مانند میرے لیے بھی باعث غم واندوہ ہے۔ یہ تو اللہ رب العزت کا قانون ہے کہ روزانہ کئی آتے اور کئی جاتے ہیں لیکن کچھ جانے والے جاتے جاتے اپنی محبتوں کی قنادیل کچھ اس انداز میں روشن کر جاتے ہیں کہ جن کی لو سے تا قیامِ قیامت ضوپاشی ہوتی رہتی ہے۔ بلاشبہ یہ خاصہ خاصانِ خدا کا ہی ہے اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اسی قبیلے کے ایک فردِ فرید تھے۔ وہ کتنی قد وقامت اور کاٹھ کے انسان تھے، اس کا درست تعین تو تاریخ کا طالبِ علم ہی کر پائے گا جسے آپ کی ذات ستودہ صفات میں ہمہ جہتی، نظر میں گہرائی اور تدبر میں گہرائی بدرجہ اتم دیکھنے کو ملی ہوگی۔ شرقپور شریف کی مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوتے ہوئے آپؒ نے دربار شریف کے معمولات کے ساتھ ساتھ اصلاحِ امت کے لیے ہر ممکن قدم اٹھایا اور اپنے آپ کو صحیح معنوں میں حضرت میاں شیر محمد شیر ربانی شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا پیامبر ثابت کیا۔ آپؒ نے "نورِ اسلام" کے توسط سے اُمت کا روحانی علاج بھی فرمایا اور بے شمار فری ڈسپنسریز کا قیام فرما کر جسمانی مداوا بھی کیا۔

Marfat.com

مدارس اور دارالمبلغین کے قیام میں آپؒ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ سب سے بڑھ کر آپؒ نے اپنی ذاتی کتب کا وسیع ذخیرہ اپنی حیات ہی میں جامعہ پنجاب کو عطیہ فرما کر اپنا نام تاریخ کے اندر جلی حروف میں رقم کر دیا ہے۔ آپؒ کے انتقال پر میں، میرا خاندان، جملہ متعلقین درگاہِ عالیہ حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ اور بزمِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پشاور کے تمام اراکین مغموم اور خانوادۂ عالیہ شرقپور شریف کے شریکِ غم ہیں۔ یہ وہ خلاء ہے جو پُر نہ ہو سکے گا۔ اللہ رب العزت جملہ امتِ مسلمہ کو حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات اور التفات آپؒ کی قبر انور سے نصیب فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صوفیانہ مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین"۔ 8

☆............☆............☆

محمد مظفر اقبال قادری مصطفوی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ان الفاظ میں اظہار تعزیت کرتے ہیں:

"حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی وفات حسرت آیات کی خبر سے دل و دماغ کو شدید صدمہ پہنچا۔ موصوف اہلسنت کی مایہ ناز شخصیات میں سے تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں دین اسلام کی خدمت، اہلسنت و جماعت کے غلبہ اور شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے انتھک کوششیں کیں تمام دینی و ملّی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ تحریک قومی اتحاد، تحریک ختم نبوۃ، تحریک نفاذ نظام مصطفےٰ اور مقام مصطفےٰ کے تحفظ کے لیے عملی جدوجہد کرتے رہے۔

1970ء میں جب سوشلزم کی آندھی چلی تو آپؒ نے شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین

Marfat.com

سیالوی رحمتہ اللہ علیہ صدر جمعیت علماء پاکستان کی قیادت میں جمعیت کے پلیٹ فارم سے سوشلزم کی یلغار کو روکنے کے لیے قومی اسمبلی کا قصور سے انتخاب لڑ کر اسلام اور وطن کی پاسبانی کا حق ادا کیا۔ اُن کے چلے جانے سے ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اُنہوں نے جو آپ سے اُمیدیں وابستہ کر رکھی تھیں امید کی جاتی ہے کہ آپ اُن کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اُس کا رسول ﷺ آپ کے حامی و ناصر ہوں"۔ 9

☆..........☆..........☆

قاری مرغوب احمد قادری نے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ان الفاظ میں اظہار تعزیت کیا: "فخر المشائخ، پیر طریقت، سرچشمہ علم و معرفت، مصدر انوار شریعت، منبع رشد و ہدایت حضرت صاحبزادہ پیر میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم روحانی پیشوا اور اہلسنت و جماعت کے مشائخ عظام میں سے تھے۔

آپ تھے فخر المشائخ خادم دین متین

مہر ہمت ماہ شفقت رہبر دنیا و دین

حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی فیض کو عام کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا اور حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلۂ طریقت کو پاکستان کے گوشے گوشے میں پہنچایا۔ آپؒ جن مساجد اور دینی مدارس کی سرپرستی فرماتے رہے وہ پاکستان تک محدود نہیں بلکہ عراق، ترکی، مدینہ طیبہ اور دوسرے ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ آپؒ نے بہت سے دینی مدارس اور 62 مساجد کی تعمیر میں مالی معاونت فرمائی۔

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی مذہبی دینی ملّی اور سیاسی خدمات کا حصہ بہت وسیع ہے ان کو تحریر میں لانے کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔ آپؒ عاشق رسول فنافی الرسول تھے۔ آپؒ کا سونا، جاگنا، کھانا، پینا، بیٹھنا، اٹھنا، سب سنت نبوی ﷺ کے مطابق تھا آپؒ پر عشق محمدی ﷺ کا رنگ چڑھا ہوا تھا۔ آپؒ ناداروں کی مدد کرتے، مہمانوں کی خاطر تواضع فرماتے، صاحب علم لوگوں کی قدر کرتے اور علماء کا احترام کرتے تھے۔ آفتاب ولایت حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ مورخہ 23 فروری 1933ء کو بمطابق 27 شوال 1351ھ بروز جمعرات صبح صادق کے وقت حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے اور آپؒ کا وصال بروز بدھ 5 ذیقعد 1434ھ بمطابق 11 ستمبر 2013ء کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کے فیوض و برکات سے ہمیں نوازے اور آپؒ کے مزار اقدس پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے"۔ 10

☆..........☆..........☆

ڈاکٹر سعید نیازی صاحب حب آئی سرجن کا آپؒ کے وصال پر اظہار تعزیت:

"حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ شیر ربانیؒ و حضرت ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ سے میرا پہلا تعارف چوہدری محمد حنیف صاحب، چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی کی وساطت سے پہلی بار 2005ء کے اوائل میں ہوا۔ اس سے پہلے ہمارا گھرانہ جو کہ مولانا محمد عبدالستار خاں نیازیؒ مجاہد ملت کا خانوادہ ہے وہاں پر آپؒ اور آپؒ کے فرزندگان کا آنا جانا اکثر و بیشتر لگا رہتا تھا اس لیے اس دینی گھرانے سے بچپن ہی سے متعارف تھا۔ میاں صاحب کی پہلی ہی ملاقات نے دِل پر قلبی اور روحانی گہرے اثرات ڈالے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ان سے بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ ایک

Marfat.com

یادگار ملاقات جس میں پروفیسر ڈاکٹر ساجدہ سلطانہ علوی کینیڈا، سید جمیل احمد شاہ صاحب، حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور چودھری حنیف صاحب اور میں (ڈاکٹر سعید نیازی) شامل تھے۔ اس ملاقات کی پہلی نشست میں علمی فکری اور سلسلہ چشتیہ کے اولیائے کرام کی دینی و ملی خدمات پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ ایک اعلیٰ اور شاندار دعوت میں شرکت کی۔ ہر سال رمضان شریف میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ بیت النور میں ایک علمی اور فکری محفل برپا کرتے جس میں اس ناچیز کو بھی مدعو کیا جاتا اور اس کے بعد افطار کا بھی انتظام ہوتا۔ ناچیز سے میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی آخری ملاقات 25 یا 26 شعبان المبارک کو پنجاب یونیورسٹی میں ہوئی۔ چونکہ ناچیز عمرہ پر جا رہا تھا اس لیے آپؒ نے خصوصی طور پر مجھے عمرہ کی ادائیگی کی اجازت فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ میری اور میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی یادگار ملاقات رہی۔ اس کے بعد مصروفیات کی بنا پر میں آپؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا تاوقتیکہ آپؒ کی ناگہانی وفات کی خبر ملی جس سے دل پارہ پارہ ہو گیا۔ پھر آپؒ کے جنازہ میں شرکت کے لیے چودھری محمد حنیف صاحب، سید جمیل احمد رضوی صاحب اور باقی دوستوں کے ہمراہ شرقپور شریف میں حاضر ہو کر لاکھوں فرزندان توحید کے ہمراہ جنازہ میں شرکت کی۔ یہ بھی میرے لیے باعث عزت و شرف کا باعث بنا"۔

11

☆..........☆..........☆

ماسٹر عبدالحمید نقشبندی مجددی کا اظہار تعزیت: "ہر سال عرس مبارک حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ پر شرقپور حاضری دیتا۔ ہر عرس مبارک پر دوران تقاریر علماء

Marfat.com

کرام اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد کی طرف سے اعلان کیا جاتا کہ داڑھی رکھنا حضور پُر نور حضرت سید دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ ہر مسلمان خصوصاً شیر ربانیؒ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے یعنی مریدین کو داڑھی رکھنی چاہیے۔ آئندہ سال جب آپ عرس پاک پر آئیں تو آپ سب وعدہ کریں داڑھی چہرے پر سجی ہوئی ہو۔ ہاتھ بلند کریں پنڈال میں بیٹھے کافی تعداد میں ہاتھ بلند کیے جاتے۔ تین سال عرس مبارک میں حاضری دی اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے الوداعی ملاقات میں قطار میں چودھویں نمبر پر کھڑا تھا کہ حضرت صاحبؒ کی نگاہ غصہ بھری مجھ پر پڑی۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ مجھ سے کون سی خطا سرزد ہوئی ہے۔ آخر ذہن میں آیا ہر سال وعدہ کرتا ہوں کہ میں داڑھی رکھوں گا۔ ابھی تک داڑھی نہیں رکھ سکا۔ اپنی باری پر حضرت صاحبؒ کے سامنے بیٹھ کر دعا کے لیے عرض کی لیکن آپؒ نے میرے لیے دعا کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے۔ باقی پیر بھائیوں کے لیے آپؒ دعا کرتے رہے اور وہ جاتے رہے۔ آپؒ کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے بعد میں فارغ ہوا۔ تقریباً ایک ہفتہ بعد میں صبح شیو کرنے کے لیے بلیڈ لیکر شیو کرنے لگا تو ریزر میں سے بلیڈ نہ ملا۔ اپنی بیوی سے پوچھا بلیڈ کیوں بغیر پوچھے لیتی ہو۔ اس نے کہا میں کبھی آپ کی کوئی چیز الماری میں سے نہیں چھیڑتی۔ بیوی کو ریزر دکھایا تو بلیڈ آدھا نکلا۔ حالانکہ جب بلیڈ الماری سے لایا تو اس میں سالم بلیڈ محسوس ہوا تھا۔ بیوی کو بلیڈ دکھانے لگا تو آدھا۔ میں نے بیوی سے کہا کہ آج میرے پیر و مرشد نے مجھے داڑھی رکھا دی ہے اور میں نے اس دن سے داڑھی کا خط کرانا شروع کیا ہے اور داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ میاں صاحبؒ دیکھ کر خوش ہوئے اور ایک مرتبہ مجھے میاں صاحبؒ فرمانے لگے آپ بزرگ آدمی ہیں"۔ 12

Marfat.com

☆............☆............☆

سردار محمد اکرم بٹر صاحب کا اظہار تعزیت: ''حضورِ والا آپ کے والد گرامی اور لاکھوں وابستگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے روحانی تاجدار شمس المشائخ حضرت میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کا سانحہ ارتحال قوم مسلم بالخصوص اہلسنّت و جماعت کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ آپؒ کی ذات ستودہ صفات ایک شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتی تھی۔ جس کے سائے میں اپنے پرائے سبھی سکون و راحت محسوس کرتے تھے۔ سوچ رہا ہوں کہ کس سے تعزیت کروں۔ حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ تو پہلے ہی داغ جدائی دے گئے۔ ابھی ان کی جدائی کا زخم مندمل نہیں ہوا تھا کہ ''جمیل المدحت'' بھی دار فنا سے دار بقا کی طرف چلے گئے۔

پھر دماغ کے کسی گوشہ سے یہ رنجیدہ سی آواز سنائی دیتی ہے کہ میاں جلیل احمد شرقپوری سے اظہار تعزیت کرو کہ وہ یتیم ہو گئے ہیں۔ میاں سعید احمد شرقپوری کو پُرسہ دو کہ ان کے سر سے سایہ پدری اُٹھ گیا ہے۔ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ میاں ولید احمد صاحب سے تعزیت کرنی چاہیے کہ وہ محبت بھری دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر ساری سوچوں کے بعد یہی سمجھ میں آتا ہے کہ اپنے آپ سے ہی تعزیت کر لو کیونکہ تم بھی توفیضان شیر ربانیؒ کی خیرات سے محروم ہو گئے ہو۔

کل کے اخبار میں اطلاع تھی کہ چہلم کے موقع پر ''یادگار جمیل'' شائع ہو رہی ہے یہ نام میں اپنی طرف سے تجویز کر رہا ہوں۔ اگر کرم نوازی فرمائیں تو میں بھی خود کو غلامانِ شیرِ ربانیؒ کی دعاؤں کا حق دار سمجھوں گا۔ اس وقت صحت خراب ہے اور وقت کی تنگ دامنی کے باعث مختصر سی تحریر بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ مذکورہ کتاب کا حصہ بنائیں گے''۔ 13

Marfat.com

☆..........☆..........☆

حکیم سید سکندر صولت واسطی صاحب کا اظہارِ تعزیت: ''مجھے میاں جمیل احمد شرقپوری مرحوم و مغفور کا اس جہاں سے رخصت ہونے سے جو دلی صدمہ ہوا ہے اُس کو نہ لفظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے نہ ہی تحریر کیا جا سکتا ہے۔ آپؒ کا قطبِ زمان، وحیدِ عصر، امیر شریعت اور پیرِ طریقت فنافی اللہ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو قائم رکھنا ایک ناقابلِ فراموش، بے مثال اور یادگار کارنامہ ہے جو سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔
مجھے اس پر فخر ہے کہ میرے والد مرحوم حکیم نیر واسطی کا اس گھرانے سے دیرینہ روحانی تعلق تھا اور میں بھی ان کے نیازمندوں اور عقیدت مندوں میں شامل رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ فرزندانِ ارجمندان اس اعلیٰ مشن کو جاری و ساری رکھیں کے اس ضمن میں اُن کو ہمارا بھرپور تعاون حاصل ہوگا۔ ان شاء اللہ''۔ 14

☆..........☆..........☆

علامہ مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی کا اظہارِ تعزیت: فخر المشائخ، بانی تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری علیہ الرحمہ کا سانحۂ ارتحال عظیم قومی و ملی نقصان ہے جس کا پورا ہونا ناممکن ہے۔ آپ کی ذات تقویٰ و پرہیزگاری کا مجسمہ تھی اور اپنے اسلاف کی عظیم یادگار تھی۔ حضرت اعلیٰ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والوں کی آؤ بھگت کرنا آپؒ کا شیوہ تھا۔ آپؒ نے اپنی اس فانی زندگی کو محبوبِ حقیقی کی اطاعت و فرمانبرداری میں صرف کیا اور اپنے پاس آنے والوں کو سنتِ مصطفیٰ علیہا التحیۃ والثناء کے رنگ میں رنگا۔ آپؒ کی دینی و ملی خدمات ملتِ اسلامیہ کا عظیم اثاثہ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کے فیض کو عام کرے اور آپؒ کے جملہ معتقدین و متوسلین کو اس صدمہ عظیمہ کو

Marfat.com

برداشت کرنے کی ہمت وتوفیق دے اور آپؒ نے اپنی حیات مستعار میں جو نقوش چھوڑے ہیں ان کو ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین! جامع مسجد انوار حبیب غلہ منڈی کاموکے میں آپؒ کے لیے فاتحہ خوانی کروائی گئی"۔ 15

☆............☆............☆

حافظ محمد عبدالستار سعیدی کا اظہار تعزیت: "رب کریم عزوجل کا اٹل قانون ہے کہ ہر ذی روح نے ذائقہ موت چکھنا اور اس دروازے سے بہرحال گزرنا ہے مگر کچھ لوگوں کے دنیا سے چلے جانے کے باعث چند افراد، ایک گھرانہ، ایک قبیلہ وخاندان، ایک قوم وجماعت یا ایک شہر وملک متاثر ہوتا ہے جبکہ کچھ ایسے بھی جلیل القدر محبوبانِ خدا ہوتے ہیں جن کے دنیا سے رحلت فرمانے سے ایک جہاں متاثر ہوتا ہے۔ حضرت گرامی مرتبت پیر طریقت، راہنمائے شریعت، واقفِ اسرار طریقت، شناسائے رموز معرفت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری نوراللہ مرقدہٗ کا شمار بھی انہی مؤخرالذکر شخصیات کاملہ میں ہوتا ہے۔ آپؒ کا اسلوب تربیت وتبلیغ انتہائی حکیمانہ، اقوال وارشادات عارفانہ اور اخلاق وکردار کریمانہ تھا۔ علم دوستی کے ساتھ ساتھ علماء کی قدردانی اور حوصلہ افزائی میں بھی میاں صاحبؒ اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ مذہب مسلک اور مشرب کی تبلیغ وترویج، اعلاء اور سربلندی کے لیے ہمہ وقت مصروف عمل رہتے۔ اسی مقصد عظیم کے لیے ملک وبیرون ملک دنیا کے اکثر وبیشتر ممالک کے دورے اور زرکثیر خرچ کر کے سینکڑوں کتب ورسائل ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کیں اور یوم مجددؒ کے عنوان سے عظیم الشان کانفرنسیں منعقد کرنا آپؒ کے اخلاص وللّٰہیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میاں صاحبؒ کا سب سے نمایاں وصف اور کامل خوبی توکل علی اللہ اور استغناء نفس تھا۔ طمع، لالچ خودغرضی اور مفادپرستی جیسے رذائل سے آپ کا دامن پاک تھا۔ آپؒ ہر وقت ملک و

Marfat.com

ملت کی بہتری اور دین اسلام کی اشاعت کے لیے فکر مند رہتے اور ان کی اصلاح و اعلاء کے لیے کچھ کر گزرنے کے جذبۂ صادقہ سے سرشار اور بیقرار رہتے تھے اور یہ سلسلہ شدید علالت کے باوجود آپ کے وصال مبارک تک جاری و ساری رہا۔ راقم کو آپؒ سے شناسائی اور شرف ملاقات 1975ء سے حاصل ہے۔ اس فقیر حقیر پر آپ کی عنایات اور شفقتوں کا دورانیہ 38 سالوں پر محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو مزید بلندی درجات عطا فرمائے''۔ 16

☆..........☆..........☆

ڈاکٹر ساجدہ ایس علوی صاحبہ کا اظہار تعزیت: ''ڈاکٹر صاحبہ نے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سن کر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار بذریعہ ای میل کیا۔ یہ مجھے (سید جمیل احمد رضوی) 13 ستمبر 2013ء کو ملی۔ ڈاکٹر صاحبہ نے مجھے لکھا کہ ان کے تعزیتی کلمات صاحبزادہ میاں ولید احمد صاحب تک پہنچا دوں۔ چنانچہ میں نے 15 ستمبر 2013ء کو اس ای میل کی دو کاپیاں صاحبزادہ میاں ولید احمد صاحب کو شرقپور شریف میں پہنچا دیں۔ اس روز میں چوہدری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) کے ساتھ وہاں حاضر ہوا تھا۔ اور اس کی اطلاع ساجدہ صاحبہ کو کر دی۔ انھوں نے بذریعہ ای۔ میل میرے پیغام کی رسید 16 ستمبر 2013ء کو بھجوا دی جس میں انھوں نے حضرت میاں صاحبؒ کی بے لوث شفقت کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ مجھے ہمیشہ یاد رہیں گے''۔ 17

☆..........☆..........☆

صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر صاحب کا اظہار تعزیت: ''حضرت پیر میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر سن کر بے حد افسوس ہوا آپؒ یادگار اسلاف تھے، دین

Marfat.com

اسلام کی تبلیغ بالخصوص سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج اشاعت اور مسلک مجدد الف ثانی ؒ کے احیاء کے لیے آپ کی گراں قدر خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائینگی، آپؒ کے جانے سے روحانی دنیا سونی ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کے درجے بلند فرمائے اور آپ نے تحریر و تقریر کے ذریعہ جو شریعت و طریقت کے لیے خدمات انجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمائے اور ان کے اس مشن کو جاری رکھنے کی آپ کو توفیق عطا فرمائے''۔18

☆..........☆..........☆

علامہ رضائے مصطفیٰ نقشبندی صاحب کا اظہار تعزیت: ''حضرت پیر طریقت میاں جمیل احمد شرقپوری علیہ الرحمہ با عمل متقی انسان تھے۔ ہزار ہا لوگ ان کے ساتھ وابستہ ہوکر نیک انسان بن گئے۔ آپؒ نے ساری زندگی اولیاءِ کاملین کی تعلیمات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات حضور ﷺ کی امت تک پہنچائے۔ نصف صدی سے زائد تسلسل کیساتھ ماہنامہ ''نور اسلام'' کا اجراء آپؒ کی بہت بڑی کاوش ہے۔ آپ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے بہت ساری خوبیاں رکھی تھیں۔ آپ سخی بھی تھے اور میزبان بھی تھے۔ علماء کی بہت زیادہ قدر فرمانے والے تھے۔ آپؒ کبھی علیل بھی ہوتے تو جب خادم آپ کو اطلاع کرتے کہ علماء زیارت کے لیے آئے تو آپ فوراً علماء کو موقع دیتے۔ ایک سے زائد مرتبہ ہم نے خود آپ کی اس محبت و شفقت کا نظارہ کیا۔ آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد میں نسل در نسل آپ کے نیک جذبوں کے وارث پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کے قرابت داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے''۔19

☆..........☆..........☆

محمد محفوظ الحق غفرانی صاحب کا اظہار تعزیت: ''فخر المشائخ یادگار اسلاف، سلسلہ

Marfat.com

عالیہ نقشبندیہ کے نیر تاباں حضرت میاں جمیل احمد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فی الحقیقت اعلاء کلمۃ الحق کی ایک تحریک تھے۔ آپؒ ایثار پیشہ مبلغ اسلام تھے۔ آپ نے تقریراً تحریراً اشاعتِ مسلک حق اہل سنت کی ترویج و تبلیغ خصوصاً طریقت میں دیگر خدمات کے علاوہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی نشر و اشاعت کے لیے مبنی بر اخلاص اور قابل تحسین خدمات سر انجام دیں۔ جنہیں بھلایا نہیں جا سکتا۔

حضرت شیر ربانی قدسنا اللہ بسرہ العزیز اور حضرت ثانی لا ثانی نور اللہ مرقدہ کی روحانی سرپرستی میں آپؒ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے افکار کو جو کہ دین اسلام کی حقیقی تعبیر اور ترجمان ہیں۔ عام کرنے میں ساری زندگی بسر کی۔ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت کے بعد دینی مسلکی موضوعات پر مبنی لٹریچر کی طباعت اور اشاعت ماہنامہ نور اسلام کا تسلسل، دار المبلغین حضرت میاں صاحب، بے شمار کتب کی اشاعت و طباعت اور مفت تقسیم بالخصوص تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ وغیرہ ایسے عظیم کارنامے ہیں جو کہ ایک کامیاب تحریک کہلانے کے مستحق ہیں اور آپ کی معنی خیز تربیت کا اثر تھا کہ قدرت نے آپؒ کو آپ کے عالی وقار صاحبزادگان کے ساتھ ساتھ آپ کے خدام اور مریدین کی ایسی جماعت عطا فرمائی تھی جو کہ رزق حلال کے حصول کی ڈیوٹی کے بعد شب و روز اپنے شیخ کے حکم کی تعمیل میں مصروف رہنا حاصل زندگی سمجھتے تھے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کی اولاد امجاد کو۔ وابستگی نسبت کو حضرت کی جلائی ہوئی شمع کی روشنی میں ہمیشہ محرک و متحرک رکھے"۔ 20ے

☆..........☆..........☆

محمد برھان الحق جلالی (ایم۔اے، بی۔ایڈ) کا اظہار تعزیت: "فخر المشائخ روحانیت

Marfat.com

کے بحر بیکراں پیر طریقت رہبر شریعت عالم با عمل مبلغ اسلام جناب میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کا علم ہوا بہت افسوس ہوا۔ جناب میاں صاحبؒ اللہ کے ایک ولی کامل تھے۔ آپ واقعی اسم با مسمیٰ تھے۔ ان کے چہرے سے نور عیاں تھا۔ آپ کے اندر یہ صفت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی کہ اللہ کا ولی وہ کہ جسے دیکھ کر خدا یاد آئے۔ آپ کو میں نے جب بھی دیکھا آپ کے چہرے پہ نورانیت کو عیاں پایا۔ آپ پکے سچے عاشق رسول ﷺ تھے بلکہ اگر کہا جائے کہ آپ فنافی الرسول ﷺ تھے تو غلط نہ ہوگا۔ آپؒ نہ صرف اعلیٰ پائے کے خطیب تھے بلکہ آپ اعلیٰ پائے کے مصنف بھی تھے۔ آپؒ کی تقاریر سن کر لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ نے اپنی تقاریر کے ذریعے لوگوں میں تحفظ ناموس رسالت مآب ﷺ کا احساس پیدا کیا۔ آپؒ کے مریدین بے شمار ہیں۔ جنہوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ قبلہ میاں صاحبؒ کا اوڑھنا بچھونا سنت رسول ﷺ کے مطابق تھا۔ آپؒ کی وفات سے عالم اسلام ایک عظیم عالم ایک عظیم مبلغ ایک عظیم داعی اسلام سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ ہمیں ان کا حقیقی نعم البدل عطا فرمائے اللہ ان کی قبر کی منزلیں آسان فرمائے اللہ ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے اور ان کے صدقے اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور پاکستان کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے آمین ثم آمین"۔ 21ے

☆............☆............☆

صاحبزادہ محمد محبت اللہ نوری صاحب کا اظہار تعزیت: "موت ایک اٹل حقیقت ہے، اس عالم آب و خاک میں جو آیا ہے اسے بہر حال لوٹ کر جانا ہے، مگر گزشتہ کچھ عرصہ سے اہل اللہ کے قافلے اس تیزی سے منزل آخرت کی طرف رواں دواں ہیں کہ اہل علم و فضل کی محفل سنسان ہو کر رہ گئی ہے --- اور اب فخر المشائخ میاں جمیل احمد بھی اپنے خالق

Marfat.com

حقیقی سے جا ملے --انا للّٰہ و انا الیہ راجعون-- میاں صاحبؒ سے پہلی بار ۱۹۷۶ء
میں قطب مدینہ حضرت مولانا محمد ضیاء الدین مدنی کے ہاں مدینہ منورہ میں ملاقات ہوئی--
ان دنوں انھوں نے سعودیہ کا اقامہ حاصل کیا ہوا تھا اور سال میں کئی کئی ہفتے مدینہ منورہ میں
گزارتے--- میاں صاحبؒ اپنے اسلاف کے حقیقی جانشین اور پیکر مہر و مودت تھے، وہ
کتاب اور اہل علم و دانش کے قدردان تھے--- سال ہا سال تک ماہ نامہ نور اسلام کے مدیر
رہے--- ملک کے طول و عرض میں تحریکی انداز میں یوم مجددؒ منانے کی طرح ڈالی---
انھیں حضرت سیدی فقیہ اعظم مولانا ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی قدس سرہ العزیز سے بھی بڑی محبت
تھی، اس علاقہ سے گزر ہوتا تو ملاقات کے لیے تشریف لاتے--- کئی بار دار العلوم حنفیہ
فریدیہ کے سالانہ اجلاس اور حضرت سیدی فقیہ اعظم کے عرس کی تقریبات میں مہمان خصوصی
کی حیثیت سے شرکت فرمائی--- عرصہ سے علیل تھے، تین چار سال قبل ان کی عیادت کے
لیے شرق پور شریف حاضر ہوئے، لاہور سے روانگی کے وقت علامہ تابش قصوری نے میری
آمد کی اطلاع کر دی تھی--- حلقۂ مریدین میں تشریف فرما تھے، دیکھتے ہی بڑی محبت سے
معانقہ فرمایا--- محفل برخاست کر کے خصوصی نشست گاہ میں لے گئے--- پر تکلف ناشتے
اور ڈھیر دعاؤں سے نوازا۔

ان کی رحلت سے بزم طریقت سونی ہو کر رہ گئی ہے--- قحط الرجال کے اس دور
میں ان کا وجود بسا غنیمت تھا--- افسوس کہ علالت طبع کی بنا پر شدید خواہش کے باوجود
جنازہ میں خود تو شامل نہ ہو سکا، البتہ عزیز بیٹے (صاحبزادہ) محمد سعد اللہ نوری (ایڈووکیٹ)
نے میری نمائندگی کرتے ہوئے مفکر اسلام علامہ احمد علی قصوری کی معیت میں جنازہ میں
شمولیت کی--- اللہ کریم ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرماتے ہوئے انھیں اعلیٰ علیین میں جگہ

Marfat.com

عطا فرمائے، ان کے اہل خانہ، مریدین، محبین و معتقدین کو صبر جمیل سے نوازے اور ان کے صاحبزادگان میاں سعید احمد صاحب، میاں جلیل احمد صاحب اور ان کے پوتے میاں ولید احمد صاحب کو ان کا مشن جاری رکھنے کی توفیق بخشے"۔ 22

☆..........☆..........☆

محمد یٰسین قصوری نقشبندی کا اظہار تعزیت: "فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا سانحہ ارتحال پوری ملت اسلامیہ بالخصوص اہل سنت کے لیے نا قابل تلافی نقصان ہے۔ آپؒ کے وصال سے اہل سنت میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جو سالوں تک پُر نہیں ہو سکے گا۔

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تدریسی، اصلاحی، تصنیفی، تالیفی اور اشاعتی خدمت کے حوالہ سے اپنی ذات میں ایک ادارہ، ایک جماعت اور ایک تحریک تھے۔ شریعت و طریقت اور علمی و ادبی خدمات تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے، جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

آپؒ کی شفقتیں، عنایات اور نوازشات کا دائرہ اس قدر وسیع تھا کہ عوام و خواص سب پر یکساں ہوتیں البتہ لکھنے پڑھنے والے لوگوں کو اپنے قریب بٹھاتے، ان کی حوصلہ افزائی فرماتے اور مفید مشوروں سے نوازتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؒ کے خدام و مریدین میں اکثریت لکھنے پڑھنے والوں کی ہے۔

آپؒ نے ماہنامہ "نور اسلام" شرقپور شریف کا اجراء کیا اور حالات کے ناموافق اور گرانی کے باوجود اس کی اشاعت کو یقینی بنائے رکھا۔ نصف صدی سے زائد عرصہ سے یہ مجلہ شایان شان انداز میں شائع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آپؒ کا یہ اشاعتی مجلہ ہمیشہ جاری

Marfat.com

رہے گا اور اس کے ذریعے آپ کے خدام کو آپ کا فیض پہنچتا رہے گا۔
ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؒ کی تبلیغی، تصنیفی اور اشاعتی خدمات کو مقبول فرمائے اور خدام کو آپؒ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپ کے مشن کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے''۔ 23ے

☆..........☆..........☆

صاحبزادہ پیر محمد عرفان توگیروی کا اظہارِ تعزیت: ''یوں تو اس دنیا میں سینکڑوں لوگ دارِ فانی سے رُخصت ہوتے ہیں اور ان کی موت کی اطلاعیں آتی ہیں۔ لیکن ایسی شخصیت جس کا علمی وروحانی اثر پورے پاکستان بلکہ غیر ممالک میں بھی پھیلا ہوا ہو۔ جن کے تقویٰ و پرہیزگاری کا شہرہ عالم اسلام میں ہو۔ ان کی موت کی خبر پر انسان کا ذہن شدتِ غم کے باعث بے یقینی کا شکار ہو جاتا ہے؟ کیا واقعی علم وروحانیت کی جامع شخصیت اٹھ گئی؟ کہیں یہ خبر جھوٹی تو نہیں؟ بے یقینی کی انتہائی کیفیت......! طرح طرح کے سوال اس خبر کے بے یقینی ہونے کا تقاضا کر رہے ہوتے ہیں۔ خبر کی تصدیق پر مومن انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے بعد نہ صرف اس شخصیت کی موت کی تصدیق کرتا ہے بلکہ ''کل نفس ذائقة الموت'' کے تحت راضی بر رضائے الٰہی رہتے ہوئے ان کے لیے دُعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ یہی حال اس وقت ہمارا تھا جب ہمیں فخر المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری علیہ الرحمتہ کے وصال کی خبر ملی۔ بلاشبہ حضرت کا وصال علمی وروحانی حلقوں کے لیے بہت بڑا نقصان ہے۔ 2001ء کی بات ہے جب فقیر جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں درجہ صرف میں پڑھتا تھا۔ میں اور میرے ایک دوست مولانا لیاقت علی سلطانی صاحب ہم دونوں کو آستانہ عالیہ شرقپور شریف جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جب

Marfat.com

فخر المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بہت زیادہ شفقت سے نوازا۔ کچھ کتب اور پیسے بھی میاں صاحب نے ہم کو عنایت فرمائے۔ علماء اور طلبہ سے بہت مروت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ قلمی یادگار بھی چھوڑی ہیں۔ چند نامور کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔ 1- مسائل نماز۔ 2- عربی گرائمر 3- تذکرہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ 4- ارشادات مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ 5- تذکرہ مشائخ نقشبندیہ 6- تذکرہ حضرت میاں شیر ربانی علیہ الرحمۃ 7- مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ۔

جنازہ: آپ کا جنازہ 12 ستمبر 2013ء بروز جمعرات 5 بجے آپ کے پوتے صاحبزادہ میاں ولید احمد صاحب شرقپوری نے پڑھایا۔ لاکھوں کا جم غفیر تھا۔ الحمد للہ فقیر تو گیروی کو بھی جنازہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

24

حواشی

1 فیضان فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ:
ازڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص 344

2 ایضاً ص۔ 344۔ 345

3 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف:
اکتوبر 2013ء: ص 50۔ 51

Marfat.com

۴ ایضاً،ص51

۵ ایضاً،ص51

۶ ایضاً،ص52،

۷ ایضاً،ص52

۸ ایضاً،ص52

۹ ایضاً،ص52۔53

۱۰ ایضاً،ص53

۱۱ ایضاً،ص54

۱۲ ایضاً،ص53

۱۳ ایضاً،ص54

۱۴ ایضاً،ص54

۱۵ ایضاً،ص54۔55

۱۶ ایضاً،ص55

۱۷ ایضاً،ص55

۱۸ ایضاً،ص55۔56

۱۹ ایضاً،ص56

۲۰ ایضاً،ص56

۲۱ ایضاً،ص56۔57

۲۲ ایضاً،ص57

۲۳ ایضاً،ص57

۲۴ ایضاً،ص57۔58

Marfat.com

قطعات تاریخہائے وصال

''حق مآب فخر المشائخ''

2013ء

''آہ تاجدار شرق پور شریف''

1434ھ

''زبدۂ انجمن صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی''

2013ء

(1)

چلا دہر سے ہادیٔ شرق پور عقیدت بجا غم سے معمور ہے

''شب فرقت عالم معرفت'' سن الوداع کہہ دو، مہجورؔ ہے

2013ء

(2)

جہاں کو ہوا ان کی رحلت کا صدمہ تھے سامان اُمید فخرالمشائخ

سن وصال مہجورؔ کہہ ارتجالاً ہے ''دامان اُمید فخرالمشائخ''

2013ء

(3)

اُٹھا آج یوم مجدد کا داعی شہ بزم عرفان ، پیر طریقت

کہوں سال ترحیل مہجور رضوی ہے ''منشائے ایمان پیر طریقت''

2013ء

Marfat.com

(4)

تھا پیکر بجا ایک علم و عمل کا گیا ہے جو کر کے ہمیں آج رنجور
کہو "پیرِ خانہ نقش بندی" سن وصل پر بر ملا آپ مہجورؔ
1434ھ

(5)

بڑھی اُس سے رفعت ہے فقر و غنا کی ہوا سلسلہ اُس سے مبرور، کہیے
ندا غیب سے ہے یہ مہجورؔ آئی "جواہر شناس شرقپور" کہیے
1434ء

سید عارف محمود مہجورؔ رضوی گجرات

Marfat.com

دار المبلغین کی اعانت

دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (برائے طلباء)

اور جامع حضرت شیر ربانیؒ (برائے طالبات) سے تعاون کی اپیل

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کہ امت مسلمہ میں ایک ایسا گروہ ہر وقت موجود رہنا چاہیے جو کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔

فرمان نبی کریم ﷺ ہے کہ:

"علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ (برائے طلباء) گذشتہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے ملت اسلامیہ کیلئے گراں قدر علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس کے علاوہ جامع حضرت شیر ربانیؒ (برائے طالبات) بچیوں کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کر رہا ہے۔ ان کے مادی وسائل کا انحصار متوکلاً علی اللہ امت کے دین دوست مخیر حضرات پر ہے۔ الحمد اللہ طلباء و طالبات کے بڑھتے ہوئے اعتماد کے باعث تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ ساتھ مہنگائی بھی بڑھ رہی ہے۔ ادارہ ان تمام طلباء و طالبات کو مفت تعلیم، کھانا اور رہائش مہیا کر رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر عمارات کی تعمیرات کی مزید توسیع بھی زیر غور ہے۔ ایسے حالات میں ضروری ہے کہ ہم اپنے تمام دوست احباب کو احساس دلائیں کہ وہ دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ اور جامع حضرت شیر ربانیؒ کے ساتھ بڑھ چڑھ کر تعاون فرما کر ان کو مضبوط کریں۔ اپنی زکوٰۃ، صدقات

Marfat.com

عطیات و عُشر خصوصاً عید الضحیٰ کے موقع پر قربانی کی کھالیں (یا ان کی فروخت سے حاصل شدہ رقوم) کے ذریعے راقم الحروف سے تعاون کر سکتے ہیں یا پھر اپنے علاقہ میں یو بی ایل بنک اکاؤنٹ نمبر 7-0101979 برانچ کوڈ 0103 شرقپور شریف میں جمع کروا سکتے ہیں ۔ 2008 میں ان اداروں کی عملی انتظامات حضور فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ ناچیز کے سپرد فرما دیئے۔ آپ سے پُر زور اپیل ہے کہ حضور فخر المشائخ کے اس علمی فیضان کو احسن طریقہ سے جاری و ساری رکھنے کیلئے راقم الحروف سے شان شایان طور پر تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ وثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیض سے مستفیض ہوں۔

خاک پائے شیر ربانیؒ وثانی لاثانیؒ

وگدائے فخر المشائخؒ وزینت المشائخ

صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی وثانی لاثانی شرقپور شریف

Marfat.com

یا اللہ جل جلالہٗ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر سال 17,18 اکتوبر بمقام شرقپور شریف

سالانہ

وزیرائے حضرت ثانی لاثانی غلام اللہ پیر
مرشد اہل طریقت مظہر فیض کثیر

عرس مبارک

عظیم الشان

شہنشاہِ طریقت غوثِ زماں
پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ
شرقپوری نقشبندی مجددی
المعروف ثانی لاثانی

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت شبیہ ثانی لاثانی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ
بانی تحریک حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ
نقشبندی مجددی
یوم مجدد فخر المشائخ شیر ربانی
شرقپور شریف

نوٹ

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
حضرت میاں خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ
شرقپوری نقشبندی مجددی
کا سالانہ عرس مبارک ہر سال ربیع الاول
کے تیسرا جمعہ کو شرقپور شریف میں منعقد ہوگا

زیر اہتمام

صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
صاحبزادہ میاں محمد صالح شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

یا اللہ جل جلالہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

امام ربانی حضرت

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ختم مبارک کا سالانہ

مورخہ **28,27** صفر

شرقپور شریف میں منعقد ہوگا

شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

(نوٹ) صفر المظفر کا مہینہ 29 کا شمار ہوگا

زیر اہتمام

صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

صاحبزادہ میاں محمد صالح شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف

رجسٹرڈ نمبر CPL-35

Monthly NOOR-E-ISLAM Sharqpur Sharif

بانی

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت شبیہ ثانی لاثانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ

بانی تحریک حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ شیر ربانی

یوم مجدد فخر المشائخ نقشبندی مجددی شرقپور شریف

مختلف رفاعی ادارے

- دارالمبلغین حضرت میاں صاحب (برائے طلباء)
- جامع حضرت میاں صاحب (برائے طالبات)
- فری سفری شفاخانہ (شرقپور شریف)
- شیر ربانی فری ڈسپنسری (شرقپور شریف)

(جس میں ایکسرے ای سی جی، ایمبولینس وغیرہ کا اہتمام ہے)

اہل ثروت حضرات وخواتین سے التماس ہے کہ وہ ان اداروں کی سرپرستی فرما کر ان کو مضبوط کریں۔ خصوصاً عیدالضحیٰ کے موقع پر قربانی کی کھالیں (یا ان کی فروخت سے حاصل شدہ رقوم) ادارہ دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف میں ارسال کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

عزت مآب صاحبزادہ میاں سعید احمد مجددی نقشبندی مجددی

عزت مآب صاحبزادہ میاں جلیل احمد مجددی نقشبندی مجددی

عزت مآب صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد مجددی نقشبندی مجددی

عزت مآب صاحبزادہ میاں محمد صالح نقشبندی مجددی

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

Marfat.com

صحت نامہ

ماہنامہ نورِ اسلام (فخر المشائخ نمبر) جلد دوم

ماہنامہ نورِ اسلام کے زیرِ حوالہ فخر المشائخ نمبر میں پرنٹنگ کے دوران بوجوہ کئی مقامات پر الفاظ ٹوٹ گئے ہیں یعنی ایک لفظ دو سطروں میں آ گیا ہے۔ حصہ (الف) میں ان کی نشاندہی اس طرح کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ نمبر دیا ہے پھر قوسین میں سطور نمبر درج کر دیے ہیں۔ قارئین کرام اس کو پیشِ نظر رکھیں۔

اپنی بھرپور کوشش کے باوجود پروف خوانی میں حصہ (ب) میں درج اغلاط رہ گئی ہیں۔ ان کا صحت نامہ حصہ (ب) میں دیا گیا ہے۔ (ادارہ)

حصہ (الف)

جلد دوم: 52(13,12)، 56(5,4)، 78(11,10)، 105(16,15)، 124(3,2)، 148(12,11)، 148(19,18)، 149(5,4)، 176(4,3)، 182(4,3)، 191(8,7)، 191(14,13)، 194(17,16)، 238(12,11)، 263(آخری پہلی صفحہ 264 کی)، 270(7,6)، 307(11،10)۔

حصہ (ب)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
7	5	رحیم	الرَّحیم
23	10	نبہ	نہ
33	13	مجھے	مجھ
48	آخری	کہا	کہ
72	5	اندروں	اندرون
72	17	چاہیے	چاہئیں
85	16	گر قبول افتدز ہے عزوشرف	گر قبول افتدز ہے عزوشرف
90	15	ہفتہ	ہفت

Marfat.com